باب#1

نظریہ

سوال:1

نظریے کے معنی

لفظ "آئیڈیالوجی اصل میں فرانسیسی ہے. یہ دو اجزاء یعنی 'آئیڈیا' اور 'لوگو' پر مشتمل ہے۔ ایڈا کا مطلب تصور اور لوگو کا مطلب مطالعہ ہے۔

نظریے کی تعریف

عقائد، اقدار، رسم و رواج، مقاصد، روایات، رسومات کا مجموعہ جو معاشرے کے تمام افراد کے لئے مشترک ہے اور اس کا اظہار اس معاشرے کے تمام افراد کی زندگیوں میں ہوتا ہے، " نظریہ " کہلاتا ہے۔

نظریے کی وضاحت

آئیڈیالوجی کو عام طور پر وسیع تر تناظر میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ انسانوں کے پاس سوچنے کا انوکھا طریقہ ہے۔ یہ انسانی زندگی کا ایک ایسا نظام تشکیل دیتا ہے جس کا لازمی جزو انسانی زندگی کے دعوے، نظریات اور مقاصد ہیں۔ ایک معاشرے میں افراد کے عقائد، رسم و رواج، روایات اور رسومات مشترک ہوتی ہیں۔

عملی زندگی میں نظریے کی اہمیت

عملی زندگی میں نظریے کی بہت اہمیت ہے۔ یہ لوگوں کو مشترکہ سوچ اور روایات فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا ان کے درمیان اتحاد قائم ہوتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں ایک مشترکہ ثقافت پروان چڑھتی ہے جس کی وجہ سے معاشرے کی اس خاص خصوصیات نمودار ہوتی ہیں جو اسے دنیا میں ایک الگ شناخت دیتی ہیں۔ عملی زندگی میں نظریے کی اہمیت کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے:

- ایک نظریہ معاشرے کے تمام افراد کے خیالات اور خیالات کا اظہار کرتا ہے۔
- یہ مشترکہ خیالات اور روایات کی بنیاد پر لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر سکتا ہے۔
- یہ 'طرز زندگی' کے بارے میں واضح اصولوں کا تعین کرتا ہے، اس کی وجہ سے لوگوں میں ایک موثر قوت پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ زندگی کی عملی جدوجہد میں حصہ لیتے ہیں۔
- اس سے لوگوں میں خود اعتمادی اور تدبر پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ معاشرے کے بنیادی مقاصد سے پوری طرح آگاہ ہو جاتے ہیں۔
- یہ معاشرے کے لوگوں میں آزادی، ثقافت اور روایات کو ٹھیک کرنے میں مدد کرتا ہے.
- یہ مذہبی تعلیمات اور سماجی اقدار کو زیادہ واضح طور پر بیان کرتا ہے جو اس معاشرے کی خصوصیات کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔
- تمام افراد ایک نظریے کی وجہ سے بامقصد اور مہذب زندگی گزارتے ہیں۔

اسلامی نظریہ

سوال:2

اسلامی نظریے کی تعریف

وہ نظریہ جو اسلامی تعلیمات، قرآن و سنت کی تعلیمات، اسلامی طرز زندگی اور ثقافت کو روشناس کرتا ہے وہ اسلامی نظریہ کہلاتا ہے۔

وضاحت

اسلام ایک مکمل طرز زندگی ہے اور اسلامی نظریہ اسلام کے سنہری اصولوں کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ یہ زندگی میں امن اور سکون حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے. یہ ہمیں انسانیت کی انفرادی اور اجتماعی فلاح و بہبود کے بنیادی اصول سکھاتا ہے۔

اسلامی نظریے کی خصوصیات

اسلامی نظریے کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں: اسلامی نظریہ لوگوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ اسلامی طرز زندگی اور روایات کی مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔

(۳) یہ اللہ کے احکامات کے مطابق اسلامی معاشرے کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔ یہ انسانی احترام، رواداری، انصاف اور مساوات، بھائی چارے اور باہمی تعاون جیسے بنیادی اصولوں کو قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

اسلامی نظریات کے ماخذ

اسلامی نظریات کے مندرجہ ذیل مصادر ہیں: قرآن پاک 2. سنت 3. روایات اور ثقافتی اقدار

قرآن پاک

یہ ہدایت کی کتاب ہے جو آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ قرآن اسلام کی مستقل بنیاد ہے۔ یہ لوگوں کو سماجی اور معاشی قوانین کے بارے میں تفصیلی رہنمائی فراہم کرتا ہے، جس سے انفرادی اور اجتماعی سطح پر پائیدار، پرامن اور بامقصد زندگی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلامی نظریے کا دوسرا اہم ماخذ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے اسلام کی تعلیمات کو واضح کیا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کی تفصیلی وضاحت سنت میں پائی جاتی ہے۔

روایات اور ثقافتی اقدار

اسلامی نظریے کا تیسرا اہم منبع روایات اور ثقافت ہے۔ یہ زندگی گزارنے کا وہ طریقہ ہے جس میں ایسی متوازن زندگی اختیار کی جاتی ہے جو زندگی کو پرامن اور آرام دہ بناتی ہے اور معاشرے کی اجتماعی زندگی میں بھی امن قائم ہوتا ہے۔ وہ اقدار اور روایات جو اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں ہیں، مسلمانوں کو اپنے اپنے علاقوں میں عمل کرنے کی اجازت ہے۔

www.pakcity.org EDUCATION pakcity.org

نظریے کے مندرجات یا اجزاء

سوال-3

تعارف

کسی نظریے کے کچھ مخصوص اجزاء ہوتے ہیں جنہیں اجتماعی طور پر نظریے کا مواد کہا جاتا ہے۔ یہ مواد باہمی طور پر یکجا ہوتے ہیں اور ایک نظریے کی تشکیل کرتے ہیں۔ لہذا نظریہ مؤثر ہو جاتا ہے اور تمام افراد کو ایک مخصوص گروہ کی شکل میں منظم کرتا ہے جسے "قوم" کہا جاتا ہے۔ کسی نظریے کے اہم اور بنیادی مندرجات درج ذیل ہیں: مشترکہ مذہب 2. مشترکہ ثقافت 3. عام وجوہات 4. مخلصانہ لگن اور عہد

مشترکہ مذہب

ایک نظریے کا سب سے بنیادی مواد عام مذہب ہے کیونکہ مذہب کے اثرات سوچنے کا ایک خاص طریقہ پیدا کرتے ہیں۔ مذہب کی تعلیمات کی وجہ سے تمام افراد کی روایات اور معاشرتی طرز عمل ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ اس طرح مذہب کچھ خیالات کا مجموعہ تشکیل دیتا ہے جو بعد میں ایک نظریے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

مشترکہ ثقافت

ایک نظریے کا دوسرا اہم مواد مشترکہ ثقافت ہے۔ایک مخصوص علاقے یا جغرافیائی ماحول سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے طرز زندگی میں مشترکہ مذہب کی بنیاد پر کچھ خاص اقدار ہوتی ہیں۔طرز زندگی ایک مہذب ثقافت کی شکل میں معاشرتی زندگی کی تشکیل کرتا ہے۔اس طرح کچھ مخصوص روایات لوگوں کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں پھر وہ نظریے کی شکل میں زندہ رہتی ہیں۔

عام وجوہات

کسی نظریے کا تیسرا اہم مواد ایک نظریے کے مشترکہ اسباب ہیں۔کسی خاص مذہب یا جغرافیائی ماحول سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے مسائل کے حل کے لیے مشترکہ سماجی اور معاشی وجوہات تشکیل دیتے ہیں، اس کی وجہ سے ان کا سماجی رویہ اس حوالے سے ایک جیسا ہو جاتا ہے اور یوں ان میں ایک نظریہ تشکیل پاتا ہے۔مثال کے طور پر نظریہ کے زیر اثر پاکستان کا حصول ایک مشترکہ مقصد تھا۔

مخلصانہ لگن اور عہد

کسی نظریے کے لیے عہد اور مخلصانہ لگن بھی ضروری ہوتی ہے کیونکہ کوئی نظریہ تبھی کامیاب ہوتا ہے جب تمام لوگ اسے مکمل طور پر قبول کر لیتے ہیں۔اس طرح نظریے کے ساتھ لگن پیدا ہوتی ہے، اس طرح نظریے کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔مثال کے طور پر جنوبی ایشیا کے مسلمان آزادی اور ایک مسلم ریاست کے قیام کے مشترکہ مقاصد کے لئے انتہائی وقف ہیں۔

نظریہ اور قومی کردار

سوال:4

تعارف

کردار کسی فرد کی مجموعی عادات، رویوں اور طرز زندگی کا مجموعہ ہے۔ایک شخص کا کردار نظریے سے متاثر ہوتا ہے۔اس طرح اگر کوئی نظریہ سوچ میں یکسانیت پیدا کرتا ہے تو پوری قوم کی عادات، روایات اور طرز زندگی ایک جیسے ہو جاتے ہیں جو اجتماعی طور پر قومی کردار کے نام سے جانا جاتا ہے۔کسی نظریے کی کامیابی اور استحکام میں قومی کردار کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔قومی کردار ایک نظریے کی روشنی میں مندرجہ ذیل اخلاقی اور اخلاقی اقدار سے تشکیل پاتا ہے۔

1. پختہ ایمان
2. عبادت
3. ایمانداری اور صداقت
4. حب الوطنی
5. محنت اور محنت
6. قومی مفاد

1.پختہ ایمان

ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی کردار کے تعین کے لیے نظریے پر پختہ یقین کیا جائے۔اس سے عمل کے لئے راستے کے انتخاب میں کسی شخص کو مدد ملتی ہے۔نظریہ پاکستان پر جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے پختہ یقین نے انہیں اپنے لئے پاکستان حاصل کرنے میں مدد کی۔

2.عقیدت

ایک قوم کے تمام ارکان کے درمیان خیالات اور اعمال میں یکسانیت پیدا کی جانی چاہیئے۔انہیں اپنے آپ کو عظیم جذبے اور فرض کے احساس کے ساتھ وقف کرنا چاہیئے۔

3.ایمانداری اور صداقت

یہ خوبیاں انسان کو عملی بناتی ہیں اور عملی افراد عملی طور پر کسی نظریے کو وسعت دے سکتے ہیں۔ ایک فرد کو منصفانہ زندگی گزارنی چاہئے اور قول و فعل میں ایمانداری کی عکاسی کرنی چاہئے۔ اسلام نے ایمانداری اور صداقت پر بہت سخت الفاظ میں زور دیا ہے۔

4.حب الوطنی

ملک سے محبت اور قربانی کا اظہار حب الوطنی کہلاتا ہے۔ حب الوطنی ایک نظریے کو استحکام دیتی ہے۔ اس سے قومی کردار بھی قائم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر 1965 میں بھارت کے خلاف جنگ کے دوران پاکستانیوں نے حب الوطنی کے جذبے کا مظاہرہ کیا۔ یہ ان کے قومی کردار کا اظہار تھا۔

5.محنت اور محنت

محنت اور محنت کا جذبہ قومی کردار کی علامت ہے۔ یہ دنیا کی قوموں کی شناخت بن جاتا ہے۔ قوموں کی کامیابی کا راز محنت اور محنت میں پوشیدہ ہے۔

6.قومی مفاد

اجتماعی مقاصد جو کسی ملک اور قوم کی ترقی میں معاون ہوتے ہیں انہیں قومی مفاد کہا جاتا ہے۔ ایک فرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ذاتی کردار کے ساتھ قومی مفاد کی بالادستی کی عکاسی کرے۔ صرف وہی قومیں زندہ رہتی ہیں جن کے افراد قومی مفاد پر سمجھوتہ نہیں کرتے۔

جمہوریت

سوال:5

جمہوریت کی تعریف

ایسی حکومت جس میں حکومت کے نمائندوں کا انتخاب عام لوگوں کے ووٹوں سے ہوتا ہے اور ریاست کے تمام ارکان حکومت کی تشکیل میں بالواسطہ یا بلاواسطہ حصہ لیتے ہیں اسے جمہوریت کہا جاتا ہے۔

اسلام میں جمہوریت کے اصول

اسلام میں جمہوریت کا تصور باقی دنیا سے مختلف ہے۔ اسلامی جمہوریت کے تحت ریاستیں قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق چلتی ہیں۔ اسلام میں جمہوریت کی بنیاد مندرجہ ذیل اصولوں کی بنیاد پر رکھی گئی ہے:

1.خود مختاری

اسلامی جمہوریت کے تحت حاکمیت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ریاست کے معاملات چلانے کے لئے خدا سے ڈرنے والے افراد کو ریاست کے وزیر اعظم کے طور پر منتخب کرنا مطلوب ہے۔ حکومت کے ساتھ ساتھ قانون ساز اسمبلیوں کو بھی لامحدود اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ تاہم عوام کو انتخاب کرنے کی آزادی ہے۔

2.انصاف

انصاف کا لغوی مطلب یہ ہے کہ حقوق کی چیزوں کو ان کی صحیح جگہوں پر رکھا جائے۔ یہ الٰہی قانون کی بنیاد ہے۔ زندگی کا کوئی بھی پہلو انصاف کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ یہ انصاف ہی ہے جو کسی بھی معاشرے کو پرامن اور خوشحال بناتا ہے۔ انصاف کے قیام کی وجہ سے انفرادی اور اجتماعی زندگی کو موثر بنایا جاتا ہے۔

www.pakcity.org

3. مساوات

مساوات کا مطلب یہ ہے کہ تمام افراد کے ساتھ ریاست کے ایک ہی اصولوں کے تحت سلوک کیا جاتا ہے۔ اسلام زبان، ذات پات، رنگ، ثقافت، دولت یا غربت کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیازی سلوک کو مسترد کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج میں اعلان فرمایا کہ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کے چشمے ہیں۔ کسی بھی عرب کو غیر عرب پر فوقیت حاصل نہیں ہے اور اس کے بر عکس۔

4. بھائی چارہ

بھائی چارے کا مطلب ہے بھائی چارہ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ تمام مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ بھائی چارے کے اصول اسلامی معاشرے کا ایک اہم پہلو ہیں۔ بھائی ہونے کے ناطے تمام مسلمان ایک دوسرے کے مسائل اور ان کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے کا بھائی ہوتا ہے۔ معاشرے میں بھائی چارے کے قیام کی وجہ سے باہمی تعاون کو فروغ ملتا ہے۔

5. رواداری

رواداری کا مطلب ہے برداشت کی طاقت اور دوسروں کی تنقید کو خوشی سے قبول کرنا۔ رواداری انسان کے باہمی تعلقات کو مضبوط بناتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے رواداری کا درس دیا۔ رواداری ہر شخص کو دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کی صلاحیت دیتی ہے اس طرح ایک دوسرے سے جھگڑے کے امکانات امتیازی سلوک کا شکار ہوتے ہیں اور معاشرے میں امن کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

نظریہ پاکستان قائد اعظم کے اقوال کی روشنی میں

سوال:6

تعارف

قائد اعظم محمد علی جناح نے علامہ اقبال کے دیئے ہوئے نظریے کو عملی شکل دی۔

1913ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں لیکن مسلمانوں کے تئیں کانگریس اور ہندوؤں کے متعصبانہ رویے کو دیکھ کر انہیں بہت مایوسی ہوئی۔ نظریہ پاکستان کی وضاحت کے لیے انہوں نے وقتاً فوقتاً جو تقاریر اور بیانات دیے ان کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

1931ء میں دوسری گول میز کانفرنس سے خطاب

قائد اعظم کا خیال تھا کہ کانگریس اور ہندو کبھی بھی مسلمانوں کے حقوق کو تسلیم نہیں کریں گے۔ انہوں نے 1913 میں دوسری گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اعلان کیا:

انہوں نے کہا کہ کسی بھی نظام یا آئین کے نفاذ سے پہلے ہندو مسلم تنازعہ کو حل کیا جانا چاہئے۔ جب تک آپ مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کی ضمانت نہیں دیں گے، جب تک آپ ان (مسلمانوں) کا تعاون حاصل نہیں کریں گے، تب تک آپ جو آئین پیش کرتے ہیں وہ 24 گھنٹے تک بھی قائم نہیں رہ سکتا۔

قائد اعظم اور دو قومی نظریہ

قائد اعظم دو قومی نظریے کے پرزور حامی تھے جو پاکستان کی نظریاتی بنیاد بن گیا۔ انہوں نے کہا: "مسلمان ایک قوم ہیں جو اپنا علیحدہ وطن قائم کرنے کا ہر حق رکھتے ہیں۔ وہ اپنے معاشی، سیاسی اور ثقافتی مفادات کو فروغ دینے اور ان کے تحفظ کے لئے کوئی بھی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں۔

23 مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں انہوں نے کہا:

"مسلمان اقلیت نہیں ہیں۔ وہ کسی بھی تعریف کے مطابق ایک قوم ہیں۔ بین الاقوامی قانون کی تمام شرائط کے مطابق ہم ایک قوم ہیں۔

1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنے صدارتی خطاب میں۔ اس نے کہا:

انہوں نے کہا کہ ہندوستان نہ تو ایک قوم ہے اور نہ ہی ایک ملک ہے۔ یہ قومیتوں کا ایک برصغیر ہے۔ ہندو اور مسلمان دو بڑی قومیں ہیں۔ ہندو اور مسلمان دو مختلف مذاہب، فلسفے، سماجی رسم و رواج اور ادب سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ نہ تو آپس میں شادی کرتے ہیں اور نہ ہی آپس میں کھانا کھاتے ہیں اور ان کا تعلق دو مختلف تہذیبوں سے ہے جو بنیادی طور پر متضاد خیالات اور تصورات پر مبنی ہیں۔ زندگی اور زندگی کے بارے میں ان کے پہلو مختلف ہیں۔ یہ بالکل واضح ہے کہ ہندو اور مسلمان تاریخ کے مختلف ذرائع سے اپنی ترغیب حاصل کرتے ہیں۔

8 مارچ 1944ء کو مسلم یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

انہوں نے کہا کہ ہندو اور مسلمان ایک ہی قصبے اور دیہات میں رہتے ہوئے کبھی بھی ایک قوم میں ضم نہیں ہوئے تھے۔ وہ ہمیشہ دو الگ الگ ادارے تھے۔

قائداعظم اور ملت اسلامیہ

ان کا ماننا تھا کہ صرف اسلام ہی مسلم ملت کو متحد کرنے والی قوت ہے۔ اس نے کہا:

"کون سے رشتے مسلمانوں کو ایک مجموعی طور پر جوڑتے ہیں، یہ وہ زبردست چٹان ہے جس پر مسلمانوں کی عمارت کھڑی کی گئی ہے، جو مسلم ملت کو بنیاد فراہم کرنے والی چادر لنگر ہے، رشتہ، چادر لنگر اور چٹان قرآن پاک ہے۔

اسلامیہ کالج پشاور سے خطاب

1946ء میں اسلامیہ کالج میں قائداعظم نے اعلان کیا:

ہم پاکستان کا مطالبہ محض زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کرتے بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ چاہتے ہیں جہاں ہم اسلامی اصولوں پر تجربات کر سکیں۔

18 جون 1945ء کا خطاب

فرنٹیئر مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے نام اپنے پیغام میں انہوں نے کہا:

انہوں نے کہا کہ پاکستان کا مطلب صرف آزادی اور خودمختاری ہی نہیں بلکہ مسلم نظریے کو بھی محفوظ رکھنا ہے جو ہمارے پاس ایک قیمتی تحفہ اور خزانے کے طور پر آیا ہے اور جسے ہم امید کرتے ہیں کہ دوسرے بھی ہمارے ساتھ شریک ہوں گے۔

اخیر

مندرجہ بالا اقوال اور بیانات بڑی حد تک ثابت کرتے ہیں کہ قائداعظم ایک اسلامی نظام کو ضابطہ حیات کے طور پر قائم کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ تحریک پاکستان کا واحد مقصد یہی تھا۔

نظریہ پاکستان

سوال:7

تعارف

پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اور نظریہ پاکستان ایک اسلامی نظریہ ہے۔ اس کے بنیادی اصول یہ ہیں:

"صرف اللہ ہی حاکم ہے۔"

نظریہ پاکستان کا بنیادی مطلب یہ ہے کہ پاکستان ایک ایسی ریاست ہو جہاں مسلمانوں کو اسلامی اصولوں کی بنیاد پر عقیدے اور عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع ملے۔ قائداعظم نے ایک بار فرمایا تھا:

پاکستان اس دن بنا یا گیا تھا جب پہلا ہندوستانی شہری اسلام کے میدان میں داخل ہوا تھا۔

مندرجہ بالا بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نظریہ پاکستان ایک اسلامی نظریہ ہے۔

دو قومی تصورات

نظریے کا بنیادی تصور یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایک الگ شناخت ملنی چاہیے۔ ان کے پاس ایک علیحدہ ریاست ہونی چاہیے جہاں وہ اسلامی اصولوں اور اصولوں کے مطابق رہ سکیں۔ ایک موقع پر قائداعظم نے فرمایا:

pakcity.org

مسلمان پاکستان کا مطالبہ کرتے ہیں جہاں وہ اپنے نظام زندگی، اپنی ثقافت، اپنی روایات اور اسلامی قوانین کے مطابق حکومت کر سکیں۔

اس طرح نظریے کے اس بنیادی تصور نے برصغیر میں دو قوموں کے تصور کو جنم دیا اور اس کے نتیجے میں پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

علیحدہ وطن کا تصور پیدا کرنے والے عوامل

ایک علیحدہ وطن کا تصور پیدا کرنے والے عوامل مندرجہ ذیل تھے:

1. مسلمانوں کے خلاف مہم

ہندوؤں اور انگریزوں نے مسلمانوں کے عقیدے، عقیدے، رسم و رواج اور قومی اہمیت کو ختم کرنے کے لئے ہاتھ ملایا کیونکہ مسلم بغاوت دونوں کے لئے بہت زیادہ مسائل پیدا کر رہی تھی۔

2. برطانوی حکمرانی کی قبولیت میں

مسلمان صدیوں سے برصغیر پر حکومت کر رہے تھے۔ لہٰذا وہ ان پر کسی بھی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکے۔ جب انگریزوں نے برصغیر پر حکومت کی تو مسلمان ہی وہ واحد قوم تھے جنہوں نے ان کی مخالفت کی۔ لہٰذا اقتدار حاصل کرنے کے لیے انگریزوں کو مسلمانوں کو اجتماعی طور پر کچلنا پڑا۔

3. ہندوؤں نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا

شروع میں ہندو مسلمانوں کے ساتھ نظر آتے تھے لیکن بعد میں ان کی دشمنی بے نقاب ہو گئی کیونکہ انہوں نے برطانوی حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے مختلف اقدامات کی مخالفت کی جس سے خالصتاً مسلمانوں کو فائدہ ہوا۔

(4) مسلمانوں کی شناخت سے انکار

انگریز برصغیر میں پارلیمانی نظام نافذ کرنا چاہتے تھے جس میں اکثریت طاقت اور اختیار رکھتی ہو۔ ہندو اکثریت کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ اگر انگریز ہندوستان کو غیر منقسم چھوڑ دیتے ہیں تو یہ ہندو راج کے تحت آ جائے گا۔ مزید یہ کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کی علیحدہ شناخت کو قبول نہیں کیا اور اس طرح برطانوی حکمرانی کے بعد بھی آزادی کے امکانات نہیں تھے۔

1857ء کی جنگ

1857ء میں مسلمانوں اور ہندوؤں نے انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ بعد میں ہندو سازشوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور اس لئے انگریزوں نے انہیں مزید کچل دیا۔

سرسید کا نظریہ

سرسید نے پہلی بار یہ خیال پیش کیا کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ سماجی اور سیاسی شناخت حاصل کرنے کے لئے خود کو متحد کرنے کے لئے قائل کیا۔

نظریہ پاکستان کے بنیادی نکات

مسلمان ہر لحاظ سے ہندوؤں سے مختلف ہیں، ان کی ثقافت، تہذیب، رسم و رواج اور مذہب سب بالکل مختلف ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے علیحدہ کے تحفظ کے لئے ایک آزاد ریاست کی ضرورت ہے جہاں وہ اپنے عقیدے، عقیدے کے مطابق رہ سکیں اور اسلامی ضابطوں پر عمل کر سکیں۔

قومی زندگی میں نظریے کی اہمیت

آئیڈیالوجی ایک قوم کے لئے ایک محرک قوت ہے، جو اپنی قومیت میں استحکام اور یکسانیت لانے کے لئے سخت محنت کر رہی ہے. یہ معاشرے میں بکھرے ہوئے گروہوں کو پابند قوت فراہم کرتا ہے اور انہیں ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے۔ نظریات اپنے مقصد کے حصول کے لئے ایک مشترکہ مربوط عمل کی پیروی کرنے کے لئے ان کی وابستگی پر زور دیتے ہیں۔ نظریات انقلابات کو شکل دیتے ہیں اور نئی ثقافتوں اور تہذیبوں کو تخلیق کرتے ہیں۔ وہ اپنے پیروکاروں پر زور دیتے ہیں کہ وہ معاشرے کی مکمل تبدیلی کے ذریعے اپنے آئیڈیل کے حصول پر زور دیں۔ نظریات پر ایک دوسرے کے ساتھ فوری معاہدہ کسی بھی نظریے کی سب سے اہم شرط ہے۔

اخیر

نظریہ پاکستان کا بنیادی تصور یہ ہے کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں جس کی اپنی ثقافت، ادب، مذہب اور طرز زندگی ہے۔ انہیں کسی دوسری قوم میں ضم نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں ایک اسلامی ریاست میں اپنی ثقافت اور مذہبی روایات کو فروغ دینے کے قابل ہونا چاہئے اور انہیں اپنے لئے ایک حقیقی اسلامی معاشرہ تشکیل دینے کے قابل ہونا چاہئے۔ اس طرح پاکستان کا نظریہ جو محمد بن قاسم اور دیگر کے دور میں پروان چڑھا اور قائداعظم جیسے سیاسی رہنماؤں نے اس کی پیروی کی وہ 1947 میں عملی شکل اختیار کر گیا۔

www.pakcity.org

مختصر سوال و جواب

EDUCATION
pakcity.org

سوال نمبر 1: نظریے کی تعریف؟

جواب: جواب۔ یہ سماجی اور سیاسی زندگی سے متعلق خیالات کا ایک نظام ہے۔ یا اس کی تعریف یہ بھی کی جاسکتی ہے کہ یہ عظیم ذہنوں کی پیداوار ہے یا یہ ڈیوائن کی رہنمائی کا نتیجہ ہے۔

سوال نمبر 2: اسلامی نظریہ کیا ہے؟

جواب: جواب۔ یہ ایک نظریہ ہے جس کے ذریعے ایک معاشرہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق تشکیل پاتا ہے۔

سوال نمبر 3: اسلامی طرز زندگی کے چار رہنما اصول لکھیں؟

جواب: جواب۔ چار اہم رہنما اسلامی اصول یہ ہیں: 1۔ وحدت الٰہی: اس سے مراد اللہ کی وحدانیت پر ایمان ہے۔ یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ نبوت: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا خاتمہ۔ آخرت کی زندگی: اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام انسان مرنے کے بعد دوبارہ پیدا ہوں گے۔ انہیں دنیوی زندگی میں ان کے اعمال کے مطابق اجر و ثواب دیا جائے گا۔ اسلام کے بنیادی اصول: اس میں کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ شامل ہیں۔

سوال نمبر4: نظریے کے مندرجات کیا ہیں؟

جواب: جواب۔ آئیڈیالوجی کے مندرجات یہ ہیں: 1. مشترکہ مذہب: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مشترکہ مذہب کی پیروی کرنے والے لوگ ایک مشترکہ نظریہ تشکیل دیتے ہیں۔ مشترکہ ثقافت: کسی ملک کے لوگ ایک خاص ثقافت کو اپناتے ہیں، کسی ملک کے لوگ ان کی ثقافت سے پہچانے جاتے ہیں۔ مشترکہ وجوہات: ہر قوم کے اپنے قومی مقاصد ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ اپنی ضروریات کے مطابق ایک نظریہ تشکیل دیتا ہے۔ لگن اور لگن: کسی بھی قوم کے لوگوں کو اپنے ملک کی بہتری کے لئے لگن اور لگن کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔

سوال نمبر5: اسلامی نظریات کے ماخذ درج کریں؟

جواب: جواب۔ اسلامی نظریے کے منبع قرآن وسنت ہیں۔

سوال نمبر6: نظریے کی اہمیت کو لکھیں۔

جواب: نظریہ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر اہم ہے: 1۔ یہ قومی ترقی اور خوشحالی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یہ لوگوں کو متحد کرتا ہے۔ 3. یہ اعمال اور اعمال کے لئے ایک محرک قوت ہے۔ 4. یہ لوگوں کے طرز زندگی کا تعین کرتا ہے۔

سوال نمبر7: نماز کے چار فوائد درج کریں؟

جواب: نماز کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں: 1۔ یہ اسلام کا ایک ستون ہے۔ یہ برے یا شیطانی کاموں سے منع کرتا ہے۔ اس سے اسلامی اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک مسلمان اور ایک مسلمان کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے.

سوال نمبر8: زکوۃ کے چار فوائد درج کریں؟

جواب: جواب۔ زکوۃ کے چار فوائد درج ذیل ہیں: 1۔ یہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک بنیادی عبادت ہے۔ یہ امیر اور غریب کے درمیان فرق کو کم کرتا ہے. یہ لالچ کے عنصر کو ختم کردیتا ہے۔ 4. یہ خود غرضی کا علاج ہے۔

سوال نمبر9: حج کی اہمیت کے بارے میں چار جملے لکھیں؟

جواب: حج کی اہمیت مندرجہ ذیل جملوں میں بیان کی گئی ہے: یہ ہر مسلمان پر اس کی زندگی میں ایک بار واجب ہے۔ اس سے مسلمانوں میں بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ مسلمانوں کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بنیادی اور جسمانی دونوں عبادت ہے۔

سوال نمبر10: جمہوریت کے اسلامی اصول لکھیں؟

جواب: جواب۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں: 1. حکمرانی 2. انصاف 3. مساوات 4. برادری 5. رواداری

خالی جگہوں کو پر کریں

1. آئیڈیالوجی ایک **فرانسیسی** لفظ ہے۔
2. **آئیڈیالوجی** عظیم اور با اثر ذہنوں یا خدائی رہنمائی کی پیداوار ہے۔
3. اللہ تعالیٰ کی ذات اسلامی نظریے کا بنیادی عنصر ہے۔
4. اسلامی ریاست میں اللہ کی **حاکمیت** ہے۔

5. **زکوۃ** ایک مالی عبادت ہے۔

6. حج ہر مسلمان پر زندگی میں **ایک بار** فرض ہے۔

7. بھائی چارے کا مطلب ہے **بھائی چارہ**۔

8. **اسلام** کا ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے۔

9. مشترکہ مذہب اور مشترکہ ثقافت نظریے کے مندرجات ہیں۔

10. بھائی چارہ اور رواداری **اسلامی معاشرے کے** اصول ہیں۔

11. مساوات، عقیدے اور ثقافت **اسلامی معاشرے کی** خصوصیات ہیں۔

12. اسلامی معاشرے کے ماخذ **قرآن و سنت ہیں۔**

13. علامہ اقبال نے **30 دسمبر 1930ء** کو الہ آباد **میں علیحدہ** مسلم ریاست کا تصور پیش کیا۔

14. قرارداد لاہور کو بعد میں قرارداد پاکستان کا نام دیا گیا۔

15. **انصاف** چیزوں کو ان کی صحیح جگہ پر ترتیب دینا ہے۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

باب#2

ایم اے کے این جی آف پاکستان

فارائیزی تحریک

سوال:1

تعارف

فریزی تحریک کی بنیاد حاجی شریعت اللہ نے رکھی تھی۔ان کا خیال تھا کہ مسلمانوں کو غیر اسلامی رسوم ورواج ترک کر دینا چاہیے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو صرف نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ پر عمل کرنا چاہیے۔لہٰذا ان کی تحریک کو فاریزی تحریک کے نام سے جانا جانے لگا۔حاجی شریعت اللہ کی وفات کے بعد ان کے بیٹے محمد محسن نے اس تحریک کو منظم کیا جس میں منظم طریقے سے یہ تحریک مضبوط اور مقبول ہوئی۔یہ ایک عوامی تحریک ثابت ہوئی۔

کچھ دیگر مسائل کا حل

فریزی تحریک نے بھی کسانوں کو درپیش مسائل پر پوری توجہ دی۔وہ اتنے بہادر ہو گئے کہ انہوں نے جاگیرداروں کی دھمکی آمیز قوت کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

تحریک آزادی میں شاہ ولی اللہ کا کردار

سوال:2

تعارف

اسلام کے پھیلاؤ کے لئے شاہ ولی اللہ کی کاوشیں آزاد اسلامی معاشرے کے قیام کے ساتھ ساتھ پاکستان کے قیام کی طرف پہلا قدم تھیں۔

ابتدائی تعلیم

شاہ ولی اللہ ایک عظیم بزرگ، عالم اور مصلح تھے۔وہ 21 فروری 1703ء کو دہلی کے ایک متقی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام شاہ عبدالرحیم تھا۔شاہ عبدالرحیم دہلی کے مدرسہ رحیمیہ کے بانی رکن تھے۔شاہ ولی اللہ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ رحیمیہ میں حاصل کی۔

ایک استاد کی حیثیت سے

مدرسے میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد شاہ ولی اللہ نے وہاں بارہ سال تک درس وتدریس کی۔اس کے بعد 1724ء میں حج اور اعلیٰ تعلیم کے لیے سعودی عرب چلے گئے۔وہ جولائی 1732 میں دہلی واپس آئے۔

اسلام کی تبلیغ

انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے لئے قرآنی تعلیم کی وکالت کی۔انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ سادہ زندگی گزاریں۔شاہ ولی اللہ نے تسلیم کیا کہ اسلام کے اصولوں پر اس وقت تک صحیح طریقے سے عمل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ خود قرآن کو نہ سمجھا جائے۔اسلام کی تعلیمات کو پھیلانے کے لیے انہوں نے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ان کے کام کو سراہا گیا۔بعد ازاں ان کے بیٹوں شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالعزیز نے قرآن پاک کا اردو ترجمہ کیا۔

سیاست میں کردار

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کو اپنے سیاسی حقوق کے لئے جدوجہد کرنے کی قیادت کی۔ انہوں نے عظیم افغان حکمران احمد شاہ ابدالی کو ہندوستان میں مسلم حکمرانی کی بحالی کے لئے بہت سے خطوط لکھے۔ شاہ ولی اللہ نے سپاہیوں کے لئے "جہاد" کی اہمیت کو واضح کیا۔ وہ جانتے تھے کہ سکھ، مرہٹہ اور جاٹ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اللہ کے لیے جہاد کریں کیونکہ وہ پہلے ہی ایک دوسرے سے لڑ کر بہت کچھ برداشت کر چکے ہیں۔

بہت سی کتابوں کے مصنف

شاہ ولی اللہ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے جو درج ذیل ہیں:

1. حجۃ اللہ البلاغہ
2. عزت الاخفا
3. قرآن مجید کی تفسیر

دو قومی نظریہ

شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کی شخصیت اور شناخت قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ کلمہ اور عقیدے کے مطابق مسلمان ایک قوم ہیں اور ان کے رنگ اور جغرافیائی وجود کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

سید احمد شہید بریلوی

سوال:3

تعارف

سید احمد شہید بریلوی 29 نومبر 1786ء کو رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔ وہ اٹھارہ سال کی عمر میں دہلی چلے گئے اور شاہ عبدالعزیز کے پیروکار بن گئے۔ انہوں نے دہلی میں قیام کے دوران ضروری تعلیم حاصل کی۔ 1812ء میں انہوں نے نواب امیر خان تونک کی فوج میں شمولیت اختیار کی تاکہ انگریزوں کے خلاف جہاد میں حصہ لے سکیں۔ 1821ء میں حج کرنے گئے لیکن وہاں دو سال قیام کیا جہاں انہوں نے اسلام کے عظیم مفکرین سے ملاقات کی اور دنیا میں اسلام کی تحریکوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ وہ اسلام کے اس نئے نظام فکر سے بہت متاثر ہوئے۔ 6 اگست 1823ء کو جب وہ ہندوستان واپس آئے تو انہوں نے خود کو مسلمانوں کی مذہبی اور سماجی اصلاح اور جہاد کی تیاری کے لیے وقف کر دیا۔ وہ 6 مئی 1831 کو سکھوں کے ساتھ لڑائی میں شہید ہو گئے۔

مجاہدین تحریک

سید احمد شہید بریلوی نے ہندوستان کے شمال میں ایک عظیم تحریک کا آغاز کیا۔ اس تحریک کو "مجاہدین تحریک" یا "تحریک جہاد" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس تحریک نے مسلمانوں میں آزادی کی جدوجہد کے لئے ایک طاقت کا انتظام کیا جس نے بقا کا جذبہ پیدا کیا اور انہوں نے آزادی کی جدوجہد کا آغاز کیا۔ مجاہدین تحریک کا پس منظر سید احمد شہید بریلوی نے اپنے روحانی رہنما شاہ عبدالعزیز کے حکم پر ایک خاص راستہ منتخب کیا اور خود کو مقدس جنگ کی تیاری میں وقف کر دیا۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے 1818 میں ایک قومی تحریک کا آغاز کیا اور حج سے واپسی کے بعد 1831 میں مجاہدین تحریک کے طور پر اس تحریک کو منظم کیا۔

مجاہدین تحریک کے اغراض و مقاصد

وہ مسلمانوں کو اسلام کا حقیقی عاشق بنانا چاہتے تھے، اس مقصد کے لیے انہوں نے مجاہدین تحریک کا آغاز کیا۔ مجاہدین تحریک کے بنیادی مقاصد درج ذیل تھے۔

- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید کی تبلیغ کرنا۔
- اسلام کی تعلیمات کو زندہ کرنا اور مسلمانوں کو اپنی زندگیاں اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنے کے لئے تیار کرنا۔
- مسلمانوں کو ایسے کاموں اور نظریات سے محفوظ رکھنا جو اسلامی اقدار کے منافی ہیں۔

- مسلمانوں کو اللہ کے سوا دوسری چیزوں کی عبادت سے محفوظ رکھنا۔
- جہاد کی تبلیغ کرنا کیونکہ مسلح جدوجہد کے بغیر شیطانی طاقت سے آزادی حاصل کرنا ممکن نہیں تھا۔

سید احمد شہید بریلوی اسلامی اقدار اور روایات کے احیاء کے لئے پنجاب اور این ڈبلیو ایف پی میں سکھوں کے تسلط کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے پنجاب میں جہاد کا آغاز کیا اور این ڈبلیو ایف پی شاہ اسماعیل شہید نے بھی اپنے چھ ہزار پیروکاروں کے ساتھ سید احمد کے ساتھ شیطانی قوتوں کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ سید احمد نے دہلی اور پنجاب کے آس پاس کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا، جہاں ان کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔

مجاہدین تحریک کی جدوجہد

سکھوں کے خلاف مجاہدین کی تحریک شروع کی گئی۔ وہ 1826ء میں سندھ آئے اور سید صبغت اللہ شاہ پیر پگارا کی مدد کی کوشش کی۔ سید صبغت اللہ شاہ پیر پگارا نے اس کٹر پیروکاروں کا ایک مضبوط دستہ بھیجا جسے "حر س" کہا جاتا تھا۔ سید احمد شہید بریلوی نے پیر پگارا کی حفاظت میں اپنے خاندان کو چھوڑ دیا اور اپنے خاندان کی پرواہ کیے بغیر جہاد کی طرف روانہ ہو گئے۔ سید احمد شہید بریلوی دسمبر 1826ء میں افغانستان، درہ خیبر اور پشاور سے گزرنے کے بعد نوشہرہ پہنچے اور اسے اپنا صدر مقام بنایا۔ سکھوں کے خلاف پہلی جنگ اکوڑہ کے قریب 21 دسمبر 1826 کو لڑی گئی تھی۔ سکھوں کو شکست ہوئی۔ دوسری جنگ ہازرو میں لڑی گئی۔ یہ بھی مسلمانوں نے جیتا تھا۔ ان فتوحات نے متعدد پٹھان قبائل کو تحریک جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ مجاہدین کی تعداد 80,000 تک پہنچ گئی۔ سید احمد شہید بریلوی کو امیر المومنین کا درجہ دیا گیا۔ سید احمد شہید بریلوی کے زیر کنٹرول علاقے میں اسلامی قوانین نافذ کیے گئے۔ جنگ مقدس کی تحریک ابتدائی طور پر بہت کامیاب رہی لیکن جلد ہی سید احمد کے خلاف سازشیں شروع ہو گئیں، مہاراجہ رنجیت سنگھ (1780-1839) نے سردار یار محمد اور اس کے بھائی سلطان محمد خان کو رشوت دے کر سید احمد شہید بریلوی کی خلافت کے خلاف سازش کی۔ قبائلی رہنماؤں کی بے وفائی نے انہیں مایوس کر دیا۔ انہوں نے بالاکوٹ کو نیا ہیڈ کوارٹر بنایا۔ انہوں نے اپنی جدوجہد کا آغاز مظفر آباد سے کیا۔ یہاں مجاہدین اور سکھوں کے درمیان سخت لڑائی شروع ہو گئی۔ مسلمانوں نے بہادری سے جنگ لڑی لیکن سید احمد اور ان کے دائیں ہاتھ کے ساتھیوں کو 6 مئی 1831 کو شہید کر دیا گیا۔ مختصر یہ کہ بالاکوٹ میں سید احمد کی مجاہدین تحریک ناکام ہو گئی لیکن اس تحریک نے برصغیر میں آزادی کی شمع روشن کر دی۔ سید احمد بریلوی کا سیاسی کام بعد میں پٹنہ کے ولایت علی نے انجام دیا۔ جب انگریزوں نے پنجاب پر قبضہ کیا تو انگریزوں کے خلاف ایک بار پھر جنگ لڑی گئی۔ اس طرح سید احمد شہید بریلوی کی جہاد کی تحریک آزادی کے لئے اس طرح کی کئی جنگوں کے بعد ختم ہو گئی۔

سر سید احمد خان

سوال:4

ابتدائی تعلیم

وہ 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ سر سید احمد خان ایک عظیم مصلح تھے۔ ان کا تعلق شہر کے ایک ممتاز گھرانے سے تھا۔ اپنی رسمی تعلیم مکمل کرنے کے بعد، انہوں نے 1839 میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت میں شمولیت اختیار کی۔ وہ 1846 میں جج کے عہدے پر فائز ہوئے اور بعد میں انہیں چیف جج کی حیثیت سے بنگلور منتقل کر دیا گیا۔

پہلا کام

سر سید احمد خان نے برصغیر کے مسلمانوں کے خلاف برطانوی دشمنی کو نرم کرنے کے لئے اپنا پہلا کام شروع کیا۔ انہوں نے جنگ آزادی پر ایک کتاب "ہندوستان بغاوت کے اسباب پر مضمون" لکھی۔ یہ کتاب برطانوی اراکین پارلیمنٹ کو بھیجی گئی اور برطانوی حکام میں تقسیم کی گئی۔

تعلیمی خدمات

سر سید احمد خان جانتے تھے کہ مسلمان تعلیم کے بغیر اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے۔ انہوں نے 1859 میں مراد آباد میں ایک فارسی اسکول قائم کیا۔ اس اسکول کو 1875 میں کالج میں اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ ان کی وفات کے بعد اس کالج کو کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ بیسویں صدی کے اوائل کے تعلیم یافتہ مسلمان اس ادارے کی پیداوار تھے۔

سیاسی خدمات

انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ پہلے علم حاصل کریں اور پھر برصغیر کی سیاست میں حصہ لیں۔ جنگ آزادی کے بعد ان کا مقام مسلمانوں کے لیے کسی عظیم سیاسی مصلح سے کم نہ تھا۔

علی گڑھ تحریک

علی گڑھ تحریک کے مندرجہ ذیل مقاصد تھے: انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد پیدا کرنا۔ مسلمانوں کو سائنسی علم حاصل کرنے اور انگریزی زبان سیکھنے پر آمادہ کرنا۔ مسلمانوں کو اجتماعی سیاست سے دور رکھنا۔

pakcity.org

علی گڑھ تحریک کے اثرات

ان کی بنیادی توجہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے علی گڑھ پر تھی۔ انہوں نے محمد کو اینگلو اورینٹل اسکول میں داخل کرایا۔ یہ ایک وسیع تحریک کی علامت تھی جو مسلم زندگی کے ہر مرحلے کو متاثر کرتی تھی۔ سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے جو اقدامات کئے ان کے مسلمانوں کے سیاسی، سماجی، معاشی اور مذہبی پہلوؤں پر دوررس اثرات مرتب ہوئے۔ علی گڑھ تحریک نے پریس کے نئے راستے دکھائے اور برصغیر کے مسلمانوں کے لیے معاشی خوشحالی کے دروازے کھولے۔

کانگریس اور سرسید احمد خان

1883ء میں لارڈ اے او ہیوم نے انڈین نیشنل کانگریس کے نام سے ایک تنظیم قائم کی۔ اس پارٹی کا مقصد ہندوستانیوں کے لئے ایک سیاسی پلیٹ فارم فراہم کرنا تھا۔ بہت سے ہندوستانی اس پارٹی میں شامل ہوئے۔ سرسید احمد خان ایک کھلے ذہن اور بڑے دل کے انسان تھے۔ وہ ایک عظیم محب وطن تھے، پہلے وہ ہندوستان میں رہنے والے تمام لوگوں کو ایک قوم سمجھتے تھے اور ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔ وہ ہندو اور مسلمان دونوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ "قوم" لفظ سے میری مراد صرف ہندو اور مسلمان ہیں اور کچھ نہیں۔ ہمارے مفادات اور مسائل مشترک ہیں اس لیے میں دونوں دھڑوں کو ایک قوم سمجھتا ہوں۔ لیکن بدقسمتی سے ہندوؤں اور کانگریس کے رویے نے انہیں ایک قوم کے بارے میں اپنے خیالات پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کیا۔ انہیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ کانگریس اور ہندو دونوں مسلمانوں کے مفادات کے خلاف ہیں۔ کانگریس نے مسلمانوں کو مکمل طور پر نظر انداز کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ہندو کبھی بھی کھلے ذہن کے ساتھ آگے نہیں آتے اور ہمیشہ مسلمانوں کے کاز کو نقصان پہنچانے کی پالیسی اختیار کرتے ہیں، لہذا سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ خود کو اس سے دور رکھیں۔ یکم اکتوبر 1906ء کو سر آغا خان نے ایک مسلم وفد کی قیادت کی اور شملہ میں وائسرائے لارڈ منٹو سے ملاقات کی تاکہ آنے والی اصلاحات میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتخابی حلقہ کا مطالبہ کیا جاسکے۔ وائسرائے نے انہیں اچھا جواب دیا۔ اس وقت مسلمانوں کے لئے کوئی سیاسی جماعت نہیں تھی اس کی سخت ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مسلم لیگ بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اردو۔ہندی تنازعہ

1867ء میں ہندوؤں نے مطالبہ کیا کہ اردو کی جگہ ہندی کو ہندوستان کی سرکاری زبان بنایا جائے۔ انہوں نے احتجاج شروع کر دیا۔ ہندو اردو کے خلاف تھے کیونکہ یہ مسلمانوں کی زبان تھی، سرسید کو افسوس ہوا اور اب انہیں یقین ہو گیا تھا کہ ہندو کبھی بھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہوں گے۔

پاکستان کے حقیقی بانی

سرسید احمد خان نے مسلمانوں کے تئیں ہندوؤں کے رویے کو دیکھا اور اس پر افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ ہندو اور مسلمان کبھی ایک قوم نہیں بن سکتے۔ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں کیونکہ ان کا مذہب، ثقافت، تاریخ اور طرز زندگی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ اس طرح ہم اس عظیم ہیرو اور مصلح کو پاکستان کا حقیقی بانی کہہ سکتے ہیں۔

سرسید کا انتقال 27 مارچ 1898ء کو ہوا لیکن نواب محسن الملک نے ان کا کام جاری رکھا۔ سرسید کی کوششوں کی وجہ سے مسلمان ایک علیحدہ شناخت کے طور پر ابھرے۔

دو قومی نظریہ

سوال:5

تعارف

دو قومی نظریہ اپنے آسان ترین انداز میں برصغیر کی دو بڑی برادریوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ثقافتی، سیاسی، مذہبی، معاشی اور سماجی اختلافات کا مطلب ہے۔ درحقیقت یہ اختلافات دو مختلف سیاسی نظریات کو جنم دینے میں اہم کردار ادا کرتے تھے جو ہندوستان کو دو آزاد ریاستوں میں تقسیم کرنے کے ذمہ دار تھے۔

قیام پاکستان کی بنیاد

دو قومی نظریہ پاکستان کے قیام کی جدوجہد کی بنیاد تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ وہ صدیوں سے ایک ساتھ رہنے کے باوجود اپنی انفرادی ثقافت اور تہذیب کو نہیں بھول سکے۔ کچھ عوامل ہیں جو برصغیر کے باشندوں کو دو قوموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ آیئے ہم ان میں سے ہر ایک کا الگ الگ جائزہ لیں۔

مذہبی اختلافات

اسلام توحید کی تعلیم دیتا ہے اور قانون کے سامنے انسان کی برابری پر یقین رکھتا ہے۔ مسلمان اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور زندگی کے بارے میں ایک مربوط نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ دوسری طرف ہندو مت متعدد خداؤں کے تصور پر مبنی ہے۔ ان کا سماج ذات پات کے نظام کی پیروی کرتا ہے اور چار طبقوں میں منقسم ہے اور زندگی کے بارے میں بہت تنگ نظری رکھتا ہے۔

ہندو قوم پرستی

ہندو قوم پرست رہنماؤں نے تعلیم اور دیگر سماجی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے ذریعہ ہندوستانی معاشرے میں مسلمانوں کی عظیم شراکت کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا۔ ان کی تحریروں اور خیالات نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دی تاکہ سیاسی صورتحال کو مزید آلودہ کیا جاسکے۔

ثقافتی اختلافات

مسلمانوں نے اسلامی ثقافت کی پیروی کی، جبکہ ہندوؤں کو ایک خود ساختہ ثقافت وراثت میں ملی۔ ہندوؤں نے ان کی لاشوں کو جلا دیا جبکہ مسلمانوں نے ان کی تدفین کی۔ ہندو 'ماں گائے' کو ایک مقدس جانور سمجھتے تھے اور اس کی پوجا کرتے تھے جبکہ مسلمان اسے ذبح کرتے تھے۔ انہوں نے 'ستی' ادا کی جبکہ مسلمان اس روایت سے نفرت کرتے تھے۔

سماجی اختلافات

برصغیر کی دونوں برادریاں اپنی سماجی زندگی کے ساتھ ساتھ کپڑوں، گھریلو برتنوں، گھروں کی ترتیب، سلام کے الفاظ، اشاروں اور ان کے بارے میں ہر چیز میں فرق تھا اور فوری طور پر مخصوص اصل کی طرف اشارہ کرتی تھی۔

معاشی اختلافات

1857ء کے بعد مسلمانوں کی معیشت کچل دی گئی۔ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا گیا اور ان کی جاگیروں اور املاک کو ضبط کر لیا گیا، جبکہ ہندوؤں کو معاشی طور پر ترقی کرنے کے کافی مواقع فراہم کیے گئے۔

تعلیمی اختلافات

ہندوؤں نے تعلیمی میدان میں ترقی کی تھی کیونکہ انہوں نے تیزی سے اور آسانی سے انگریزی تعلیم حاصل کی تھی۔ جبکہ مسلمانوں نے جدید تعلیم حاصل نہیں کی جس نے ان کے معاشی حالات کو بری طرح متاثر کیا۔

سیاسی اختلافات

ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان سیاسی اختلافات نے دو قومی نظریے کی ترقی اور ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ہندی اردو تنازعہ

1867ء میں ہندوؤں نے مطالبہ کیا کہ اردو فارسی رسم الخط کے بجائے ہندی رسم الخط میں لکھی جائے۔ اس سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک اور خلیج پیدا ہو گئی۔

کانگریس کا رویہ

انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد 1885 میں رکھی گئی تھی۔ اس نے ہندوستان کی تمام برادریوں کی نمائندگی کرنے کا دعویٰ کیا لیکن تمام مسلم نظریات کو دبایا اور ہندوؤں کی حمایت کی۔

بنگال کی تقسیم

1905ء میں بنگال کی تقسیم نے مسلمانوں کو متعدد سیاسی فائدے دلوائے لیکن ہندوؤں نے تقسیم کے خلاف تحریک چلائی اور 1911ء میں تقسیم کو منسوخ کر دیا گیا۔

زبان

مسلمان اور ہندو دو مختلف زبانیں لکھتے اور بولتے تھے۔ مسلمان اردو بولتا تھا اور اسے عربی رسم الخط میں لکھا جاتا تھا۔ دوسری طرف، ہندی زبان ہندوؤں کے ذریعہ بولی جاتی تھی اور یہ سنسکرت میں لکھی جاتی تھی۔

سرسید احمد- دو قومی نظریے کے بانی

آزادی کی پوری تحریک دو قومی نظریے کے گرد گھومتی تھی جسے سرسید احمد خان نے متعارف کرایا تھا۔ وہ ہندوستان میں رہنے والے تمام لوگوں کو ایک قوم سمجھتے تھے اور ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔ قوم کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اور ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔ قوم کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اور ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔ انڈین ایسوسی ایشن کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہوں اور انہیں اپنی آنکھیں سمجھتا ہوں۔ لفظ 'قوم' سے میری مراد صرف ہندو اور مسلمان ہیں اور کچھ نہیں۔ ہم ہندو اور مسلمان ایک ہی حکومت کے تحت ایک ہی سرزمین پر ایک ساتھ رہتے ہیں، ہمارے مفادات اور مسائل مشترک ہیں اور اس لیے میں دونوں دھڑوں کو ایک قوم سمجھتا ہوں۔

علامہ اقبال کی نظر میں دو قومی نظریہ

علامہ اقبال وہ پہلی اہم شخصیت تھے جنہوں نے دو قومی نظریے کی بنیاد پر علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔ 1930ء میں الہ آباد میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں انہوں نے کہا: "ہندوستان مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف مذاہب کے پیروکاروں کا ایک براعظم ہے۔ لہٰذا میں ہندوستان کے مسلمانوں اور اسلام کے بہترین مفاد میں ایک مستحکم مسلم ریاست کے قیام کا مطالبہ کرتا ہوں۔

دو قومی نظریے پر قائداعظم کا بیان

انہوں نے دو قومی نظریے کو اس قدر تفصیل سے بیان کیا کہ زیادہ تر مسلمان اور یہاں تک کہ کچھ ہندو بھی اس کی سچائی پر یقین کرنے لگے۔ انہوں نے اعلان کیا:

"مسلمان اقلیت نہیں ہیں۔ وہ لفظ قوم کی ہر تعریف کے مطابق ایک قوم ہیں۔ بین الاقوامی قوانین کے مطابق ہم ایک قوم ہیں۔ قائداعظم نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندو اور مسلمان کبھی بھی ایک مشترکہ قومیت کو فروغ دے سکتے ہیں، یہ ایک بیکار خواب تھا۔ 1973ء میں انہوں نے کہا تھا کہ ہندوستان نہ تو ایک ملک ہے اور نہ ہی اس کے باشندوں کی ایک قوم ہے۔ یہ برصغیر ہے جو بہت سی قوموں پر مشتمل ہے جن میں ہندو اور مسلمان دو بڑی قومیں ہیں۔

اخیر

دو قومی نظریہ پاکستان کے قیام کی بنیاد ہے کیونکہ اس کے بغیر 14 اگست 1947 کو پاکستان معرض وجود میں نہیں آتا۔

تحریک آزادی میں بلوچستان کا کردار

سوال: 6

تعارف

رقبے کے لحاظ سے بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ کوئٹہ بلوچستان کا دارالحکومت ہے۔ سوئی گیس بلوچستان میں پائی جاتی ہے۔ اس صوبے کے لوگ بہت بہادر اور بہادر رہیں۔ ماضی میں یہ صوبہ کم ترقی یافتہ تھا لیکن آج یہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

تاریخی پس منظر

برطانوی راج کے دوران بلوچستان کو صوبے کا درجہ حاصل نہیں تھا۔ اسے سیاسی اصلاحات سے محروم کر دیا گیا۔ اس کی وجہ سے سیاسی اور معاشی طور پر پسماندہ رہے۔ 1927ء میں مسلم رہنماؤں کی طرف سے تاور س دہلی اور 1929ء میں قائداعظم کے چودہ نکات میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ دیگر صوبوں کی طرح سرحد اور بلوچستان میں بھی سیاسی اصلاحات متعارف کرائی جائیں۔

سیاسی بیداری

بلوچستان میں سیاسی بیداری کا عمل۔ بہت دیر سے شروع ہوا کیونکہ ملک کے دیگر حصوں کے ساتھ اس کا رابطہ بہت کم تھا۔ وہ تعلیم میں پسماندہ تھے۔

www.pakcity.org

مسلم لیگ کی تنظیم

1939ء میں بلوچستان میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی۔ قاضی محمد ان افراد کی فہرست میں سرفہرست ہیں جنہوں نے بلوچستان میں مسلم لیگ کو فعال بنایا، نواب محمد خان جوگیزئی اور میر جعفر جمالی نے بھی بہت خدمات انجام دیں۔ ان رہنماؤں نے یہاں کے لوگوں کو پاکستان کو ذہنی اور عملی طور پر بنانے کے لیے تیار کیا۔

قرارداد پاکستان کی حمایت

بلوچستان مسلم لیگ نے تحریک پاکستان کی بہت حمایت کی۔ رہنماؤں نے وقتاً فوقتاً یہاں ملاقاتیں کیں اور لوگوں کو پاکستان کے لئے ذہنی طور پر تیار کیا۔

EDUCATION pakcity.org

تحریک پاکستان میں فعال کردار

بلوچستان کے عوام نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اپریل 1947ء میں کوئٹہ میں پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلم لیگ نے پاکستان کو اپنی آزاد ریاست بنانے کا پرزور مطالبہ کیا۔

پاکستان میں شمولیت

3 جون 1947 کو یہ اعلان کیا گیا کہ بلوچی شاہی جرگہ اور کوئٹہ میونسپل کمیٹی بلوچستان کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ کانگریس نے کامیابی حاصل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن قاضی محمد عیسیٰ، نواب محمد خان جوگیزئی، میر جعفر خان جمالی اور مسلم لیگ شاہی جرگہ کے دیگر رہنماؤں اور کارکنوں، بلوچی رہنماؤں اور میونسپل کمیٹی کی انتھک کوششوں کی وجہ سے پاکستان کے حق میں فیصلہ کیا۔ اس طرح بلوچستان پاکستان کا حصہ بن گیا۔

قیام پاکستان میں پنجاب کا کردار

سوال: 7

تعارف

پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ لاہور پنجاب کا دارالحکومت ہے۔ لاہور ایک تاریخی شہر ہے۔ لاہور ہمیشہ سے سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ اس لیے اس صوبے کو بڑا بھائی کہا جاتا ہے۔ اس صوبے نے پاکستان کے وجود میں اہم کردار ادا کیا۔

پاکستان کی بھرپور حمایت

پنجاب نے ہر سیاسی یا غیر سیاسی سرگرمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح تحریک پاکستان میں بھی پنجاب نے اپنا اہم کردار ادا کیا۔

علامہ اقبال

علامہ اقبال نے عملی سیاست میں حصہ لیا اور مسلمانوں میں آزادی کی لہر پیدا کی۔ وہ پنجاب کی صوبائی کونسل کے رکن تھے۔ 1930ء میں انہوں نے اپنے الہ آباد اجلاس میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کا خاکہ پیش کیا۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں پاکستان کا مصور کہا جاتا ہے۔ انہوں نے قائداعظم کو بہت مفید تجاویز دیں اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ قائداعظم بھی علامہ اقبال کا احترام کرتے تھے۔ انہوں نے تحریک پاکستان کے دوران کہا تھا کہ اگر ہم مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور ایک طرف مجھے صدر کا عہدہ دیا جاتا ہے اور دوسری طرف اقبال کی کتابیں دی جاتی ہیں۔ میں اقبال کی کتابوں کا انتخاب کروں گا۔ 1931-32 میں لندن میں اقبال نے گول میز کانفرنس میں شرکت کی تاکہ برصغیر کے سیاسی مسائل کو حل کیا جاسکے۔

مولانا ظفر علی خان

ظفر علی خان کا تعلق بھی پنجاب سے تھا۔ وہ ایک اعلیٰ درجے کے جرنلسٹ، قومی ہیرو اور ایک عظیم شاعر تھے۔ "زمیندار" اردو میں ان کا مشہور اخبار تھا۔ انہوں نے مجلس احرار کی بنیاد رکھی۔ اس جماعت نے کادیانیوں کے خلاف تحریک چلائی۔ انہوں نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے اپنے قلم اور زبان سے اس کے مقاصد کو بخوبی بیان کیا۔ 1936ء کے انتخابات میں وہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر رکن اسمبلی منتخب ہوئے اور اس کے بعد آزادی کی جدوجہد میں محاذ پر کھڑے رہے۔

اقبال ظفر علی خان کے بارے میں کہتے ہیں:

مصطفی کمال اتاترک نے ترکی کے لیے جو کام اپنی تلوار سے کیا، ظفر نے اپنے قلم سے مسلمانوں کے لیے وہی کام کیا۔

چوہدری رحمت علی

چوہدری رحمت علی جنہوں نے 1932 میں پاکستان کے لئے یہ نام تجویز کیا تھا وہ پنجاب میں رہتے تھے۔ ان دنوں وہ لندن میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے پمفلٹ "اب یا کبھی نہیں" سے مسلمانوں کو جذباتی کر دیا۔ انہوں نے پاکستان کے لئے پی، افغانی کے لئے اے، سرحدی صوبے کے لئے الف، کشمیر کے لئے کے، سندھ کے لئے ایس اور بلوچستان کے لئے تان کے نام سے پاکستان ایجاد کیا۔

قرارداد پاکستان

مسلم لیگ نے آہستہ آہستہ پنجاب میں اپنے قدم جمائے۔ ابتدا میں کچھ مقامی اور صوبائی سیاسی جماعتوں نے مسلم لیگ کی مخالفت کی لیکن بعد میں مسلم لیگ قائداعظم کی قیادت میں پنجاب کی سب سے موثر سیاسی جماعت بن گئی۔ 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں ایک اجلاس ہوا جس میں قرارداد پاکستان یا قرارداد لاہور منظور کی گئی جس میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے طور پر پاکستان کا مطالبہ کیا گیا۔ آج کل مینار پاکستان اسی مقام پر کھڑا ہے۔

لاہور پاکستان کا دل

قائد اعظم نے بالکل درست کہا تھا کہ لاہور پاکستان کا دل ہے۔

موثر تحریک پاکستان

قائد اعظم کی قیادت میں مسلم لیگ پنجاب کی سب سے فعال جذباتی جماعت بن گئی۔ پنجاب کے تمام طبقوں سے تعلق رکھنے والے افراد تحریک پاکستان میں شامل ہوئے۔

پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ

مسلم لیگ نے پاکستان کے مطالبے کی بنیاد پر 1945-46 کے انتخابات میں حصہ لیا اور پنجاب کے لئے مرکزی اسمبلی میں مخصوص نشستیں حاصل کیں۔ صوبائی انتخابات میں مسلم لیگ نے 86 میں سے 75 نشستیں حاصل کیں۔ اس کے بعد چار دیگر ارکان نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ یوں مسلم لیگ کو 79 نشستیں ملیں، اس طرح مسلم لیگ پنجاب کی سب سے بڑی جماعت بن گئی۔ لیکن پنجاب کے انگریز گورنر نے مسلم لیگ کو حکومت بنانے کی پیشکش کرنے کے بجائے سازش کے ذریعے کانگریس اور یونینسٹ پارٹی کو حکومت کی پیش کش کی۔ اس وجہ سے حکومت کو عوام کی حمایت حاصل نہیں تھی۔ مسلم لیگ نے "تحریک عدم اعتماد" کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں اسے جلد ہی استعفیٰ دینا پڑا۔

پنجاب کی غلط تقسیم

یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ پنجاب کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تقسیم کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ایک انگریز جج ریڈ کلف کو کمیشن کا صدر مقرر کیا گیا جس نے ماؤنٹ بیٹن اور کانگریس کے ساتھ مل کر مسلم اکثریت کے زرخیز ترین علاقوں کو ہندوستان کو دے دیا اور ان مسلم علاقوں کی آبادی کو اپنا گھر بار چھوڑ کر پاکستان ہجرت کرنا پڑی۔

بدامنی اور تارکین وطن کا مسئلہ

جب ہندوؤں اور سکھوں نے دیکھا کہ برصغیر کو ان کے مفادات کے خلاف تقسیم کیا جارہا ہے تو انہوں نے پنجاب کے کچھ علاقوں میں ہنگامہ آرائی شروع کر دی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ آگ اور خون کے اس کھیل میں پنجاب کے مسلمانوں نے بہت جرات کا مظاہرہ کیا اور ہندوستان سے آنے والے پناہ گزینوں کو خوش آمدید کہا اور ثابت کیا کہ مسلمان ضرورت کی گھڑی میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

www.pakcity.org

پاکستان کی تعمیر میں سندھ کا کردار

سوال:8

تعارف

سندھ پاکستان کا ایک اہم صوبہ ہے۔ کراچی اسی صوبے میں واقع ہے اور یہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ کراچی سندھ کا دارالحکومت ہے اور اسے چھوٹا یا چھوٹا پاکستان کہا جاتا ہے۔ سندھ نے قیام پاکستان میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

EDUCATION
pakcity.org

تاریخی پس منظر

محمد بن قاسم کی فتح کے بعد سب سے پہلے سندھ مسلم ریاست کا حصہ بنا۔ یہی وجہ ہے کہ اسے اسلام کا گیٹ وے کہا جاتا ہے۔ محمد بن قاسم اور اس کے پیروکاروں کے دور حکومت میں سندھ تقریباً تین صدیوں تک عباسی خلافت کا صوبہ رہا۔ اس دوران وہاں بہت سے بڑے علماء پیدا ہوئے جنہوں نے سندھ کو عالم اسلام پر مشہور کیا، عباس کے زوال کے دور میں جب مقامی حکمرانوں نے سندھ کا کنٹرول حاصل کیا۔ اس کے بعد سندھ دہلی کے سلطانوں اور مغل حکمرانوں کے کنٹرول میں رہا۔ تاہم برطانوی راج کے آنے تک وہاں مسلمانوں کی حکومت قائم رہی۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی اور حضرت سچل سرمست سندھ کے مشہور صوفی شاعر ہیں۔

بمبئی کی سندھ سے علیحدگی

انگریزوں کے دور حکومت میں سندھ کو بمبئی کا حصہ بنادیا گیا جس کی وجہ سے سندھ کی سماجی اور تعلیمی حیثیت پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ قائداعظم کے چودہ نکات میں سندھ کو بمبئی سے الگ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔اس طرح مسلم لیگ کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے 1935ء میں سندھ کو بمبئی سے الگ کر دیا گیا۔اسے مسلم اکثریت کا علیحدہ صوبہ بنادیا گیا۔

قائداعظم کی سرزمین

قائداعظم کراچی میں پیدا ہوئے۔انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم سندھ مدرسہ ہائی اسکول سے حاصل کی۔

تحریک پاکستان

سندھ کے مسلمانوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔1938ء میں سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مسلم اکثریت والے صوبے مسلمانوں کو دیے جائیں۔یہ پہلا موقع تھا کہ مسلم لیگ کی کسی شاخ نے علیحدہ وطن کی قرارداد منظور کی۔

قرارداد پاکستان کی حمایت

23مارچ1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کا اجلاس ہوا جس میں قرارداد پاکستان منظور کی گئی۔سندھ کے مسلم لیگی رہنماؤں نے اس قرارداد کی بھرپور حمایت کی۔سندھ کے ایک ممتاز رہنما سر عبداللہ ہارون کو اس بات پر خوشی ہوئی کہ 1938ء میں سندھ مسلم لیگ کا جو مطالبہ کیا گیا وہ قومی سطح پر مسلم لیگ کا مطالبہ بن گیا۔

پاکستان ڈیمانڈ کمیٹی

قائداعظم نے پاکستان کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے صوبہ سندھ میں ایک کمیٹی بنائی جس میں سر عبداللہ ہارون اور سندھ کے کئی دیگر رہنما ممبر تھے۔ان مسلم رہنماؤں کی کوششوں سے پاکستان کا مطالبہ زیادہ مقبول ہوا۔

مسلم لیگ کی وزارت

1943ء میں مسلم لیگ سندھ میں اتنی مقبول ہوئی کہ اس نے اپنی وزارت قائم کرلی۔اس طرح سندھ برصغیر کا پہلا صوبہ تھا جہاں مسلم لیگ نے اپنی وزارت قائم کی۔دسمبر 1943ء میں سندھ کی صوبائی اسمبلی ایک بار پھر پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کر کے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں زیادہ طاقتور ہوگئی۔1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی
فروری 1946ء میں صوبائی انتخابات کے بعد مسلم لیگ کے رہنما سر غلام حسین ہدایت اللہ نے قیادت میں وزارت قائم کی۔لیکن یہ اسمبلی کانگریس کی سازشوں کی وجہ سے تحلیل ہوگئی اور 1946 میں نئے انتخابات ہوئے جس میں مسلم لیگ نے تمام نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور دوبارہ اپنی وزارت قائم کی۔

پاکستان میں داخلے

برصغیر کی تقسیم کے منصوبے کے مطابق 3جون 1947ء کو سندھ صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں اکثریت کے حق میں پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔

مسلم لیگ کے اغراض ومقاصد

سوال:9

تعارف

مسلم لیگ کے اہم محرکات اور مقاصد درج ذیل ہیں:

1. مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت اور تحفظ اور ان کے مطالبات برطانوی حکومت تک پہنچانا۔
2. برطانوی حکومت کے لئے مسلمانوں میں احترام اور خیرسگالی کا احساس پیدا کرنا۔

3. ہندوستان کے مختلف شہریوں کے درمیان بھائی چارے کو فروغ دینا۔

مسلم لیگ کا کردار

قیام پاکستان میں آل انڈیا مسلم لیگ کے کردار کا خلاصہ درج ذیل ہے:

منٹو مورلے اصلاحات ایکٹ-1909

مسلم لیگ کی قابل قیادت میں مسلمانوں نے اب مسلمانوں کے لئے علیحدہ حکومت کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ حکام نے ان کے مطالبے کو "منٹو مورلے ریفارم ایکٹ"، 1909 کے نام سے ایک ایکٹ میں قبول کیا۔

معاہدہ لکھنؤ-1916ء

نومبر 1916ء میں لیگ اور کانگریس کی دو کمیٹیوں نے کلکتہ میں ملاقات کی اور ہندوستان کے لئے سیاسی اصلاحات کا مسودہ تیار کیا جسے "لکھنؤ معاہدہ" کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے کانگریس نے مسلمانوں کی علیحدہ حیثیت کو تسلیم کیا۔

سائمن کمیشن

1927ء میں سر جان سائمن کی سربراہی میں مسلم ہندو اختلافات کو حل کرنے کے لیے سائمن کمیشن بھارت بھیجا گیا۔ اسے مسترد کر دیا گیا کیونکہ کمیشن میں کوئی ہندوستانی رکن نہیں تھا۔

جناح کے چودہ نکات-1929ء

قائد اعظم نے نہرو کی رپورٹ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے 14 نکات پر مشتمل رہنما اصولوں کا ایک مسودہ تیار کیا، جسے "جناح کے چودہ نکات" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

علامہ اقبال کا الہ آباد خطاب-1930ء

1930ء میں الہ آباد میں لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنے صدارتی خطاب میں اقبال نے برصغیر کے شمالی اور جنوب مغربی مسلم اکثریتی علاقوں کو یکجا کر کے ایک علیحدہ مسلم ریاست کے قیام کی تجویز پیش کی۔

نجات کا دن

22 دسمبر کو مسلم لیگ نے کانگریس وزراء کے استعفے کے لئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے "یوم آزادی" منایا۔

قرارداد پاکستان-1940ء

ہندوؤں کے رویے نے یہ واضح کر دیا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ 23 مارچ کو لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ایک مشہور قرارداد منظور کی گئی جسے عام طور پر قرارداد پاکستان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسے مولوی فضل الحق نے پیش کیا۔

کرپس مشن-1942

سر اسٹیفورڈ کرپس کو برطانوی حکومت نے ہندوستانی رہنماؤں کے ساتھ مستقبل کے ہندوستانی آئین پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے ہندوستان بھیجا تھا۔ ان کی تجویز کو کانگریس اور لیگ دونوں نے مسترد کر دیا تھا۔ کانگریس نے انہیں "ناکام بینک پر پوسٹ ڈیٹڈ چیک" کے طور پر بیان کیا۔ جناح نے کہا تھا کہ اگر ان کو قبول کر لیا گیا تو مسلمان اپنے اکثریتی صوبوں میں بھی اقلیت بن جائیں گے۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

گاندھی جناح کی بات چیت—1944

گاندھی نے ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں بات چیت کرنے کے لئے جناح کے ساتھ بات چیت کی، لیکن اس کا کوئی نتیجہ خیز نتیجہ نہیں نکلا کیونکہ گاندھی نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کے طور پر قبول نہیں کیا تھا۔

شملہ کانفرنس-1945

لارڈ ویول نے شملہ میں ایک کانفرنس بلائی۔ لارڈ ویول کے یکطرفہ رویے کی وجہ سے کانفرنس کسی مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ اس کانفرنس میں قائداعظم نے واضح کیا کہ (7) مسلم لیگ ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی کر سکتی ہے۔

عام انتخابات-1945-1946

1945-1946 میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے جس میں مسلم لیگ نے مرکزی قانون ساز اسمبلی کی 30 نشستیں اور صوبائی قانون ساز اسمبلی کی 495 میں سے 430 نشستیں حاصل کیں۔

pakcity.org

کابینہ مشن-1946

کابینہ مشن نے 1946 میں ہندوستان کا دورہ کیا اور اپنی سفارشات انگریزوں کو پیش کیں۔ اس کے نتیجے میں عبوری حکومت تشکیل دی گئی لیکن کانگریس اور لیگ ان کے درمیان تعاون نہیں کر سکے۔

دہلی کنونشن-1946

قائداعظم نے دہلی میں تمام مسلم لیگی ارکان کا کنونشن بلایا۔ کنونشن میں ہر رکن نے پاکستان کے قومی مقصد کے حصول کے لئے کسی بھی خطرے سے نمٹنے کا عہد کیا۔

3 جون کی منصوبہ بندی-1947

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے لوگوں کی خواہش کے مطابق اقتدار کی منتقلی کا منصوبہ تیار کیا۔ انہوں نے ملک کی تقسیم پر زور دیا اور بتایا کہ یہ بھارتی سیاسی تعطل کا واحد حل ہے۔ لیگ اور کانگریس دونوں نے اس منصوبے کو قبول کیا۔

اخیر

اس طرح مسلم لیگ کو اس کا مقصد مل گیا اور 14 اگست 1947 کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ مختصر یہ کہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کا قیام مسلم لیگ اور ان عظیم ہیروز کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے قیام پاکستان کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ اگر مسلم لیگ نہ ہوتی تو برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر نہیں بدل سکتی تھی۔

قائداعظم کے چودہ نکات

سوال:10

تعارف

مارچ 1929ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں قائداعظم نے اپنے مشہور چودہ نکات کا اعلان کیا۔

وفاقی نظام

مستقبل کے آئین کی شکل وفاقی ہونی چاہیے اور باقی اختیارات صوبوں کے پاس ہونے چاہئیں۔

صوبائی خود مختاری

تمام صوبوں کو یکساں خود مختاری دی جائے گی۔

اقلیتوں کی نمائندگی

ملک کی تمام قانون سازی اور دیگر منتخب ادارے ہر صوبے میں اقلیتوں کی مناسب اور موثر نمائندگی کے مخصوص اصولوں پر تشکیل دیئے جائیں گے اور کسی بھی صوبے میں اکثریت کو اقلیت یا برابری تک محدود نہیں کیا جائے گا۔

مسلمان نمائندوں کی تعداد

مرکزی قانون سازی میں مسلمانوں کے نمائندے ایک تہائی سے کم نہیں ہوں گے۔

علیحدہ انتخابی حلقے

فرقہ وارانہ گروہوں کے نمائندے فی الحال علیحدہ انتخابی حلقوں کے ذریعہ کام کرتے رہیں گے بشرطیکہ کسی بھی وقت کسی بھی کمیونٹی کے لئے مشترکہ رائے دہندگان کے حق میں اپنا علیحدہ رائے دہندگان چھوڑنے کا راستہ کھلا رہے۔

مسلم اکثریتی صوبے

کسی بھی وقت کسی بھی علاقائی تقسیم کی ضرورت پڑ سکتی ہے جو کسی بھی طرح سے پنجاب، بنگال اور این ڈبلیو ایف پی میں مسلم اکثریت کو متاثر نہیں کرے گی۔

مذہبی آزادی

مکمل مذہبی آزادی، عقیدے کی آزادی، عبادت اور عبادات کی آزادی، انجمن اور تعلیم کی ضمانت دی جائے گی۔

تین چوتھائی نمائندگی

کسی بھی قانون سازی یا کسی دوسرے منتخب ادارے میں کوئی بل یا قرارداد منظور نہیں کی جائے گی اگر اس مخصوص ادارے میں کسی بھی کمیونٹی کے تین چوتھائی ارکان اس طرح کے بل کی مخالفت کرتے ہیں۔

سندھ کی علیحدگی

سندھ کو بمبئی پریزیڈنسی سے الگ کیا جائے۔

این ڈبلیو ایف پی اور بلوچستان میں اصلاحات کا تعارف

دیگر صوبوں کی طرح نو تھ مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں بھی اصلاحات متعارف کرائی جائیں۔

سرکاری خدمات

ریاست کی خدمات میں دوسرے ہندوستانیوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو بھی مناسب حصہ دیا جانا چاہیے۔

مسلمانوں کی ثقافت اور زبان کا تحفظ

آئین میں مسلم ثقافت، زبان، مذہب اور تہذیب کے تحفظ کے لئے مناسب تحفظ شامل ہونا چاہیے۔

مسلمانوں کی ایک تہائی وزارتیں

کوئی کابینہ تشکیل نہیں دی جاتی، چاہے وہ مرکزی ہو یا صوبائی۔ کم از کم ایک تہائی مسلم وزراء کے تناسب کے بغیر۔

اخیر

ریاست کے آئین میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی سوائے انڈین فیڈریشن کی تشکیل کرنے والی ریاست کی رضامندی کے۔ چودہ نکات میں شامل معقول اور اعتدال پسند مطالبات کو ہندو رہنماؤں نے مسترد کر دیا جس سے دونوں برادریوں کے درمیان خلیج کافی وسیع ہو گئی۔ جناح کے چودہ نکات کی اہمیت
نہرو رپورٹ کا قائداعظم کے چودہ نکات سے موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان سیاسی خلیج واقعی بڑھ گئی تھی۔ قائداعظم کے چودہ نکات ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے اصول بن گئے۔ ان نکات کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ نکات 1930ء کی گول میز کانفرنس میں پیش کیے گئے تھے۔ نتیجتاً یہ نکات مسلمانوں کے مطالبات بن گئے اور 1947ء میں قیام پاکستان تک اگلی دو دہائیوں تک مسلمانوں کی سوچ کو بہت متاثر کیا۔

قیام پاکستان میں این ڈبلیو ایف پی کا کردار

سوال:11

تعارف

شمال مغربی سرحدی صوبہ پاکستان کا ایک اہم صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت پشاور ہے۔ مشہور درہ خیبر اسی صوبے میں واقع ہے۔ غیر ملکی حملہ آور اس درے کے ذریعے برصغیر میں داخل ہوئے۔ یہ ایک تاریخی اقتباس ہے۔ خوشحال خان خٹک اور رحمان بابا اس صوبے کے مشہور ترین شاعر ہیں۔

مشکلات کا سامنا

سرحد مسلم اکثریتی صوبہ ہے۔ لیکن مسلم لیگ کو یہاں قائم کرتے ہوئے بہت سی مشکلات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ مشکل ان رہنماؤں کی وجہ سے تھی جو کانگریس کے زیر اثر تھے اور انہوں نے اس کی پالیسیوں کی حمایت کی تھی۔ ایسے رہنماؤں میں سرحدی گاندھی عبدالغفار خان سرفہرست تھے۔ اس صوبے میں کانگریس کے پاس وہ وزارت تھی جس نے مسلم لیگ کی تحریک کی مخالفت کی تھی۔

مسلم لیگ کی تنظیم

قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ نے آہستہ آہستہ وہاں اپنی مضبوط گرفت قائم کی۔ 1940 میں قرارداد پاکستان منظور ہونے کے بعد مسلم لیگ فرنٹیئر میں مقبول ہونا شروع ہوئی۔ اس علاقے کے مسلمان مسلم لیگ میں شامل ہونے لگے۔ اس صوبے میں کانگریس نے مسلم رہنماؤں پر تشدد کرنے کے لئے ان کے خلاف جھوٹے مقدمات بنانا شروع کر دیے اور انہیں جیلوں میں بند کر دیا۔ لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ 1945ء کے بعد مسلم لیگ کی جدوجہد فعال ہو گئی۔ جن رہنماؤں نے بہت تعاون کیا ان میں خان عبدالقیوم خان، پیر صاحب زکوری شریف اور پیر صاحب مانکی شریف شامل ہیں۔

پاکستان کا مطالبہ

فروری 1947 میں مسلم لیگ نے کانگریس کے خلاف غیر کوآپریٹو تحریک کا آغاز کیا۔ صوبائی حکومت نے مسلم لیگی کارکنوں کو سخت اذیتیں دیں لیکن وہ مسلم لیگ کی تحریک کو نہ روک سکی۔ اس کے بجائے یہ پورے صوبے میں پھیلنے لگا۔ صوبے میں ہر طرف صوبائی حکومت سے نفرت ہونے لگی اور علیحدہ وطن کے حق میں مسلم لیگ کے اجلاس ہونے لگے۔ ان کے انداز میں یہ ثابت ہو گیا کہ مسلم لیگ کے لوگ پاکستان کے حق میں ہیں۔

مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان تنازعہ

3 جون 1947 کو برطانوی حکومت نے پاکستان کا مطالبہ تسلیم کیا اور اعلان کیا کہ فرنٹیئر کے مستقبل کا فیصلہ ووٹ سے کیا جائے گا۔ چنانچہ مسلمانوں نے عدم تعاون کی تحریک روک دی۔ مسلمانوں نے لوگوں کو پاکستان کو ووٹ دینے کے لیے قائل کرنا شروع کر دیا۔ دوسری جانب کانگریس نے پاکستان کے خلاف تحریک شروع کی اور آزاد بلوچستان کا نعرہ بلند کیا۔

پاکستان میں شمولیت

فرنٹیئر کے عوام نے بڑی اکثریت سے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا۔ اس طرح فرنٹیئر پاکستان کا حصہ بن گیا اور فرنٹیئر کے مسلمانوں کو آزادی مل گئی۔

گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کا کردار

سوال:12

قائداعظم بطور گورنر جنرل

14 اگست 1947ء کو قائداعظم محمد علی جناح پہلے گورنر جنرل بنے۔ وہ تیرہ ماہ تک گورنر جنرل رہے۔ اس عرصے کے دوران انہوں نے بہت سے اہم قومی مسائل حل کیے۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

وفاقی کابینہ کی تشکیل

جیسے ہی قائداعظم نے فوری کارروائی کی اور وفاقی کابینہ کے ارکان کو حکومتی امور کو احسن طریقے سے چلانے کے لیے نامزد کیا۔ لیاقت علی خان وزیراعظم منتخب ہوئے۔ کابینہ کے دیگر ارکان کو بھی نامزد کیا گیا تھا۔ پاکستان کی پہلی کابینہ نے 15 اگست 1947 کو حلف اٹھایا۔

کابینہ کے ارکان

1. سردار عبدالرب نشتر (ٹرانسپورٹ)
2. راجہ غضنفر علی خان (زراعت)
3. فضل الرحمن (تعلیم)
4. آئی آئی چندریگر (صنعت)
5. غلام محمد (فنانس)
6. جوگندر ناتھ منڈل (قانون)
7. سر ظفر اللہ خان قادیانی (افیئر)

آئینی مسائل

1935 کے ایکٹ میں ترمیم کی گئی اور ملک میں نافذ کیا گیا کیونکہ نوزائیدہ ریاست کا کوئی آئین دستیاب نہیں تھا۔ اس طرح یہ عظیم کارنامہ قائداعظم کی انتظامی قیادت میں انجام پایا۔

www.pakcity.org

سرمائے کا قیام

کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔

صوبائی حکومت

قائداعظم کو وزیراعلیٰ اور گورنر منتخب کیا گیا۔ صوبوں کے وزرائے اعلیٰ درج ذیل ہیں: خان افتخار حسین ممدوٹ—پنجاب

خواجہ ناظم الدین—مشرقی بنگال خان عبدالقیوم—این ڈبلیو ایف پی محمد ایوب کھوڑو—سندھ چیف کمشنر (برطانوی)—بلوچستان

انتظامی ہیڈ کوارٹرز کا قیام

انتظامی اصلاحات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور چوہدری محمد ایوب کو سیکرٹری جنرل بنایا گیا۔ سول سروسز کو دوبارہ منظم کیا گیا اور سول سروسز اکیڈمی تشکیل دی گئی۔ سیکریٹیٹ قائم کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آرمی، نیوی اور ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹرز بھی قائم کیے گئے۔ گولہ بارود کی ایک فیکٹری بھی قائم کی گئی تھی۔

خارجہ امور کی طرف توجہ

خارجہ امور کی حساسیت کا احساس کرتے ہوئے قائداعظم نے خارجہ پالیسی پر پوری توجہ دی۔ انہوں نے ہمسایہ اور ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ صحت مند تعلقات استوار کیے جو خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد تھے۔

اقوام متحدہ کی رکنیت

آزادی کے بعد قائداعظم نے اقوام متحدہ کی تنظیم (یو این او) کی رکنیت حاصل کرنے پر فوری توجہ دی۔ 30 ستمبر 1947ء کو پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا۔ یہ سب کچھ قائداعظم کی متحرک قیادت میں کیا گیا۔

تعلیمی پالیسی کا نفاذ

تعلیم کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ایک قوم کے معیار زندگی اور ترقی کو بہتر بناتا ہے۔ آزادی کے وقت تعلیم کے شعبے پر بھی توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے 1947 میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کی۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ پاکستان کا ہر شہری ایمانداری اور قومی جذبے کے ساتھ اپنی قوم کی خدمت کرے۔ انہوں نے قوم کو ایمانداری اور قومی جذبے سے بنایا۔ انہوں نے طلباء کے لئے سائنسی اور تکنیکی تعلیم کے حصول کو لازمی بنایا۔ قائداعظم نے ملک کی تعلیمی پالیسی کو بہتر بنانے کے لئے بہت کچھ کیا۔

پاکستان کی خدمت میں

قائداعظم نے مرتے دم تک اپنے ملک کی خدمت کی۔ اپنی خراب صحت کے باوجود وہ اہم فائلوں کا مطالعہ کرتے رہے۔ وہ کھانے کی مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر دم توڑ گیا۔

پاکستان کی پہلی کابینہ

پاکستان کی پہلی کابینہ بھی قائداعظم نے منتخب کی تھی۔ اس نے اسے قبول کر لیا. لیاقت علی خان پاکستان کے پہلے وزیراعظم تھے۔

3 جون کا منصوبہ

سوال: 13

3 جون کا منصوبہ اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن

لارڈ ماؤنٹ بیٹن مارچ 1947 میں ہندوستان کے وائسرائے بنے۔انہوں نے انڈیا یونائیٹڈ کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ تقسیم ہند کے سوا ہندوستان کے مسائل کا کوئی حل نہیں ہے۔3جون کا منصوبہ اور قیام پاکستان

3جون 1947 کو وائسرائے نے دہلی میں کانگریس اور مسلم لیگ کے رہنماؤں کی مشترکہ کانفرنس میں تقسیم کے منصوبے کا اعلان کیا۔اس منصوبے کو 3جون پلان کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس منصوبے کے کچھ اہم نکات درج ذیل تھے:

بھارتی آزادی بل 1947

14اگست 1947 تک پاکستان کو اقتدار دے دیا جائے گا۔یہ بل منظور ہوا اور آزادی بل 1947 کے نام سے جانا جانے لگا۔

علیحدہ اجلاس

3جون کے پلان میں ایک شق شامل کی گئی تھی کہ پنجاب اور بنگال کی اسمبلیوں کے مسلم اور ہندو ارکان کا الگ الگ اجلاس منعقد کیا جائے گا تاکہ یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ آیا ان کے صوبے تقسیم کے حق میں ہیں یا نہیں اور یہ کیسے ہوگا۔

نئی سرحدیں

ان صوبوں کی نئی سرحدوں کا فیصلہ ایک کمیشن کرے گا۔

سندھ اسمبلی

سندھ اسمبلی اکثریت کے ذریعے صوبے کی مستقبل کی صورتحال کا فیصلہ کرے گی۔سندھ اسمبلی نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا۔

این ڈبلیو ایف پی اور سلہٹ کے لوگ

این ڈبلیو ایف پی اور سلہٹ کے عوام ریفرنڈم کے ذریعے اپنی حیثیت کا فیصلہ کریں گے۔این ڈبلیو ایف پی اور سلہٹ نے بھی پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔

اخیر

وائسرائے نے 3جون 1947 کو اس منصوبے کا اعلان کیا۔منصوبے کے مطابق 3جون 1947 کے بجائے 14اور 15اگست 1947 کی درمیانی شب اقتدار کی منتقلی کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

ریڈکلف ایوارڈ

سوال:14

ایک عام وکیل مسٹر ریڈکلف کو پنجاب اور بنگال کی سرحدوں کی حد بندی کے لئے انگلینڈ سے ہندوستان بھیجا گیا تھا۔وائسرائے اور مسٹر ریڈکلف نے کانگریس کے ساتھ ملی بھگت کی اور ان کی خواہشات کے مطابق سرحد کی حد بندی کی۔ریڈکلف میں بہت سے مسلم اکثریتی علاقے شامل تھے،ہندوستان کے علاقے اور پاکستان کو ستلج،بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا گیا تھا۔مزید کشمیر پر قبضہ کیا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا کیا جو ابھی تک حل نہیں ہوا ہے۔ریڈکلف کی ناقص منصوبہ بندی نے پاکستان کے لئے بہت سے مسائل پیدا کیے جو حل نہیں ہوئے۔ریڈلیف کی ناقص منصوبہ بندی نے پاکستان کے لئے بہت سے مسائل پیدا کیے۔

آزادی کا سورج

آزادی قوموں کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔پاکستان 14اگست 1947 کو 27رمضان کو اور بھارت 15اگست 1947 کو آزاد ریاست کے طور پر معرض وجود میں آیا۔

www.pakcity.org

مختصر سوال وجواب

سوال نمبر1: حضرت شاہ ولی اللہ کی خدمات کے بارے میں چار جملے لکھیں؟

جواب 1۔ وہ ایک عظیم بزرگ اور عالم دین تھے۔ انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تبلیغ کی۔ انہوں نے مسلمانوں کے درمیان باہمی اختلافات کو حل کیا۔ انہوں نے اسمبلیوں کے برے آداب کا خاتمہ کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کے لئے سیدھی راہ متعین کی۔

سوال نمبر2: حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی خدمات کے بارے میں چار جملے لکھیں؟

جواب: 1۔ انہوں نے شاہ ولی اللہ کے کام کو وسعت دی۔ انہوں نے ایک انقلابی پروگرام تیار کیا۔ اس نے مسلمانوں کو ایک اسلامی ریاست قائم کرنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے اسلام دشمن طاقتوں خاص طور پر سکھوں کے خلاف سخت کارروائی کی۔

سوال نمبر3: سید احمد شہید کی جہاد تحریک کے چار مقاصد کیا ہیں؟

جواب: 1-اللہ کی وحدانیت کے تصور کی تبلیغ کرنا۔ ایک اسلامی ریاست کے قیام کے لئے. جہاد کی تبلیغ کرنا۔ 4-اسلامی تعلیمات کو زندہ کرنا۔

سوال نمبر4: فریزی تحریک پر چار جملے لکھیں؟

جواب: 1۔ حاجی شریعت اللہ نے فریزی تحریک کا آغاز کیا۔ اس تحریک کا مقصد بنگالی مسلمانوں کی اصلاح کرنا تھا۔ یہ تحریک بنگالی مسلمانوں کے غیر اسلامی رسم ورواج اور روایات کو ختم کرنے کے لئے مفید ثابت ہوئی۔ فاریزی تحریک کے تحت اسلامی تکنیک کو بھی انجام دیا گیا۔

سوال نمبر5: مغلیہ سلطنت کے زوال کی وجوہات کیا تھیں؟

جواب: 1. قومی اتحاد کا فقدان۔ انتہائی مرکزی انتظامیہ. 3. جہاد کے جذبے کا فقدان۔ 4. تعلیمی زوال۔

سوال نمبر6: جنگ آزادی کے اسباب کیا تھے؟

جواب: 1. سیاسی وجوہات 2. معاشی وجوہات 3. مذہبی اسباب 4. سماجی اسباب

سوال نمبر7: سر سید احمد خان کے بارے میں چار جملے لکھیں۔

انہوں نے مسلمانوں کی سماجی، تعلیمی اور مذہبی خدمات کے لئے علی گڑھ تحریک کا آغاز کیا۔

انہوں نے 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان الجھنوں کو دور کرنے کے لیے ایک پمفلٹ لکھا۔ انہوں نے مراد آباد، غازی پور اور علی گڑھ میں اسکول قائم کیے۔

انہوں نے دو قومی نظریہ پیش کیا۔

سوال نمبر8: تقسیم بنگال کے خلاف ہندوؤں کی تحریک کے بارے میں چار جملے لکھیں۔

جواب 1۔ انہوں نے ہندوستان کے قومی کردار کی توہین محسوس کی۔ انہوں نے برطانوی حکومت پر تنقید کی کہ انہوں نے کانگریس کی آزادی کو کمزور کرنے کے لئے بنگال کو تقسیم کیا تھا۔ انہوں نے سول نافرمانی شروع کردی۔ انہوں نے ملک میں سیاسی انتشار اور بدامنی پیدا کی۔

سوال نمبر9: 1906ء میں شملہ وفد نے مسلمانوں سے کیا مطالبہ کیا تھا؟

جواب: مسلمانوں کا مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتخابی حلقوں کا مطالبہ۔ انہوں نے خدمات میں مکمل نمائندگی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مسلم یونیورسٹی کے قیام کے لئے امداد کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے تمام منتخب اداروں میں وزن کی عمر کا مطالبہ کیا۔

سوال نمبر10: مسلم لیگ کیوں قائم ہوئی؟

جواب: جواب۔ مسلم لیگ کے قیام کے تین اہم عوامل تھے: 1۔ مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت اور حفاظت کرنا۔ "منٹو مورلے اصلاحات" سے نمٹنے کے لئے. برطانوی حکومت کے ساتھ مسلمانوں کی وفاداری کو فروغ دینا۔

سوال نمبر11: لکھنؤ معاہدے کے بارے میں چار جملے لکھیں۔

جواب 1. کانگریس نے مسلمانوں کے لئے علیحدہ رائے دہندگان کے خیال کو قبول کیا۔ کسی خاص کمیونٹی کو ناراض کرنے والا کوئی بھی بل کسی کونسل کے اندر پیش نہیں کیا جانا چاہئے اگر اس برادری کے تین چوتھائی نمائندے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا گیا۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کو ان صوبوں میں اہمیت دی جاتی تھی جہاں انہوں نے اقلیتیں تشکیل دی تھیں۔

سوال نمبر12: جنگ آزادی کی بغاوت کی بنیادی وجوہات کیا تھیں؟

جواب: 1. مذہب میں سرکاری مداخلت۔ وہ کارروائیاں جن کی وجہ سے ہندوستانی فوجیوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ ملک کی انتظامیہ میں ہندوستانی نمائندگی کی عدم موجودگی۔ قوانین اور حکمرانی کے درمیان معاشرتی تلافی.

سوال نمبر13: مسلم اینگلو اورینٹل کالج کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

جواب: ماضی کی روایت کو رد کرنا اور مسلمانوں کی ترقی کو تیز کرنا۔ مشرقی علوم کو مغربی ادب اور سائنس کے ساتھ ہم آہنگ کرنا۔ ہندوستانی مسلمانوں کو مغربی تعلیم کی سہولت فراہم کرنا۔ مسلمانوں میں عملی توانائی پیدا کرنا۔

سوال نمبر14: تحریک خلافت کے چار مقاصد تحریر کریں۔

جواب 1. ترک خلافت کو برقرار رکھنا۔ سلطنت عثمانیہ کے اتحاد کو برقرار رکھنا۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو پیش کرنا۔ مسلم دنیا کے درمیان بھائی چارہ برقرار رکھنا۔

سوال نمبر15: تحریک عدم تعاون کے بارے میں تین جملے لکھیں۔

جواب: 1. تمام برطانوی لقب سے دستبردار ہونا۔ برطانوی قانون کی عدالتوں کا بائیکاٹ کرنا۔ انتخابات میں عدم شرکت .4. تعلیمی ادارے سے تمام طلبہ کا انخلاء۔

سوال نمبر16 سائمن کمیشن کی چار سفارشات لکھیں۔

جواب: 1. حکومت کی دوطرفہ شکل کا خاتمہ۔ انہوں نے پنجاب اور بنگال میں مرکز کی ایک تہائی نمائندگی اور قانونی اکثریت کے بارے میں مسلمانوں کے مطالبات کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے بمبئی سے سندھ کی علیحدگی کو ملتوی کر دیا۔ انہوں نے مقننہ اور ایگزیکٹوز میں اقلیتوں کی منصفانہ نمائندگی سے اتفاق کیا۔

سوال نمبر17: نہرو رپورٹ کی چار تجاویز لکھیں۔

جواب: مسلمانوں کا خاتمہ اور علیحدہ انتخابی حلقہ کا مطالبہ۔ مسلم نشستوں کے ریزرویشن سے انکار کر دیا گیا۔ ہندی کو سرکاری زبان بنایا جائے۔ سندھ کی بمبئی سے علیحدگی کو قبول کر لیا گیا۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

سوال نمبر 18: قائداعظم کے مشہور چودہ نکات میں سے کوئی چار نکات لکھیں۔

جواب: مرکزی قانون سازی میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ سندھ کو بمبئی پریزیڈنسی سے الگ کیا جائے۔ تمام صوبوں کو یکساں خود مختاری دی جائے۔ این ڈبلیو ایف پی اور بلوچستان میں بھی دیگر صوبوں کی طرح اصلاحات متعارف کرائی جائیں۔

سوال نمبر 19: تین گول میز کانفرنس کب اور کہاں منعقد ہوئی؟

جواب: پہلی گول میز کانفرنس 22 نومبر 1930ء سے 19 جنوری 1931ء تک لندن میں منعقد ہوئی۔ دوسری گول میز کانفرنس 7 ستمبر 1931ء سے 31 دسمبر 1931ء تک لندن میں منعقد ہوئی۔ تیسری گول میز کانفرنس 17 نومبر 1932 سے 24 دسمبر 1932ء تک لندن میں منعقد ہوئی۔

سوال نمبر 20: قرارداد پاکستان کے چار اثرات لکھیں۔

جواب 1. مسلمانوں کو ہندوؤں کی حکمرانی سے نجات دلائی گئی۔ گاندھی ناراض ہوگئے اور اسے "اخلاقی غلطی" قرار دیا۔ ہندوؤں کا "رام راج" کا خواب غائب ہوگیا۔ مسلمانوں کو ایک ایسا ملک ملا جہاں وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق رہ سکیں۔

سوال نمبر 21: گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کے کردار کے بارے میں چار نکات لکھیں۔

جواب: 1۔ اس نے افسروں کا ایک ادارہ بنایا۔ انہوں نے نوزائیدہ ملک میں قومی جذبہ اور حب الوطنی پیدا کی۔ انہوں نے عوامی معاہدوں کا آغاز کیا اور اکثر بلوچستان اور این ڈبلیو ایف پی کا دورہ کیا۔ انہوں نے پاکستان کی معیشت پر خصوصی توجہ دی۔

www.pakcity.org

خالی جگہوں کو پر کریں

1. حضرت شاہ ولی اللہ 1703ء میں **پیدا ہوئے** اور 1762ء **میں وفات پائی**۔
2. حضرت شاہ عبدالعزیز 1746ء **میں پیدا ہوئے** اور 1824ء **میں وفات پائی**۔
3. سید احمد شہید 1786ء **میں پیدا ہوئے** اور 1831ء **میں وفات پائی**۔
4. حضرت شاہ ولی اللہ 1734ء **میں مدرسہ رحیمیہ کے انچارج بنے**۔
5. افغانستان کے حکمران **احمد شاہ ابدالی نے** ہندوستانی مسلمانوں کو مراٹھوں سے بچایا۔
6. حضرت شاہ ولی اللہ نے قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔
7. حضرت شاہ ولی اللہ نے افغانستان کے حکمران **احمد شاہ ابدالی کو مدعو کیا**۔
8. سید احمد شہید **حضرت شاہ عبدالعزیز کے شاگرد تھے**۔
9. **سید احمد شہید** کو مومنین کا رہنما کا لقب دیا گیا۔
10. سید احمد شہید نے سکھوں کے ساتھ جنگیں لڑیں۔
11. سید احمد شہید نے تحریک جہاد کا آغاز کیا تھا۔
12. سکھ حکمران مہاراجہ **رنجیت سنگھ** نے سید احمد شہید کو قتل کرنے کے لئے پٹھان رہنما کو رشوت دی۔
13. فریزی تحریک کا آغاز **حاجی شریعت اللہ نے کیا تھا**۔
14. **فاریزی تحریک** بنگالی مسلمانوں میں غیر اسلامی رسم ورواج اور روایات کو ختم کرنے کے لئے شروع کی گئی تھی۔
15. **سر سید احمد خان** نے علی گڑھ تحریک کا آغاز کیا۔
16. سر سید احمد خان نے ایک مشہور پمفلٹ **اسباب بغاوت ہند شائع کیا**۔

EDUCATION pakcity.org

17. **سر سید احمد خان** نے 1862ء میں غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی۔

18. **سر سید احمد خان** نے 1875ء میں علی گڑھ میں مسلم اینگلو اورینٹل اسکول قائم کیا۔

19. **محمد بن قاسم** نے سندھ فتح کیا اور برصغیر میں اسلام کو متعارف کرایا۔

20. علامہ اقبال نے **30 دسمبر 1930ء** کو الہ آباد میں دو قومی نظریہ پیش کیا۔

21. 1885ء میں **ایلن آکٹرین ہیوم** نے انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد رکھی۔

22. بنگال کا حصہ **1905 میں بنایا گیا تھا۔**

23. بنگال کی تقسیم **وائسرائے لارڈ کرزن نے کی تھی۔**

24. 1906ء **میں** مسلمانوں کے شملہ وفد کی قیادت **سر آغا خان** نے کی۔

25. مسلم لیگ کا قیام **1906ء میں عمل میں آیا۔**

26. بلوچستان میں مسلم لیگ **قاضی محمد عیسیٰ** نے قائم کی تھی۔

27. **سر آغا خان** مسلم لیگ کے پہلے صدر تھے۔

28. قائد اعظم 1934ء **میں مسلم لیگ کے تاحیات صدر بنے۔**

29. **گاندھی** جی نے سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز کیا۔

30. 23 مارچ 1942ء **کو کرپس مشن** ہندوستان آیا۔

31. آزادی ایکٹ 27 جولائی 1947 کو **منظور کیا گیا تھا۔**

32. **لارڈ ماؤنٹ بیٹن** ہندوستان کے پہلے گورنر جنرل تھے۔

33. **لارڈ ماؤنٹ بیٹن** ہندوستان کے آخری وائسرائے تھے۔

34. 1940ء میں **قائد اعظم** نے لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی۔

35. 1940ء **میں** قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔

36. کشمیری مسلمانوں کو 1948 میں کشمیر کا ایک تہائی علاقہ ملا۔

37. مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے درمیان **1948**، 1965 اور 1971 **میں تین جنگیں** لڑی گئیں۔

38. **1961 میں** پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ ہوا۔

باب#3

آئین

سوال-1:

آئین کیا ہے؟آئین کی اہمیت کو لکھیں۔

آئین

آئین کسی بھی ریاست کا سب سے بڑا قانون ہے۔ہر ریاست کا اپنا آئین ہوتا ہے۔آئین ریاست کے بنیادی ڈھانچے،اس کے اعضاء،مقننہ،ایگزیکٹواور عدلیہ اوران کے داخلی تعلقات کی وضاحت کرتا ہے۔

ایک آئین کی ضرورت ہے

آئین کی ضرورت کے لئے مندرجہ ذیل نکات ہیں۔

- یہ ہر ملک کے لئے ضروری ہے.
- یہ حکومتی امور کو سنبھالنے کے لئے قیادت فراہم کرتا ہے۔
- یہ کسی بھی ریاست کا بنیادی قانون ہے کیونکہ ہر ریاست کا اپنا آئین ہوتا ہے۔
- اس میں ریاست کے بنیادی ڈھانچے،اس کے اعضاء،مقننہ کے ایگزیکٹواور عدلیہ اوران کے داخلی تعلقات کی وضاحت کی گئی ہے۔

آسٹن کی تعریف

آسٹن آئین کی تعریف کواس طرح بیان کرتا ہے۔

قانون کی وہ شکل جو ریاست کے بنیادی ڈھانچے کو بیان کرتی ہے آئین کہلاتی ہے۔

آئین کی اہمیت

آئین کی اہمیت کو درج ذیل طور پر بیان کیا جاسکتا ہے:

سپریم قانون

آئین ہر ریاست کا سب سے بڑااور لازمی قانون ہے،جسے بھلایا نہیں جاسکتا۔

بنیادی قانون

آئین کسی بھی ریاست کا بنیادی قانون،قوانین اور روایات کا مجموعہ ہے جسے بھلایا نہیں جاسکتا۔

آئین ایک قانون کے طور پر

ہر فرد اور ادارہ ملک کے آئین کے ماتحت ہے۔

سنگین جرم

آئین کی پاسداری کرنا ہر شخص کا فرض ہے کیونکہ آئین کی خلاف ورزی سنگین جرم ہے۔

آئین سے وفاداری

ہر حکومت کو آئین پر عمل کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ وفادار رہنا چاہئے۔

حکومت کی ذمہ داری

ہر حکومت آئینی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنے فرائض اور فرائض سرانجام دیتی ہے۔

بنیادی آبجیکٹ

آئین حکومت کے بنیادی مقاصد اور ترجیحات کی وضاحت کرتا ہے۔

جذبات کی عکاسی کریں

آئین عوام کے جذبات اور احساسات کی عکاسی کرتا ہے۔

ریاست کی پالیسی

ریاست کی پالیسیاں اور قوانین آئین کی روشنی میں بنائے جاتے ہیں۔

غیر موجودگی افراتفری اور الجھن کا سبب بن سکتی ہے

آئین کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ ریاست میں افراتفری اور الجھن کا سبب بن سکتا ہے۔

حکومت کے اختیارات اور افعال

حکومت کے تین اہم اداروں کے اختیارات اور افعال کی وضاحت ملک کے آئین کی روشنی میں کی گئی ہے۔

اجارہ داری چیک کریں

آئین سرکاری اداروں یا ایجنسیوں کی اجارہ داری کو روک سکتا ہے۔

لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں

آئین لوگوں کے حقوق کا تحفظ کر سکتا ہے اور قانون کے سامنے لوگ برابر ہیں۔

قیام پاکستان کا بنیادی مقصد

www.pakcity.org

پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ لہٰذا پاکستان کے عوام اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔

قرارداد مقاصد کی نمایاں خصوصیات

سوال:2

مقصد کا حل

11 ستمبر 1948ء کو قائداعظم کی وفات کے بعد آئین کی تشکیل کی ذمہ داری پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کے کندھوں پر آگئی۔ یہ قرارداد مارچ 1949ء میں لیاقت علی خان کی قیادت میں پہلی دستور ساز اسمبلی نے منظور کی۔

قرارداد مقاصد کی نمایاں خصوصیات

قرارداد مقاصد کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

حاکمیت اللہ ہی کی ہے

قرارداد میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ پوری کائنات پر حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور پاکستان کے عوام کو ایک مقدس امانت کے طور پر استعمال کرنا ہے۔

وفاقی نظام

پاکستان میں وفاقی نظام حکومت متعارف کرایا جائے گا۔

اسلام کے سنہری اصول

جمہوریت، مساوات، آزادی اور سماجی انصاف کے اصولوں پر پوری طرح عمل کیا جائے گا جو اسلام نے طے کیے ہیں۔

عوام کی سپریم اتھارٹی

ریاست کی خود مختاری عوام کے منتخب نمائندے کے ذریعے قائم کی جائے گی۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی

مسلمانوں کو اسلام کی تعلیمات اور تقاضوں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ترتیب دینے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ

اقلیتوں کے آزادانہ طور پر اپنے مذہب پر عمل کرنے کے حقوق اور مفادات کا تحفظ کیا جائے گا۔

شہریوں کے مساوی حقوق

تمام شہری برابری کے اصول پر اپنے حقوق سے لطف اندوز ہوں گے۔

پسماندہ علاقوں کی ترقی

پسماندہ علاقوں کی ترقی اور ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

آزاد عدلیہ

عدلیہ آزاد ہوگی۔

قرارداد معروضی اور لیاقت علی خان

دستور ساز اسمبلی میں قرارداد پیش کرتے ہوئے لیاقت علی خان نے کہا:

انہوں نے کہا کہ جن نظریات نے پاکستان کے مطالبے کا وعدہ کیا تھا وہ ریاست کا اہم ستون بننے چاہئیں۔ جب ہم اسلامی معنوں میں جمہوریت کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو یہ زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔ اس کا تعلق نظام حکومت سے ہے اور ہمارے معاشرے میں اس کا جواز مساوی ہوگا کیونکہ اسلام کی سب سے بڑی خدمات میں سے ایک مردوں کی مساوات ہے۔

قرارداد مقاصد کی اہمیت

یہ قرارداد پاکستان میں آئین سازی کی تاریخ میں بنیادی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ 1956 کے پہلے آئین سے لے کر 1973 کے آئین (موجودہ آئین) تک جو بھی آئین بنایا گیا تھا وہ اسی معروضی قرارداد پر مبنی تھا۔ اس میں وہ اقدامات اور اصول شامل ہیں جو جدوجہد آزادی کے بنیادی مقصد یعنی پاکستان میں اسلامی معاشرے کے قیام کی تکمیل کے لیے اٹھائے جانے تھے۔ لہٰذا یہ پاکستان کی آئینی تاریخ میں ایک اہم دستاویز ہے۔ جب لیاقت علی خان نے امریکہ کا دورہ کیا تو نیو اورلینز میں اپنی تقریر کے دوران انہوں نے کہا،

"ہم خدا اور اس کی سپریم حاکمیت پر یقین رکھتے ہیں کیونکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ شہری زندگی میں ایک اخلاقی مواد اور اعلیٰ مقصد ہونا چاہیے۔ لیکن جمہوریت، سماجی انصاف، مواقع کی برابری اور تمام شہریوں کی نسل اور عقیدے سے قطع نظر قانون کے سامنے برابری بھی ہمارے عقیدے کے پہلو ہیں۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی

قرارداد مقاصد کی منظوری کے بعد پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے ایک "بنیادی اصولی کمیٹی" قائم کی جو قرارداد میں موجود رہنما اصولوں کے مطابق آئین کے لئے تجاویز پیش کرے گی۔

اخیر

مذکورہ بالا تمام اصول قرارداد مقاصد میں موجود تھے یہی وجہ ہے کہ اس قرارداد کو ملک کی آئینی تاریخ کا ایک اہم واقعہ سمجھا جاتا ہے۔ اسے تمام طبقوں کے لوگوں نے قبول کیا۔ اس نے 1956، 1962 اور 1973 میں منظور ہونے والے پاکستان کے مستقبل کے آئین کے لئے ایک رہنما لائن فراہم کی۔ یہ ایسے اصولوں پر مشتمل تھا جن سے پتہ چلتا ہے کہ آئین کا کردار اسلامی ہوگا۔

پاکستان میں آئین سازی کا ارتقاء

سوال:3

آئین کے معنی اور اہمیت

آئین ان بنیادی اصولوں اور قوانین کا مجموعہ ہے جو شہریوں کے حقوق، مختلف محکموں کے اختیارات اور ان کے باہمی تعلقات کی وضاحت کرتے ہیں۔ آئین کسی بھی ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ملک کے لوگوں کی زندگی اور حفاظت کے لئے ایک امانت کی طرح ہے۔ یہ شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور منظم انداز میں کسی ملک کے نظام کو چلانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کو اس وقت بہت کم تبدیلیوں اور ترامیم کے ساتھ نافذ کیا گیا تھا جب پاکستان نیا پیدا ہوا تھا۔ اس کا مقصد آئین بننے تک عارضی طور پر حکومت چلانا تھا۔ انڈیا ایکٹ انگریزی نے تیار کیا تھا اور یہ ہماری قومی ضروریات اور مفادات کے مطابق ہماری ضروریات کو پورا نہیں کر سکا۔

مقصد کا حل

پاکستان میں آئین سازی کی جانب پہلا قدم مارچ 1949 میں اٹھایا گیا جب ہماری پہلی قانون ساز کونسل نے قرارداد معروضی منظور کی۔ لیاقت علی خان پاکستان کے وزیر اعظم تھے۔ یہ قرارداد ہمارے آئین کی بنیاد ہے، کہا جاتا ہے کہ اللہ سب سے بڑی طاقت ہے اور پاکستان کے شہری اسے قرآن وسنت کی حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔ پاکستان میں ایسا کوئی آئین نافذ نہیں کیا جا سکتا جو اسلام کے احکامات کے خلاف ہو۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے قرآن وسنت کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا انتظام کرے۔

آئین کی تیاری

امید کی جا رہی تھی کہ قرارداد مقاصد کی منظوری کے بعد ڈیڑھ سال کے اندر اندر آئین نافذ کر دیا جائے گا لیکن بد قسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔ لیاقت علی خان کے قتل کے ساتھ ساتھ دیگر وجوہات بھی تھیں۔ پہلی قانون ساز اسمبلی نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا نام دیا۔ اس کے بجائے دیگر ذیلی کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئیں۔ لیکن مقصد حاصل نہیں ہوا اور آئین سازی کا عمل بہت سست ہو گیا۔

ثانوی قانون ساز اسمبلی

21 دسمبر 1954ء کو پاکستان کے گورنر جنرل غلام محمد نے قانون ساز اسمبلی تحلیل کر دی اور 1955ء میں دوسری قانون ساز اسمبلی کے انتخابات بالواسطہ طور پر منعقد ہوئے۔ اس نئی اسمبلی نے ایک بار پھر آئین سازی کا کام شروع کیا۔

www.pakcity.org

<u>1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات</u>

سوال:4

1956ء کا آئین

قانون ساز اسمبلی نے 1956 میں پہلا آئین تیار کیا جسے مارچ 1956 کو نافذ کیا گیا۔ اس وقت چوہدری محمد علی وزیر اعظم تھے۔ یہ آئین 7 اکتوبر 1958ء تک نافذ العمل رہا۔ 1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات

EDUCATION
pakcity.org

اسلامی جمہوریہ آف پاکستان

پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔

وفاقی پارلیمانی نظام

ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام متعارف کرایا گیا۔

اللہ کی حاکمیت

اس بات کی تصدیق کی گئی کہ تمام اختیارات اللہ کے پاس ہیں اور منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کیے جاتے ہیں۔

اسلام کے مطابق زندگی گزاریں

لوگوں کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے ضروری ماحول فراہم کیا گیا۔ اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی۔

شہریوں کا حق

شہریوں کو مکمل شہری حقوق کی ضمانت دی گئی۔

آزاد عدلیہ

عدلیہ کو آزادانہ کام کی ضمانت دی گئی تھی۔ ججوں کو خدمات کی سکیورٹی فراہم کی گئی۔

قومی زبانوں کے طور پر اردو اور بنگالی

اردو اور بنگالی کو 1956 کے آئین کے تحت قومی زبانوں کے طور پر اعلان کیا گیا تھا۔

تحریری آئین

1956ء کا آئین گھر میں لکھا گیا۔

آئین کی منسوخی

1956 کا آئین نو سال کی سخت محنت کے بعد منظور کیا گیا تھا لیکن متعدد وجوہات کی بنا پر یہ زیادہ دیر تک نہیں چل سکا اور اکتوبر 1958 کے آئین کو منسوخ کر دیا گیا۔ پاک فوج کے کمانڈر ان چیف جنرل محمد ایوب خان نے کابینہ اور وفاقی مقننہ کو تحلیل کر کے مارشل لاء نافذ کیا۔ انہوں نے صدر اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھالا۔

1962ء کے آئین کی اہم خصوصیات

سوال:5

1962ء کا آئین

صدر ایوب خان نے ایک آئینی کمیشن قائم کیا۔ اس کمیشن نے اپنی سفارشات بھیجی ہیں۔ ان سفارشات کے مطابق 8 جون 1962ء کو ایک نیا آئین تیار کیا گیا اور نافذ کیا گیا اور مارشل لاء ختم کر دیا گیا۔

1962ء کے آئین کی اہم خصوصیات

1962ء کے آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

تحریری آئین

آئین تحریری شکل میں تھا اور اس میں 250 دفعات اور 5 شیڈول شامل تھے۔

وفاقی آئین

آئین وفاقی نوعیت کا تھا۔

صدارتی طرز حکومت

پارلیمانی نظام کے بجائے صدارتی طرز حکومت نافذ کیا گیا۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

اسلامی مسائل

آئین میں مختلف اسلامی دفعات شامل کی گئیں یعنی اللہ کی حاکمیت اور عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے اقتدار کا استعمال۔ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نام دیا گیا۔ اس کا سربراہ لازمی طور پر مسلمان ہونا ضروری ہے۔

بنیادی انسانی حقوق

لوگوں کو بنیادی حقوق دیے گئے۔

قومی زبانیں

اردو اور بنگالی کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا گیا۔

1962ء کے آئین کی ناکامی

1968-69 میں ملک کی سیاسی جماعتوں نے ایوب خان اور صدارتی نظام کے خلاف تحریک شروع کی، پارلیمانی نظام اور جمہوری آئین نافذ کیا۔ یہ تحریک چند ماہ کے اندر بہت طاقتور ہو گئی اور ملک میں ہر طرف احتجاج دیکھنے کو ملا۔ اس صورت حال کے نتیجے میں 25 مارچ 1969ء کو صدر ایوب خان نے استعفیٰ دے دیا اور اپنے اختیارات کمانڈر ان چیف یحییٰ خان کو منتقل کر دیے۔ انہوں نے 1962 کے آئین کو منسوخ کر دیا اور ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔

www.pakcity.org

<u>1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات</u>

سوال:6

تعارف

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات مندرجہ ذیل ہیں جن کی بنیاد مندرجہ ذیل اصولوں پر ہے:

1. قرآن وسنت
2. اسلامی جمہوریہ آف پاکستان
3. پاکستان کو "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے نام سے جانا جائے گا۔
4. ریاست کا مذہب
5. اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہوگا۔
6. حاکمیت اللہ ہی کی ہے۔

EDUCATION pakcity.org

حاکمیت اللہ ہی کی ہے

پوری کائنات پر حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کی طرف سے انسانوں کو دیا گیا اختیار ایک مقدس امانت ہے جس پر پاکستان کے عوام قرآن وسنت کی مقرر کردہ حدود کے ساتھ عمل کریں گے۔

مسلمان کی تعریف

آئین میں مسلمان کی تعریف بھی دی گئی ہے۔ وہ شخص جو توحید یا اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔

ایک مسلمان کا صدر اور وزیر اعظم بننا

آئین میں کہا گیا ہے کہ صرف مسلمان ہی پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم منتخب ہوں گے۔ نان ان عہدوں پر فائز نہیں رہ سکتا تھا۔

اسلامی طرز زندگی

پاکستان کے مسلمانوں کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور بنیادی تصورات کے مطابق اپنی زندگیوں کو منظم کرنے کے قابل بنانے کے لئے اقدامات کیے جائیں گے۔

سماجی انصاف کا فروغ اور سماجی برائیوں کا خاتمہ

ریاست سماجی انصاف اور معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لئے ضروری اقدامات کرے گی اور جسم فروشی، جوا اور نقصان دہ منشیات کے استعمال، فحش لٹریچر اور اشتہارات کی چھپائی، اشاعت، گردش اور نمائش کی روک تھام کرے گی۔

قرآن مجید کی تعلیمات

ریاست کوشش کرے گی کہ قرآن اور اسلامیات کی تعلیمات کو لازمی بنایا جائے تاکہ عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی اور سہولت فراہم کی جاسکے۔

مسلم دنیا کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانا

ریاست اسلامی اتحاد کو فروغ دینے کے لئے مسلم ممالک کے مابین برادرانہ تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوشش کرے گی۔

اسلامی نظریاتی کونسل

اسلامی نظریاتی کونسل ہے جو اسلامی تعلیمات، ان کے نفاذ اور تبلیغ کے سلسلے میں حکومت کی رہنمائی کرے گی۔ اس کے چیئرمین اور ممبران کا تقرر صدر کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا مشورہ حکومت پر اندھا نہیں ہے پھر بھی کسی بھی حکومت کے لئے کسی بھی قانون کے بارے میں اس کی تجویز یا رائے کو نظرانداز کرنا یا اس پر نظرانداز کرنا آسان نہیں ہے۔

غلطی سے پاک قرآن کی اشاعت

حکومت قرآن پاک کی صحیح اور درست طباعت اور اشاعت کو یقینی بنانے کی کوشش کرے گی۔

اسلامی نظریے کو اجاگر کرنے اور فروغ دینے کا حلف

وفاقی اور صوبائی وزراء، قومی وصوبائی اسمبلیوں کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر، سینیٹ کے چیئرمین اور صوبوں کے گورنرز اور وزرائے اعلیٰ بھی اسلامی نظریے کے تحفظ اور تحفظ کا حلف اٹھاتے ہیں۔

احمدی ایک غیر مسلم اقلیت

1973ء کے آئین کی دوسری ترمیم کے مطابق قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ جو خود کو احمدی کہتے ہیں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

اخیر

1973ء کے آئین میں ریاستی پالیسی کے بنیادی اصولوں کو شامل کیا گیا اور اس آئین کے کردار کو بہتر بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ کوششیں کی گئیں۔ دیگر آئین کی طرح پاکستان کے 1973ء کے آئین میں بھی اسلامی نظریے کے تحفظ، ترویج اور نفاذ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

مختصر سوال وجواب

س.1 معروضی قرارداد کی چار خصوصیات لکھیں۔

جواب: 1۔ حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔ عدلیہ آزاد اور خود مختار ہو گی۔ شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی۔

سوال نمبر2: 1956ء کے آئین کی چار خصوصیات لکھیں۔

جواب 1۔ یہ ایک تحریری آئین تھا۔ ملک میں قرآن وسنت کے منافی کوئی قانون نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ صدر مسلمان ہو گا۔ 4. پارلیمانی طرز کی حکومت تجویز کی گئی تھی۔

سوال نمبر3: 1952ء کے آئین کے اسلامی جلوس تحریر کریں۔

جواب 1۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہو گا۔ صدر مسلمان ہو گا۔ 3. موجودہ قوانین کو اسلامی نوعیت کا بنایا جائے گا۔ قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون قابل قبول نہیں ہو گا۔

سوال نمبر4: 1962ء کے آئین کی چار خصوصیات لکھیں۔

جواب 1۔ یہ ایک تحریری آئین تھا۔ یک ایوانی مقننہ کی تجویز دی گئی۔ اس کا مطلب صرف ایک ایوان ہے جسے قومی اسمبلی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ صدر پانچ سال کے لئے ریاست کا سربراہ ہو گا۔ اردو اور بنگالی کو قومی زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

سوال نمبر5: 1962ء کے آئین میں چار اسلامی دفعات لکھیں۔

جواب: ریاست کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہو گا۔ صرف ایک مسلمان ہی پاکستان کا صدر بن سکتا ہے۔ قرآن اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا۔ صدر مملکت "اسلامی نظریاتی کونسل" کا تقرر کریں گے۔

سوال نمبر6: مشرقی پاکستان کے سقوط کے چار اسباب لکھیں۔

جواب:

1۔ مشرقی اور مغربی پاکستان ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر واقع تھے۔ دونوں بازوؤں کا سماجی ڈھانچہ مختلف تھا۔ دونوں مختلف زبانیں بولتے تھے۔ مشرقی پاکستان میں بنگالی بولی جاتی تھی۔ بنگالی ہندو اساتذہ مشرقی پاکستانی طالب علموں کو منفی سوچ کے باوجود پڑھاتے ہیں۔

سوال نمبر7: 1973ء کے آئین کی چار خصوصیات لکھیں۔

جواب: صدر کی عمر 45 سال سے کم نہ ہو۔ حکومت کی پارلیمانی شکل قائم کی گئی تھی۔ وزیر اعظم کا انتخاب قومی اسمبلی کی اکثریت سے کیا جائے گا۔ اردو کو پاکستان کی قومی زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

سوال نمبر8: 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات لکھیں۔

جواب 1. ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔

صدر اور وزیر اعظم مسلمان ہونا چاہئے۔ تمام قوانین اسلامی تھے۔ اسلامی اصولوں کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جاسکتا۔

سوال نمبر9: پاکستان کی ترقی میں ایک شہری کو کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟

جواب: جواب۔ ایک اچھے شہری کو پاکستان کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل فرائض ادا کرنے چاہئیں۔ اسے معاشی ترقی کے لئے سخت محنت کرنی چاہئے۔ اسے ایک محب وطن شہری ہونا چاہئے۔ وہ اچھی طرح سے تعلیم یافتہ ہونا چاہئے۔ 4. انہیں پاکستانی شہری کہلانے پر فخر ہونا چاہیے۔

<u>خالی جگہوں کو پر کریں</u>

1. آئین کسی بھی ریاست کا سپریم قانون ہے۔
2. آئین کسی بھی ریاست کا بنیادی قانون ہے۔
3. ہر حکومت آئینی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنے فرائض اور فرائض سرانجام دیتی ہے۔
4. پاکستان کی آزادی کے بعد، گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935، کچھ ترامیم کے ساتھ، پاکستان نے منظور کیا۔
5. قائداعظم 11 ستمبر **1948**ء کو وفات پا گئے۔
6. قرارداد مقاصد مارچ 1949ء میں لیاقت علی خان کی قیادت میں پہلی دستور ساز اسمبلی نے منظور کی۔
7. 21 دسمبر 1954ء کو پاکستان کے گورنر جنرل **غلام محمد نے** قانون ساز اسمبلی تحلیل کر دی۔
8. پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956 کو **نافذ کیا گیا تھا۔**
9. پاکستان کو 1956 میں پہلے آئین کے تحت **اسلامی جمہوریہ** قرار دیا گیا تھا۔
10. اکتوبر 1958 میں پاکستان آرمی کے کمانڈران چیف جنرل محمد ایوب خان نے 1956 کے آئین کو منسوخ کر دیا۔
11. ایک نیا آئین تیار کیا گیا جسے صدر ایوب خان نے **8 جون 1962 کو نافذ کیا۔**
12. 1962ء **کے آئین کے مطابق پاکستان کا سربراہ لازمی طور پر مسلمان ہونا چاہیے۔**
13. اردو اور بنگالی کو 1962 کے آئین کے تحت پاکستان کی **قومی زبانیں** قرار دیا گیا تھا۔
14. 25 مارچ 1969 کو **صدر ایوب خان** نے استعفیٰ دے دیا اور اپنے اختیارات کمانڈران چیف یحییٰ خان کو منتقل کر دیے۔
15. 1973ء کا آئین **14 اگست 1973ء کو نافذ العمل ہوا۔**

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

باب#4

پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت

سوال:1

پاکستان کا محل وقوع

پاکستان 23 ڈگری.30 شمال سے 37 ڈگری شمالی طول بلد اور 61 ڈگری مشرق سے 77 ڈگری مشرقی طول بلد کے درمیان واقع ہے۔ چین پاکستان کے شمال میں جبکہ افغانستان اور ایران اس کے مغرب میں واقع ہیں۔ مشرق میں ہندوستان اور جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔

محل وقوع کی اہمیت

پاکستان کا محل وقوع نہ صرف دنیا میں منفرد ہے بلکہ جنوبی ایشیا میں بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان مشرق کو مغرب سے جوڑتا ہے۔ پاکستان کے کچھ اہم ہمسایہ ممالک درج ذیل ہیں۔

چین

چین کی سرحد کے ساتھ پاکستان کا 600 کلومیٹر طویل علاقہ ہے۔ دونوں ممالک کے ایک دوسرے کے ساتھ سیاسی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات ہیں۔ گلگت اور ہنزہ سے گزرنے والی ایک سڑک چین کے شہر کشمیر تک جاتی ہے۔ یہ سڑک قراقرم کے پہاڑوں کی سخت چٹانوں کو کاٹتے ہوئے بنائی گئی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان ہیوی مشین انڈسٹری اور کئی دیگر شعبوں میں قریبی تعاون ہے۔ ریشم، کپڑا، مشینیں وغیرہ چین سے درآمد کی جاتی ہیں۔

وسطی ایشیائی اسلامی ممالک

پاکستان کے وسطی ایشیائی اسلامی ممالک کے ساتھ مذہبی، ثقافتی اور معاشی تعلقات ہیں۔ پاکستان واحد ملک ہے جو انہیں قریب ترین سمندری راستہ اور نقل و حمل کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہ ممالک پاکستان کے شمال مغرب میں واقع ہیں۔

افغانستان

افغانستان پاکستان کے مغرب میں واقع ہے۔ جب انگریزوں نے برصغیر کا کنٹرول حاصل کیا تو 1893 میں افغانستان کے ساتھ ایک معاہدے کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان مستقل سرحد کو نشان زد کیا گیا جسے ڈیورنڈ لائن کہا جاتا ہے۔ یہ لائن پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کے ساتھ تقریباً 2240 کلومیٹر لمبی ہے۔ دونوں ممالک کے مذہبی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات پرانے ہیں۔

ایران

پاکستان کے مغرب میں صوبہ بلوچستان کے ساتھ ایران کی سرحد ہے۔ یہ ہمارا اسلامی برادر ملک ہے۔ ایران وہ پہلا ملک تھا جس نے 1947 میں پاکستان کے وجود کو تسلیم کیا۔ ایران نے سیاسی اور تجارتی معاہدے کیے ہیں جنہیں آر سی ڈی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کا نام ای سی او ہے جس کا مطلب معاشی تعاون کے لئے نظم و ضبط ہے۔ ایران نے 1965 اور 1971 کی جنگوں کے دوران کھل کر پاکستان کی مدد کی۔ ضرورت کی ہر گھڑی میں پاکستان ایران کے ساتھ اپنی دوستی کا ثبوت دیتا ہے۔ ایران میں بادشاہت کے خاتمے تک اسلامی انقلاب آچکا ہے۔ اس کے پاکستان کے ساتھ بھی بہتر تعلقات ہیں۔

ہندوستان

ہندوستان پاکستان کے مشرق میں ایک ہندو ملک ہے۔ان ممالک کے درمیان 1600 کلو میٹر کی مشترکہ سرحد ہے۔دونوں ممالک کشمیر سمیت اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اسی دشمنی کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان 1948، 1965 اور 1971 کی جنگیں لڑی جاچکی ہیں۔پچھلی جنگ میں ہمارا ایک بازو مشرقی پاکستان اسی دشمنی کی وجہ سے ہم سے الگ ہو گیا تھا۔بھارت ہمیشہ ایک سپر پاور کے تعاون سے سازشوں میں مصروف رہتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دونوں ممالک کی فلاح و بہبود کے لئے بہتر ہے کہ خوشگوار شرائط تیار کی جائیں۔ہندوستان میں پندرہ کروڑ مسلمان رہتے ہیں۔ان کی حفاظت بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔

بحیرہ عرب کے ذریعے تجارت

بحیرہ عرب بحر ہند میں ہے۔مشرق اور مغرب کے درمیان زیادہ تر تجارت بحر ہند کے ذریعے ہوتی ہے۔پاکستان بحیرہ عرب کے ذریعے خلیج فارس کے مسلم ممالک سے جڑا ہوا ہے۔یہ سبھی تیل سے مالا مال ہیں۔کراچی میں بن قاسم اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔اس حوالے سے جنوب مشرقی ایشیائی مسلم ممالک (انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی، دارالسلام) اور جنوبی ایشیائی مسلم ممالک (بنگلہ دیش، مالدیپ اور سری لنکا) اہم ہیں۔لہٰذا پاکستان کی دنیا میں ایک اہم تزویراتی حیثیت ہے۔

<u>پاکستان کے پہاڑی سلسلے</u>

سوال:2

تعارف

پاکستان کی مادی خصوصیات ہر جگہ ایک جیسی نہیں ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کی سرزمین مختلف خطوں میں اپنی نوعیت سے مختلف ہے۔بلند و بالا پہاڑوں کی زنجیریں ہیں جو سال بھر برف سے ڈھکی رہتی ہیں اور زرخیز زمینیں اور سرسبز وادیاں بھی ہیں۔پاکستان میں وسیع و عریض صحرا بھی ہیں۔پاکستان کے تین ریلیف (فزیکل فیچرز) ہیں۔پہاڑ 2. میدان 3. سطح مرتفع

پہاڑوں

زمین کا وہ حصہ جو سطح سمندر سے تقریباً 3000 فٹ بلند ہے اور اس کی چوڑی بنیاد، ڈھلوان اور تنگ چوٹی ہے اسے پہاڑ کہا جاتا ہے۔پاکستان میں پہاڑی سلسلوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔شمالی پہاڑی سلسلہ 2. مغربی پہاڑی سلسلہ

1. شمالی پہاڑی سلسلہ

اس سلسلے میں ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکش کے پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔

ہمالیہ رینج

ہمالیہ پاکستان کے زیادہ تر حصوں سے شمال کی طرف گھرا ہوا ہے۔ہمالیہ کا مطلب ہے "برف کا گھر"۔یہ پہاڑ گلگت تک پھیلے ہوئے ہیں۔اس کے ایک چوٹی کے پہاڑ کا نام نانگا پربت ہے۔اس کی اونچائی 8,126 میٹر ہے۔ہمالیہ کی زنجیر ہمارے میدانی علاقوں کو مشرق وسطیٰ کی سرد ہواؤں سے بچاتی ہے۔وہ بحیرہ عرب اور خلیج بنگال سے مون سون کو بھی روکتے ہیں اور بارش کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ان کی بلند ترین چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی ہیں۔جب موسم بہار اور موسم گرما میں برف پگھلتی ہے تو ہمارے دریاؤں کو وافر مقدار میں پانی فراہم کیا جاتا ہے۔جنوب میں ان کی ڈھلوانوں پر قیمتی لکڑی کا جنگل ہے۔مری، نتھیا گلی، ایبٹ آباد اور وادی کاغان جیسے پاکستان کے سیاحتی مقامات بھی انہی سلسلوں میں واقع ہیں۔ہزاروں لوگ تفریح کے لیے یہاں آتے ہیں۔وادی کشمیر ان پہاڑی سلسلوں کے وسط میں ہے جسے زمین پر جنت سمجھا جاتا ہے۔

قراقرم رینج

قراقرم ہمالیہ کے شمال میں واقع ہے جس میں شمالی کشمیر اور گلگت کے علاقے واقع ہیں۔قراقرم رینج کی اوسط اونچائی 7,000 میٹر ہے۔اس کی بلند ترین چوٹی کے ٹو ہے جو 8.611 میٹر بلند ہے۔اس کے ہمسایہ پہاڑوں کی چوٹی سال بھر برف سے ڈھکی رہتی ہے۔لیکن موسم گرما میں معمول کی زندگی شروع ہو جاتی ہے اور لوگ اپنی روزی کمانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔نہریں تیزی سے بہہ رہی

ہیں اور سبز گھاس اگتی ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ پاکستان اور چین کے درمیان واقع ہے۔ یہاں دریائے ہنزہ کے کنارے شاہراہ قراقرم (کے کے ایچ) تعمیر کی گئی ہے جس کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان تجارت میں بہت ترقی ہوئی ہے۔

شمال مغربی پہاڑی سلسلہ

ہندوکش رینج

ہندوکش پہاڑی سلسلہ قراقرم رینج کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ اس سلسلے کے زیادہ تر پہاڑ افغانستان میں ہیں۔ اس رینج کی سب سے اونچی چوٹی تیریچمیر ہے جو 7690 میٹر اونچی ہے۔ اس سلسلے میں چترال اور ہرن واقع ہیں۔ یہ پہاڑ پاکستان اور بھارت میں گرمیوں کے موسم میں ٹین کا منبع بن جاتے ہیں۔

2. مغربی پہاڑی سلسلے

کوہ صفین

درہ خیبر دریائے کابل کے جنوب میں واقع ہے جو کابل سے پشاور کو ملاتا ہے یہ درہ تجارت کا ایک پرانا راستہ ہے۔ پرانے زمانے میں تمام حملہ آور اس درے کے ذریعے برصغیر میں داخل ہوئے جو 53 کلو میٹر طویل ہے۔ پشاور چھاؤنی درہ خیبر کے قریب واقع ہے اور کوہ صفید اس درہ کے جنوب میں واقع ہے۔ اس کا اوسط حصہ سال بھر برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے کوہ صفید کہا جاتا ہے۔ دریائے کرم اس کے جنوب میں بہتا ہے۔ افغانستان کے ساتھ تجارت درہ کرہی کے ذریعے کی جاتی ہے۔

کوہاٹ اور وزیرستان کی پہاڑیاں

کوہاٹ اور وزیرستان کی پہاڑیاں دو دریاؤں گومل اور کرم کے درمیان واقع ہیں۔ یہ پہاڑی سلسلہ شمال۔ جنوب سمت میں پھیلا ہوا ہے۔ دریائے توچی اس سلسلے کا ایک اہم دریا ہے۔ ان پہاڑوں سے گزرنے والے بہت سے راستے ہیں۔ یہ گزر گاہیں پاکستان اور افغانستان کے درمیان ثقافتی اور تجارتی تعلقات کو فروغ دیتی ہیں۔ ان پہاڑیوں میں توچی اور کرم درے واقع ہیں۔

سلیمان رینج

کوہ سلیمان دریائے گورنال کے جنوب میں واقع ہے۔ بلند ترین چوٹی تخت سلیمان ہے جو 3500 میٹر بلند ہے۔ یہ ایک بنجر زمین ہے۔ یہ سیلاب کی وجہ سے تباہ ہو جاتا ہے۔ حکومت اونچی حدود تعمیر کر کے سیلاب پر قابو پاتی ہے۔ اہم مقام بولان ہے جس پر دریائے بولان واقع ہے۔ اس راستے سے گزرتے ہوئے ریلوے لائن سبی سے گزر کر کوئٹہ پہنچتی ہے۔

Kirthar رینج

یہ قراقرم رینج کے جنوب میں ہے جو اونچا اور خشک ہے۔ کیرتھر رینج کا زیادہ سے زیادہ ہائیٹ 2150 میٹر ہے۔ اس کے جنوب میں حب اور لیاری کا بہاؤ ہے جو کراچی کے مقام پر بحیرہ عرب میں گرتا ہے۔

نمک کی حد

سالٹ رینج کا سلسلہ دریائے جہلم کے کنارے ٹیلا جوگیاں اور بکرالہ کی پہاڑیوں کے پہاڑوں سے شروع ہوتا ہے۔ یہ زنجیریں دریا کے کنارے کچھ فاصلے تک چلتی ہیں اور پھر بنوں سے گزرنے کے بعد مغرب میں سلیمان پہاڑ سے ملتی ہیں۔ سلاٹ رینج کا اوسط ہیگ 700 میٹر ہے۔ ضلع سکیسر میں اس کا حجم 1500 میٹر تک پہنچ جاتا ہے۔ دریائے سوان اس علاقے کا مشہور دریا ہے۔

پاکستان کے میدانی علاقے

سوال:3

میدانی علاقہ

یہ میدان سلات رینج کے جنوب میں اور سلیمان رینج اور کرتھر پہاڑ کے مشرق میں پھیلا ہوا ہے جو بحیرہ عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ علاقہ دریائے سندھ، راوی، جہلم، ستلج اور چناب سے سیراب ہوتا ہے۔ اس لیے اسے سندھ کا میدان کہا جاتا ہے۔ مٹھن کوٹ کا نقطہ باقی تمام لوگ دریائے سندھ سے ملتے ہیں۔ مٹھن کوٹ کے اوپر کے میدان کو بالائی سندھ کا میدان کہا جاتا ہے۔ دریائے سندھ کا بالائی حصہ دریاؤں کی مٹی سے بنا ہے۔ لہذا یہ بہت زرخیز ہے۔ اس میں چند بارشیں ہوتی ہیں۔ اس علاقے میں نہروں کا ایک طویل سلسلہ پھیلا ہوا ہے جو دنیا میں منفرد ہے۔ ان اثرات کی وجہ سے یہاں اچھی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس میدان میں چنیوٹ اور سانگلہ ہل کے قریب کچھ پہاڑیاں نظر آتی ہیں۔ یہ اتنے اونچے نہیں ہیں کہ آبپاشی کے لئے سڑکوں اور نہروں میں رکاوٹ پیدا کریں۔ دریائے جہلم کے مغرب میں تھائی لینڈ کا صحرا ہے۔ یہ اب جزیا بیراج سے آنے والی نہروں سے سیراب ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے تھائی لینڈ کا ایک بڑا حصہ آباد ہو گیا ہے۔ اس علاقے میں بہت سے دوآبا ہیں، مثال کے طور پر بان دوآب، سنگھ، ساگر دوآب، ضلع ملتان میں نیلی بار اور ساہیوال، گنجی بار اور کروٹا بار۔ جیسے ہی ہم چلے گئے میدان بلند سے بلند تر ہوتا گیا۔ یہ علاقہ دراس کہلاتا ہے۔ دراس کے شمال میں بنوں اور پشاور کے میدانی علاقے بہت زرخیز ہیں۔ نہروں اور ٹیوب ویلوں کی وجہ سے یہاں اچھی فصلیں پائی جاتی ہیں۔ اس خطے کی اہم فصلیں گیہوں، چاول، کپاس، گنے، تمباکو اور تیل کے بیج ہیں۔

زیریں سندھ کا میدان

بحیرہ عرب تک میزان کوٹ کے جنوب میں واقع علاقے کو زیریں سندھ میدان کہا جاتا ہے۔ اس میں صوبہ سندھ کا زیادہ تر حصہ شامل ہے۔ یہ میدان بہت زرخیز ہے۔ سندھ کے شمال میں کئی نہریں کھودی گئی ہیں جن کی وجہ سے اچھی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس خطے کے لوگ دن بدن امیر ہوتے جا رہے ہیں۔ سندھ کا وسطی حصہ نہروں سے کافی حد تک سیراب ہوا ہے لیکن مشرقی حصہ اب بھی صحرائی ہے۔ اسے تھر کا صحرا کہا جاتا ہے اس خطے کی ترقی کے لیے بہت سے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ ٹھٹھہ کے قریب ریور انڈس ڈیلٹا بنانا شروع کرتا ہے اور کئی شاخوں میں تقسیم ہوتا ہے جو بعد میں بحیرہ عرب میں گرتے ہیں۔ برسات کے موسم میں اس کا زیادہ تر حصہ پانی سے بھر جاتا ہے اور بڑی تباہی لاتا ہے۔

صحرا

پاکستان کا جنوب مشرقی حصہ صحراؤں پر مشتمل ہے۔ اس علاقے میں بہاولپور، سکھر، خیرپور، سانگھڑ، میرپور خاص اور تھرپارکر شامل ہیں۔ پاکستان کے اہم صحرا درج ذیل ہیں۔

چولستان

بہاولپور میں واقع علاقہ چولستان کہلاتا ہے۔

خاران

یہ صحرا صوبہ بلوچستان کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ جسے صحرائے خاران کہا جاتا ہے۔ کم بارش کی وجہ سے صحرا غیر آباد اور بنجر ہیں۔

ساحلی میدان

پاکستان کے ساحلی میدان کی لمبائی تقریبا 700 کلومیٹر ہے جو سندھ کی سرحد سے شروع ہو کر مغرب میں پاکستان اور ایران پر ختم ہوتی ہے۔ پاکستان کے ساحلی علاقے اپنی جغرافیائی صورتحال کی وجہ سے بہت اہم ہیں۔ اس کے علاوہ سمندر میں معدنی تیل کے امکان نے ساحلی علاقوں کی اہمیت میں اضافہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت ان علاقوں کی ترقی کو زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔

سطح مرتفع

وہ علاقہ جو پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے اور طاس کے میدانوں اور الگ تھلگ میدانوں پر مشتمل ہے اسے سطح مرتفع کے نام سے جانا جاتا ہے۔

پوٹھوہار سطح مرتفع

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

پوٹھوہار سطح مرتفع کے شمال میں کالاچٹااور مارگلہ کی پہاڑیاں ہیں۔سالٹ رینج کے جنوب میں مشرق میں دریائے جہلم اور مغرب میں دریائے سندھ بہتا ہے۔سالٹ رینج کا سلسلہ دریائے جہلم کے کنارے ٹیلاجوگیاں اور بکرالہ کی پہاڑیوں کے پہاڑوں سے شروع ہوتا ہے۔یہ زنجیریں دریا کے کنارے کچھ فاصلے تک چلتی ہیں اور پھر بنوں سے گزرنے کے بعد مغرب میں سلیمان پہاڑ سے ملتی ہیں۔ سالٹ رینج کی اوسط اونچائی 700 میٹر ہے۔ضلع سکسار میں اس کی اونچائی 1500 میٹر ہو جاتی ہے۔یہ یہاں خوشگوار موسم کی وجہ ہے۔اگرچہ نمک کی رینج کے پہاڑ بنجر ہیں لیکن معدنی دولت سے بھرے ہوئے ہیں جہاں نمک، جپسم، کیلشیم کے پتھر اور کوئلے کے ذخائر موجود ہیں۔نمک کی مشہور کھیوڑہ کان بھی یہاں ہے۔نمک رینج کے شمال میں پوٹوار کا سطح مرتفع ہے جس کی اونچائی 300-600 میٹر ہے۔یہاں کی زمین خشک اور پتھریلی ہے۔ مخصوص جگہ پر کاشت کی جاتی ہے۔ یہاں کرسون تیل کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔یہاں دو اہم دریا بہتے ہیں۔ان میں دریائے سوان سب سے بڑا دریا ہے۔اس کی وادی کو وادی سوان کہا جاتا ہے اور یہ قدیم تہذیب کے لیے مشہور ہے۔دوسرے دریا کا نام دریائے ہرڈ ہے۔یہ دونوں دریا مشرق سے مغرب کی طرف بہتے ہیں اور دریائے سندھ میں گرتے ہیں۔

بلوچستان کا سطح مرتفع

یہ سطح مرتفع بلوچستان کے ساحلی علاقے مکران کے جنوب میں واقع ہے۔سیال رینج، وسطی مکران رینج اس رینج اہم ہیں۔وہاں کی اونچائی آہستہ آہستہ 300 میٹر سے بڑھ کر 2000 میٹر ہو جاتی ہے۔ بلوچستان کے سطح مرتفع کے شمال میں چاغی رینج ہے۔ مشہور کھوجک پاس اسی رینج میں ہے۔ٹوبہ کاکڑ بلوچستان کے شمال مشرق میں واقع ہے۔اس رینج کی اوسط اونچائی 3000 میٹر ہے۔بلوچستان کے شمال مغرب میں نمک کی جھیلیں ہیں۔مشہور دریائے حمون مشخیل، دریائے گومل، ژوب اور ہنگول اہم ہیں۔یہ سطح مرتفع قیمتی دھاتوں سے بھرا ہوا ہے۔یہاں تیل کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔سوئی گیس اس کے جنوبی حصے سے کھدائی کی جاتی ہے جو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور پاکستان اپنی ترقی کے لئے بڑی حد تک اسی پر منحصر ہے۔یہاں کوئلے، لوہے اور کرومائٹس اور تانبے کے ذخائر بھی موجود ہیں۔

پاکستان کے آب وہوا کے علاقے

سوال:4

آب وہوا

کسی ملک کی آب وہوا اس کے موسمی حالات کے طویل مطالعہ پر مبنی ہے۔ پاکستان سرطان کے شمال میں واقع ہے۔پاکستان ایک سب ٹراپیکل ملک ہے۔پاکستان کے میدانی علاقوں میں جنوری کا اوسط درجہ حرارت 4 ڈگری سینٹی گریڈ اور اسی مہینے کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے جبکہ جون/جولائی کے مہینے میں کم سے کم درجہ حرارت 30 ڈگری سینٹی گریڈ اور اسی مہینے میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 48 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔سبی اور جوکوآباد کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت تقریبا 52 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔

آب وہوا کے عناصر

آب وہوا کے سب سے اہم عناصر درجہ حرارت، دباؤ، ہوائیں، بارش اور نمی وغیرہ ہیں۔

پاکستان کی صورت حال

پاکستان سرطان کے شمال میں واقع ہے۔پاکستان ایک سب ٹراپیکل ملک ہے۔یہ مون سون کے علاقے کے مغربی حصے میں واقع ہے۔پاکستان کے شمال میں کچھ علاقے گرم اور دھند کا شکار ہیں جبکہ پہاڑی علاقوں میں پہاڑی قسم کی آب وہوا پائی جاتی ہے۔

پاکستان کو اس کی آب وہوا کی بنیاد پر مندرجہ ذیل خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔سب ٹراپیکل کانٹیننٹل ہائی لینڈ 2. ذیلی ٹراپیکل براعظم سطح مرتفع 3. سب ٹراپیکل کانٹیننٹل نشیبی علاقے 4. سب ٹراپیکل کوسٹ لینڈ

1. ذیلی ٹراپیکل کانٹیننٹل ہیگلنڈ

اس میں پاکستان کے شمالی پہاڑی سلسلے (بیرونی اور وسطی ہمالیہ)، شمال مغربی پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔ (وزیرستان، ژوب اور لورالائی) اور بلوچستان کے پہاڑی سلسلے (کوئٹہ، سرہ وافٹ، وسطی مکران اور جلوان)۔ یہاں موسم سرما انتہائی سرد ہوتا ہے، عام طور پر برف باری ہوتی ہے۔ گرمیوں کا موسم کافی ٹھنڈا ہوتا ہے اور بہار اور سردیوں کے موسم میں زیادہ تر دھند اور بارش ہوتی ہے۔

2.ذیلی ٹراپیکل براعظم سطح مرتفع

اس آب وہوا کے علاقے میں بلوچستان کے زیادہ تر حصے شامل ہیں۔ مئی سے ستمبر کے وسط تک گرم اور گرد آلود ہوائیں مسلسل چلتی رہتی ہیں۔ سبی اور جیکب آباد اسی علاقے میں واقع ہیں۔ جنوری اور فروری کے مہینے میں (عام طور پر ۵ سینٹی میٹر) کچھ بارش ہوتی ہے۔ انتہائی گرم، خشک اور گرد آلود ہوائیں اس خطے کی اہم خصوصیات ہیں۔

3.ذیلی ٹراپیکل براعظم نشیبی علاقے

اس آب وہوا والے علاقے میں بالائی سندھ کا میدان (صوبہ پنجاب) اور زیریں سندھ کا میدان (صوبہ سندھ) شامل ہیں۔ موسم گرما بہت گرم ہے. پنجاب کے شمالی حصے میں کم بارش ہوتی ہے۔ موسم سرما میں بارش کی صورتحال بھی ایسی ہی ہے۔ تھائی لینڈ میں کچھی، سبی اور جنوب مشرق کے میدانی علاقے خشک اور صحرا میں ایک بڑا علاقہ ہے۔ موسم گرما کے دوران پشاور کے میدانی علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ بارش اور گرد وغبار کا طوفان آتا ہے۔

4.سب ٹراپیکل کوسٹ لینڈ

اس آب وہوا کے علاقے میں صوبہ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے یا پاکستان کا جنوبی حصہ شامل ہیں۔ درجہ حرارت معتدل ہے۔ زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت کے درمیان فرق کم ہے. موسم گرما میں سمندری ہوا کا بہاؤ رہتا ہے اور نمی زیادہ ہوتی ہے۔ سالانہ اوسط درجہ حرارت 32 ڈگری سینٹی گریڈ ہے اور بارش 18 سینٹی میٹر ہے۔ مئی اور جون ایماندار مہینے ہیں۔ لسبیلہ کے میدانی علاقوں میں موسم گرما اور موسم سرما دونوں میں بارش ہوتی ہے۔ پاکستان مون سون قسم کی آب وہوا میں واقع ہے۔ درجہ حرارت میں انتہائی تغیرات ہوتے ہیں۔ پاکستان کا ایک بڑا حصہ سمندر سے بہت فاصلے پر واقع ہے۔

www.pakcity.org

آب وہوا کے اثرات

سوال:5

انسانوں کی آب وہوا کے اثرات

آب وہوا کے اثرات بہت زیادہ ہیں. کسی بھی ملک کا لباس، طرز زندگی، خوراک، پیشے، ڈرامے، رسم ورواج اور معاشی زندگی اس کی آب وہوا اور موسم کے دیگر حالات پر منحصر ہوتی ہے۔ پاکستان رقبے کے لحاظ سے بہت وسیع ہے اس لیے مختلف خطوں کی آب وہوا میں بہت فرق ہے، آب وہوا کے اس فرق کی وجہ سے پاکستانی عوام کے مشاغل، پیشوں اور طرز زندگی میں بہت فرق ہے۔

شمالی پہاڑی علاقہ اور سردیوں کا موسم

شمال میں بہت سردی ہے اور درجہ حرارت نقطہ انجماد 0 ڈگری سینٹی گریڈ سے نیچے گرجاتا ہے اور کچھ علاقوں میں برفباری ہوتی ہے۔ ان علاقوں میں سردی نے انسانی اور جانوروں کی زندگیوں کو متاثر کیا ہے۔ سردیوں میں گھاس اور دیگر پودوں کی نشوونما رک جاتی ہے۔ گھاس کو برف سے دبایا جاتا ہے۔ درختوں کے پتے گرتے ہیں اور یہ علاقہ برف سے ڈھکا ہوا ہے۔ کچھ جگہوں پر ندی اور تالاب کا پانی بھی جم جاتا ہے۔

کام کی سرگرمی

اس سردی میں لوگ اپنا ایک سائیڈ ورک چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے گھروں میں ٹھہرتے ہیں۔ برفباری کی وجہ سے راستے بند ہونے کی وجہ سے نہ تو کوئی کھیل ہے اور نہ ہی کوئی مصروفیت ہے۔ یہاں کے لوگ اس مدت کے لئے اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے کھانا اور ضرورت کی دیگر چیزیں جمع کرتے ہیں۔ اس علاقے کے زیادہ تر لوگ میدانی علاقوں میں جاتے ہیں اور موسم گرما میں واپس آتے ہیں۔

شمالی پہاڑی علاقہ اور موسم گرما

موسم گرما کی آمد سے یہاں کی حالت بدل جاتی ہے۔گھاس اور درختوں کی افزائش سے علاقے سر سبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔موسم خوشگوار ہو جاتا ہے۔صاف پانی اور چشموں کے چشمے اس خطے کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔

کام کی سرگرمی

موسم گرما میں ہر جگہ ایک بڑی سرگرمی ہوتی ہے۔لوگ گھر سے باہر اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔آبپاشی کا آغاز ہوتا ہے اور بچے جوان اپنے کام میں سرگرم نظر آتے ہیں تاکہ وہ موسم سرما سے پہلے اپنی فصلیں حاصل کر سکیں۔تجارت اور دیگر مصروفیات شروع ہو جاتی ہیں۔ہر کوئی سردیوں کے موسم کے لئے کچھ بچانے کی کوشش کرتا ہے.

غیر ملکی نوکریاں

ان علاقوں کے لوگ محنتی، بہادر اور مضبوط ہیں۔چونکہ شمالی پہاڑی علاقوں میں ملازمتیں کم ہیں اس لئے لوگوں کی ایک بڑی تعداد نہ صرف پاکستان کے مختلف حصوں میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ملازمت کرتی ہے۔وہ محنت سے نہ صرف اپنی روزی روٹی کماتے ہیں بلکہ پاکستان میں زرمبادلہ بھی لاتے ہیں۔

مسلح افواج میں نوکریاں

یہ لوگ اپنی بہادری کی وجہ سے پاک فوج میں فعال کردار ادا کرتے ہیں اور جنگوں میں نام کماتے ہیں۔

بھاری لباس

شدید سردی کی وجہ سے اس علاقے کے لوگ بھاری اور ریشمی لباس پہنتے ہیں۔

محنتی

شمالی پہاڑی علاقے کے جنوب میں پاکستان کا وسیع میدانی علاقہ ہے۔اس میدان کی آب وہوا بہت شدید ہے۔یہ سردیوں میں بہت ٹھنڈا اور موسم گرما میں بہت گرم ہوتا ہے۔اس کی شدید قسم کی آب و ہوا کی وجہ سے یہ لوگ شدید گرمی میں بہت صبر کرتے ہیں اس خطے کے لوگ فصلیں اور درخت اگاتے ہیں۔یہ لوگ صبح سویرے اپنا کام شروع کرتے ہیں اور رات دیر تک کام کرتے ہیں۔

دوپہر میں آرام کریں

یہ لوگ تازہ دم ہونے کے لئے دوپہر کو کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔

پھل اور فصلیں

ان علاقوں کی مٹی اور آب وہوا کاشت کے لئے موزوں ہے، لہذا موسم گرما اور موسم سرما دونوں میں فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ بڑی مقدار میں پھلوں کی فصلیں، اناج پیدا ہوتا ہے۔اس کی وجہ سے اس علاقے کے لوگ خوشحال ہیں۔

انتہائی آبادی والے علاقے

یہ علاقے بہت زیادہ آبادی والے ہیں۔ نقل وحمل کے ذرائع وافر ہیں۔ تعلیم اور دیگر ضروریات زندگی دستیاب ہیں۔ زیادہ تر لوگ کسان ہیں۔بہت سے لوگ سرکاری نوکریاں بھی کرتے ہیں۔اس علاقے کے لوگ صنعتوں میں بھی تجارت اور نوکریاں کرتے ہیں۔

صحرا کے لوگ

جنوبی حصے جن میں بہاولپور، خان پور، میانوالی اور مظفر گڑھ شامل ہیں، صحرا کی طرح ہیں۔ یہ موسم گرما میں بہت گرم علاقے ہیں. طوفان آتے ہیں اور ریت کے ٹیلے وقتاً فوقتاً اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ لوگ موٹے کپڑے پہن کر انہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور اپنے سر کو ٹوپی یا کپڑے سے چھپا لیتے ہیں۔ سردیوں کا موسم بہت مختصر ہوتا ہے۔ رات میں سفر لوگ دن میں سفر نہیں کرتے ہیں۔ وہ رات کو قافلوں کی شکل میں سفر کرتے ہیں اور ان کے اونٹوں کی گھنٹیاں سنائی دیتی ہیں۔

pakcity.org

مویشیوں کو کھانا کھلانا

کاشت کاری ان علاقوں میں کی جاتی ہے جہاں نہری پانی دستیاب ہوتا ہے۔ دوسرے علاقوں میں جہاں کم بارش ہوتی ہے، عام گھاس اور جھاڑیاں اگتی ہیں۔ یہاں بکریاں اور مویشی روٹی ہیں۔ یہ لوگ گھاس اور پانی کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ چلتے ہیں۔

بلوچی لوگ

سطح مرتفع بلوچستان کے علاقوں کی آب و ہوا بہت شدید ہے۔ سردیوں میں بہت سردی ہوتی ہے اور یہاں برف باری ہوتی ہے۔ یہ لوگ سردیوں میں اپنے گھروں میں بیٹھ کر دستکاری کا کام کرتے ہیں۔ بلوچی خواتین شیشے کے کام کی آرائش میں بہت ماہر ہیں۔ کچھ لوگ موسم سرما میں اس علاقے کو چھوڑ دیتے ہیں اور موسم گرما میں واپس آجاتے ہیں۔ بلوچستان کے لوگ ڈھیلے کپڑے پہنتے ہیں اور پگڑی پہنتے ہیں۔

کاریس کی طرف سے آبپاشی

تھوڑی بارش والے علاقوں کو گراؤنڈ ہاؤس کے نیچے جمع بھاری بارش کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ ان کو کریاس کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ گھر زیر زمین ہیں اس لیے وہ پانی کو تیل میں جذب نہیں ہونے دیتے اور نہ ہی بخارات بننے دیتے ہیں۔

جدید اقدامات

جن علاقوں میں زیر زمین پانی دستیاب نہیں ہے وہاں حکومت ٹیوب ویلوں کی مرمت کر رہی ہے۔ چشموں کا پانی بھی ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔ ان اقدامات سے آبپاشی اور کاشت کاری کے لئے مخصوص علاقوں کو فوائد ملے ہیں۔ اس سطح مرتفع کی سرد اور خشک آب و ہوا پھلوں کی نشوونما کے لئے موزوں ہے۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

گھاس کے میدان اور سرسبز علاقے

بلوچستان کے علاقوں میں عام طور پر پانی کی قلت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدرتی چشموں اور آبی ذخائر کا پانی قیمتی سمجھا جاتا ہے۔ اس علاقے کے گھاس کے میدان اور سبز حصے بہت اہم ہیں۔ لوگ بکری اور مویشیوں کی افزائش میں خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ وہ بہادر، محنتی اور ذہین ہیں۔

پیشے

آب و ہوا کا انسانی پیشے پر بھی اثر پڑتا ہے۔ پنجاب کی زرخیز زمینوں کی وجہ سے زراعت بنیادی پیشہ ہے۔ جہلم اور راولپنڈی کے کچھ علاقوں میں زراعت کا نظام اچھا نہیں ہے اس لیے ان علاقوں کے لوگ فوجی ملازمتوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہاں فوجی کام کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ساحلی علاقوں کے لوگ کشتی چلانے والے اور ماہی گیر ہیں۔ سرحد کے لوگ شدید سردی اور برفباری کی وجہ سے مختصر وقت کے لیے کام کرتے ہیں۔ ان کی عورتیں کڑھائی اور دستکاری کر کے کپڑوں کی سلائی کر کے اپنی گزر بسر کرتی ہیں جبکہ مرد دستی مزدوری کرنے کے لیے مختلف علاقوں میں ہجرت کرتے ہیں۔ جن علاقوں میں گھاس اور جھاڑیاں اگتی ہیں وہاں کے لوگ بکریوں اور مویشیوں کی افزائش کرتے ہیں۔ وہ کپاس کا کاروبار کرتے ہیں اور تجارت کرتے ہیں۔ زرعی علاقے صنعتی نقطہ نظر سے بھی ترقی کر رہے ہیں۔

طرز زندگی

آب وہواطرز زندگی پر بہت زیادہ اثرانداز ہوتی ہے۔شدید بارشوں والے علاقوں میں گھروں کی تعمیر میں لکڑی کا بہت زیادہ کام ہوتاہے اوران کی چھتیں سندھ کے نچلے علاقوں میں ڈھلوانوں کی شکل میں بنائی جاتی ہیں جہاں نمی سے بھری ہوا کے بہاؤ سے لوگوں نے اپنے کمرے بنا رکھے ہیں۔ کراچی میں بہت سی منزلہ عمارتیں اس کی آب وہوا کے مطابق تعمیر کی جاتی ہیں۔ صحراؤں میں لوگ چھوٹے خیموں میں رہتے ہیں۔اس طرح پنجاب، سرحد اور بلوچستان میں رہن سہن کا انداز ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

لباس

آب وہوا کسی خطے کے لباس پر بہت زیادہ اثرانداز ہوتی ہے۔ پنجاب میں دیہاتی سردیوں میں کھدر اور گرمیوں میں پتلے کپڑے استعمال کرتے ہیں۔شدید سردی کی وجہ سے فرنٹیئر کے لوگ لمبے اور موٹے کپڑے پہنتے ہیں۔وہ سر کو پگڑی سے ڈھانپتے ہیں۔ تھر اور ریگستانوں کے لوگ اپنے سر کو پگڑی سے ڈھانپتے ہیں اور اس کا ایک حصہ گردن بچانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اسی طرح سندھی اور بلوچی خاص لباس پہنتے ہیں۔ مختلف علاقوں کی خواتین مختلف قسم کے کپڑے پہنتی ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی

سوال:6

قدرتی ماحول

زمین پر زندگی کی خوشحالی کے لئے جسمانی یا قدرتی ماحول بہت ضروری ہے. قدرتی ماحول سے مراد ہوا کا پانی اور یہ تمام چیزیں ہیں جو کسی نہ کسی قسم کی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔

صحت مند زندگی کے لئے نیک خواہشات

صحت مند زندگی کے لئے صاف ہوا پینے کے لئے خالص پانی اور گندگی وں سے پاک کھانا ضروری ہے۔

قدرتی ماحول میں غیر ضروری تبدیلیاں

قدرتی ماحول میں غیر مناسب یا غیر مناسب تبدیلیاں زندگی کی مناسبت کے لئے خطرناک ہو سکتی ہیں۔ آلودہ ہوا، گرد آلود پانی اور ناپاک کھانا وغیرہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں۔

ورلڈ ناؤ کی موجودہ حالت ایک دن پوری دنیا کو ماحولیاتی آلودگی کے خطرناک مسئلے کا سامنا ہے۔گاڑیوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں، ٹھوس فضلہ، ہارن یا اس طرح کا کوئی شور ماحولیاتی آلودگی کی وجوہات ہیں۔

آلودگی کے اثرات

آیئے اب ہوا، پانی، مٹی اور خوراک وغیرہ میں آلودگی کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

ہوا

ہوا کی ساخت

ہوا نائٹروجن، آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ وغیرہ پر مشتمل ہے۔ یہ زمین پر زندگی کی ہر شکل کے وجود کی بنیادیں ہیں۔ ہوا میں آکسیجن ہماری زندگی کے لئے ضروری ہے. جہاں دیگر گیسوں کی طرح جانوروں اور پودوں کی زندگی کے لئے بھی ضروری ہیں۔

کھانا

آب وہوا ہماری خوراک کو بھی متاثر کرتی ہے. پہاڑوں کے لوگ گوشت، جواور پھل استعمال کرتے ہیں۔انہیں اپنے جسم کو سردی سے بچانے کے لئے ضروری غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنجاب کے لوگ دودھ، دہی اور لسی استعمال کرتے ہیں۔ ساحلی علاقوں کے قریب رہنے والے لوگوں کی خوراک کا اہم حصہ مچھلی ہے۔اسی طرح گاؤں والوں اور شہروں میں رہنے والے لوگوں کے کھانے پینے کا بڑا فرق ہے۔

آلودگی میں اضافہ ہورہا ہے

دنیا کی آبادی میں اضافے کے ساتھ جیواشم ایندھن یا بجلی کے ذخائر جیسے کوئلہ، تیل وغیرہ کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔ان فوسل ایندھنوں کو جلانے سے ہوا میں آلودگی میں اضافہ ہوا ہے۔ لہٰذا آبادی میں اضافہ اور صنعتی ترقی، ماحولیات خصوصاہوا پر اثر پڑ رہا ہے۔

پانی

ہوا کی طرح پانی بھی ضروری ہے۔ ہمیں صاف اور صاف پانی پینا چاہیے۔20ویں صدی میں صنعتی انقلاب اور آبادی میں اضافے کے ساتھ پانی کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اب پینے کے لیے صاف پانی کی دستیابی مشکل ہوگئی ہے۔

پانی کو آلودہ کرنا

پانی مختلف قسم کے جراثیم، بیکٹیریا، وائرس اور دیگر کیمیکلز سے آلودہ ہو چکا ہے۔ لہٰذا آلودہ پانی کے استعمال سے معدے کی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ کیڑے مار ادویات نہ صرف مٹی کو نقصان پہنچاتی ہیں بلکہ وہ غذائی فصلوں اور سبزیوں کو آلودہ کرتی ہیں۔ مختلف قسم کی کھاد فصلوں کی پیداوار میں اضافہ کرتی ہے لیکن مٹی کی اوپری پرت اور پیداوار میں کیمیکلز کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے۔

پانی جمع ہونے اور نمکینیت کا مسئلہ

ان علاقوں میں، جہاں بارش ہوتی ہے، آبپاشی کے نظام نے زمین کی کاشت کو ممکن بنایا ہے۔ نہری نظام کی وجہ سے پانی کی ایک بڑی مقدار زمین کے ذریعہ جذب ہو جاتی ہے جس سے زیرزمین پانی کی سطح بڑھ جاتی ہے۔اس سے مٹی کا نمک باہر آتا ہے اور زمین کی زرخیزی پر اثر پڑتا ہے اور پانی جمع ہونے اور کھارے پن کا مسئلہ بڑھ جاتا ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ نہروں کو سیمنٹ کیا جائے تاکہ زمین سے پانی کے رساؤ سے بچا جاسکے۔ ٹیوب ویل لگائے جائیں تاکہ ان متاثرہ علاقوں میں زیرزمین پانی کی سطح کو کم کیا جاسکے۔

لگائے گئے درخت

مٹی کے بہاؤ کو روکنے اور نمکیات کو کم کرنے کے لئے لہروں اور نہروں کے کناروں پر زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔

ضائع ہونے والے مواد کا آلودہ پانی

شہری اور صنعتی علاقوں کا آلودہ پانی دریاؤں اور نہروں میں بہہ جاتا ہے۔ یہ آلودہ پانی زرعی زمین کو سیراب کرتا ہے اور بہت نقصان دہ نتائج دیتا ہے۔ لہٰذا اس صنعتی اور سیوریج کے پانی کو ری سائیکل کیا جانا چاہئے اور پھر دریاؤں اور نہروں میں پمپ کیا جانا چاہئے۔ آفات سے بچنے کے لئے حکومت کی طرف سے بنائے گئے سخت قوانین پر سختی سے عمل درآمد نہیں کیا جاتا ہے۔

ضائع ہونے والا مواد

اس وقت روزانہ پیدا ہونے والے 50 ہزار ٹن ٹھوس فضلے میں سے صرف 20-50 فیصد کو مناسب طریقے سے جھونپڑیوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔ باقی ٹھوس فضلہ پانی، مٹی اور ہوا وغیرہ کا حصہ بن جاتا ہے اور زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔

اس مسئلے کو کنٹرول کرنے کے لئے

حکومت کو لگتا ہے کہ آلودگی انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ لہذا نیشنل کنزرویشن اسٹریٹیجی (این سی ایس) ماحولیات کی بہتری کے لیے کام کر رہی ہے۔ بنیادی توجہ اداروں کی بہتری، قانون سازی اور لوگوں میں ماحولیاتی آگاہی، شجر کاری اور سمندری آلودگی کے انتظام پر ہے۔ حکومت پاکستان نے اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے 28 کروڑ 70 لاکھ روپے سے زائد کی رقم مختص کی ہے۔

مختصر سوال وجواب

سوال نمبر 1: پاکستان کے محل وقوع کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ جنوبی ایشیاء میں واقع تھا۔ چین شمال مشرق میں واقع تھا۔ بھارت ایسٹ ڈی میں واقع ہے۔ افغانستان پاکستان کے شمال مغرب میں واقع تھا۔

بحیرہ عرب پاکستان کے جنوب میں واقع ہے۔ ایران پاکستان کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔

سوال نمبر 2: پاکستان کی اہمیت کے بارے میں کوئی چار جملے لکھیں؟

جواب: مشرق وسطیٰ کا تیل بحیرہ عرب کے ذریعے تمام مشرقی ممالک کو فراہم کیا جاتا ہے۔ ب۔ پاکستان ایشیائی ممالک اور مشرق وسطیٰ کے ممالک سے گھرا ہوا ہے۔ سی۔ پاکستان مسلم ممالک میں واحد ایٹمی طاقت ہے۔ ڈی۔ پاکستان مشرق اور مغرب کے درمیان سڑک، ریل اور ہوائی لائنیں فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر 3: شمالی اونچے پہاڑی علاقے کے کچھ حصوں کے نام بتائیں؟

جواب: ہمالیہ بی۔ کاراکورام سی۔ ہندوکش پہاڑی سلسلہ۔

سوال نمبر 4: مغربی قانون کے پہاڑی علاقوں کے کچھ حصے لکھیں؟

اے ایس اے سوات پہاڑ .B کوہ سیفڈ رینج سی۔ وزیرستان کی پہاڑیاں سلیمان پہاڑی سلسلہ کیر تھر رینج۔

سوال نمبر 5: پاکستان کی تین اہم چوٹیاں لکھیں؟

انس اے ترچ میر ہندوکش کے پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔ بی گوڈون آسٹن (کے 2) شمالی قراقرم کے پہاڑوں پر واقع ہے۔ تخت سلیمان کوہ سلیمان مغربی پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔

سوال نمبر 6: بالائی انڈس پلانٹ کے بارے میں چار جملے لکھیں؟

جواب: یہ پودا ہمالیہ بی کے فول ہل علاقے کے جنوب میں واقع ہے۔ دریائے جہلم، دریائے چناب اور دریائے سندھ اس علاقے سے گزرتے ہیں۔ میدان نہری آبپاشی پر منحصر ہے کیونکہ اس میں کم بارش ہوتی ہے۔ گندم، چاول اور کپاس بڑی مقدار میں اگائی جاتی ہے۔

سوال نمبر 7: زیریں انڈس پلانٹ کے بارے میں چار جملے لکھیں؟

جواب: زمین زرخیز اور زرخیز ہے۔ ندی کی تہہ آہستہ آہستہ بلند ہو رہی ہے۔ اس کے پاس ایک سطحی زمین ہے جس میں ہلکا سا سوراخ ہے۔ ڈی۔ گیہوں اور باسمتی چاول بڑے پیمانے پر اگائے جاتے ہیں۔

س.8 پاکستان کے آب وہوا کے علاقے کے نام کیا ہیں؟

کم

بارش کا سب ٹروپیکل ساحلی علاقہ۔ ب۔ نچلے زمینی علاقے کا سب ٹروپیکل مواد۔ سی۔ سب ٹروپیکل براعظم کا اونچا زمینی علاقہ۔ ڈی سب ٹروپیکل سطح مرتفع کا علاقہ۔

سوال نمبر9: درجہ حرارت کی بنیاد پر پاکستان کا فیصلہ لکھیں؟

شمالی اور شمال مغربی پہاڑی سلسلہ بی اپر انڈس پلان سی لوئر انڈس پلان ڈی بلوچستان کی سطح مرتفع اور وہ صحرا۔

سوال نمبر10: کسی جگہ کے ماحول کے حالات کیا ہیں؟

جواب: درجہ حرارت .B. بارش .C. ہوائیں .D. نمی .e. دباؤ.

س.11 فضائی آلودگی پیدا کرنے والے چار عوامل کے نام بتائیں؟

جواب: تیزابی بارش ۔ب۔ سیسے کے دھاتی ذرات کا پھیلاؤ۔ ہوا میں عطار وغیرہ۔ سی۔ صنعتوں اور گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں۔D۔ فضا میں ریڈیو سرگرمی میں اضافہ (جوہری عناصر کی تعداد 82 سے زیادہ ہے)۔

سوال نمبر12: پانی کی آلودگی کے ذمہ دار عوامل لکھیں؟

جواب: زرعی آلودگی ۔بی۔ صنعتی آلودگی .C. پانی کے جمہوری استعمال کی وجہ سے آلودگی۔

سوال نمبر13: زمین کی آلودگی کے ذمہ دار عوامل لکھیں؟

جواب: پانی جمع ہونا اور نمکینیت۔ ہیوی ڈویلپر زایکشن۔ سی۔ کیمیائی کھادوں کا حد سے زیادہ استعمال۔ ڈی۔ گھاس کی زمین کی ضرورت سے زیادہ چراگاہ۔

سوال نمبر14: آب وہوا اور موسم کے درمیان کیا فرق ہے؟

آب وہوا ایک طویل مدت (زیادہ تر دس سال) کے لئے کسی جگہ کے موسمی حالات کی اوسط ہے جبکہ موسم کا مطلب جسمانی حالات کی بروقت تبدیلیاں ہیں جو صبح، روزانہ یا کمزور وقت میں ہوتی ہیں.

سوال نمبر15: آلودگی پر قابو پانے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں؟

جواب: تمباکو نوشی کرنے والی گاڑیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ب۔ جانوروں اور انسانوں کے فضلے کو کھیتوں میں ٹھکانے نہ لگایا جائے۔ سی۔ آلودگی کے بارے میں آگاہی کے لیے الیکٹرانک میڈیا کا استعمال کیا جائے۔ د۔ کیمیائی فضلہ دریاؤں میں نہ پھینکا جائے۔

www.pakcity.org EDUCATION pakcity.org

خالی جگہوں کو پر کریں

1. پاکستان براعظم ایشیا میں واقع ہے۔
2. پاکستان **جنوبی ایشیا کا ایک اہم ملک ہے۔**
3. پاکستان کا کل رقبہ **796096**sq.Km ہے۔
4. پاکستان کی کل زمین کا تقریبا **58** فیصد حصہ پہاڑوں اور سطح مرتفع پر مشتمل ہے۔
5. پاکستان کی کل زمین کا تقریبا **42** فیصد میدانوں اور ریگستانوں پر مشتمل ہے۔
6. پاکستان بحیرہ عرب **کے ساحل سے لے کر** ہمالیہ اور قراقرم کے سلسلوں تک پھیلا ہوا ہے۔
7. پاکستان کے **مغربی اور وسطی علاقے** پہاڑی ہیں۔
8. پاکستان **23 ڈگری شمال** سے **37 ڈگری شمالی طول بلد** اور **61 ڈگری مشرق** سے **77 ڈگری مشرقی طول بلد** کے درمیان واقع ہے۔
9. چین پاکستان کے شمال میں واقع ہے۔

10. افغانستان اور ایران پاکستان کے مغرب میں واقع ہیں۔

11. ہندوستان پاکستان کے مشرق میں واقع ہے۔

12. بحیرہ عرب پاکستان کے جنوب میں واقع ہے۔

13. چین کی سرحد کے **ساتھ پاکستان کا 600** کلومیٹر طویل علاقہ ہے۔

14. افغانستان اور پاکستان کے درمیان مستقل بوڈر کو **ڈیورنڈ لائن کہا جاتا ہے۔**

15. ڈیورنڈ لائن **پاکستان اور افغانستان کی سرحد کے ساتھ** تقریبا 2240 کلومیٹر طویل ہے۔

16. کراچی میں بن قاسم اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

17. ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکش کے پہاڑی سلسلے شمالی پہاڑی سلسلے میں واقع ہیں۔

18. ہمالیہ رینج کی چوٹی کے پہاڑوں میں سے ایک کا نام **نانگا پربت ہے۔**

19. نانگا پربت کی اونچائی **8,126** میٹر ہے۔

20. قراقرم رینج کی اوسط اونچائی **7000** میٹر ہے۔

21. K-2 کی اونچائی **8611** میٹر ہے۔

22. ہندوکش سلسلہ قراقرم رینج کے **شمال مغرب** میں واقع ہے۔

23. ترچمیر کی اونچائی **7690** میٹر ہے۔

24. درہ خیبر دریائے کابل کے جنوب میں واقع ہے۔

25. افغانستان کے ساتھ تجارت درہ کرہی کے ذریعے کی جاتی ہے۔

26. کوہ سلیمان دریائے **گورنال کے** جنوب میں واقع ہے۔

27. کیرتھر رینج قراقرم رینج کے جنوب میں واقع ہے۔

28. مٹھن کوٹ کے اوپر کے میدان کو **بالائی سندھ** کا میدان کہا جاتا ہے۔

29. بحیرہ عرب تک میزان کوٹ کے جنوب میں واقع اس علاقے کو **زیریں سندھ کا میدان** کہا جاتا ہے۔

30. زیریں سندھ کا میدان صوبہ سندھ کا زیادہ تر حصہ شامل ہے۔

31. بہاولپور میں واقع علاقہ چولستان کہلاتا ہے۔

32. سندھ کا جنوبی حصہ تھر کہلاتا ہے۔

33. پاکستان کے ساحلی میدان کی لمبائی تقریبا **700** کلومیٹر ہے۔

34. وہ علاقہ جو پہاڑی سلسلوں، تالابوں کے میدانوں اور ٹوٹے ہوئے میدانوں پر مشتمل ہوتا ہے اسے **سطح مرتفع** کہا جاتا ہے۔

35. کالاچٹا اور مارگلہ کی پہاڑیاں **پوٹھوہار سطح مرتفع کے** شمال میں ہیں۔

36. نمک کی حد کی اوسط اونچائی **700** میٹر ہے.

37. پاکستان سرطان کے شمال میں واقع ہے۔

38. پاکستان ایک **ذیلی ٹراپیکل** ملک ہے۔

39. **سب ٹروپیکل** براعظم کے پہاڑی علاقوں میں پاکستان کے شمالی پہاڑی سلسلے، شمال مغربی پہاڑی سلسلے اور بلوچستان کے پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔

40. سب ٹروپیکل کانٹینٹل لولینڈ میں بالائی سندھ کے میدانی صوبہ **پنجاب** اور زیریں سندھ کے میدانی علاقے **شامل** ہیں۔

41. سب ٹروپیکل کوسٹ لینڈ میں صوبہ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔

42. بلوچی خواتین **شیشے کے کام کی** کڑھائی میں بہت مہارت رکھتی ہیں۔

43. تھر اور ریگستانوں کے لوگ اپنا سر ڈھاپ لیتے ہیں۔

باب#5

قدرتی وسائل اور قومی ترقی میں ان کی اہمیت

سوال:1

Human Necassities

انسانوں اور دیگر انواع کی زندگی کا زمین سے گہرا تعلق ہے۔ زمین ہمیشہ سب کچھ فراہم کرتی ہے۔ انسان کو خوراک، پانی یا معدنیات کی شکل میں ہر چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں پودوں اور درختوں سے کھانا ملتا ہے۔ ہمیں جانوروں سے دودھ ملتا ہے۔ ہمیں ندی اور ندی نالوں سے پانی ملتا ہے۔ یہ وہ وسائل ہیں جو اللہ تعالی نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔

قدرتی وسائل

پودے، درخت، معدنیات اور پانی جو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے وہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کے لیے بھی کافی ہے۔ انہیں قدرتی وسائل کہا جاتا ہے۔

چند اہم قدرتی وسائل

قدرتی وسائل دریا، سمندر، جنگلات، معدنیات، زرخیز میدان وغیرہ ہیں۔

قدرتی وسائل کی اہمیت

اللہ کا تحفہ

اللہ تعالی نے ہمیں ہر قسم کے وسائل سے نوازا ہے۔ پاکستان میں پہاڑ، میدان، صحرا، دریا، زرخیز مٹی، سمندر وغیرہ ہیں۔ ہمارا ملک قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ قدرتی وسائل قومی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ قدرتی وسائل کسی بھی ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے بہت اہم ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ انہیں انسانوں کی فلاح و بہبود اور معاشی طور پر ملک کی ترقی کے لئے استعمال کرنا کم ہے۔

قدرتی وسائل کو استعمال کرنا ضروری ہے

پاکستان کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ یہ ایک بہت اچھی علامت ہے کہ پاکستان کے عوام ملک کی ترقی کے لئے خلوص نیت سے کام کر رہے ہیں اور حکومت بھی پاکستان کی خوشحالی اور خوشحالی کے لئے کام کر رہی ہے۔ ہمیں اپنے ملک کی ترقی کے لئے قومی اور انسانی وسائل کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا ہوگا تاکہ ہم دنیا میں ایک اہم مقام حاصل کر سکیں۔

مٹی اور مٹی کی بنیادی اقسام

سوال:2

مٹی

زمین کی اوپری پرت جو مختلف پتلی چٹان کے ذرات پر مشتمل ہوتی ہے پودوں اور پودوں کی نشوونما میں مددگار ثابت ہوتی ہے جسے مٹی کہا جاتا ہے۔

مٹی کے بنیادی اجزاء

مٹی کے تین بنیادی اجزاء ہیں۔ ٹھوس ذرات جیسے نمک، معدنیات اور نامیاتی مادہ. 3. پانی.

مٹی کی اہمیت

مٹی کی قسم مکمل طور پر آب وہوا، محل وقوع، نباتات اور چٹان کے مواد پر منحصر ہے۔ کسی ملک کی زراعت اس کی مٹی کی ساخت اور اقسام پر منحصر ہے۔ مٹی قدرت کا تحفہ ہے۔

وہ مواد جو دریاؤں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں اور دوسری جگہوں پر جمع ہوتے ہیں وہ ایلوئیم کہلاتے ہیں۔

ایولیئن مٹی

اسی طرح ہوا بھی مواد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی ہے جو سطح پر جمع ہوتی ہے جسے ایولیئن مٹی کہا جاتا ہے۔

مٹی کی درجہ بندی

پاکستان کی سرزمین کو علاقائی بنیادوں پر درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

سندھ طاس کی مٹی

سندھ کا میدان دریائے سندھ کی معاون ندیوں کے ذریعے ایلوویئم کے جمع ہونے سے بنا ہے۔ پچھلے ہزاروں سالوں سے دریا مٹی کو پرتوں کی شکل میں جمع کر رہے ہیں۔ ان مٹیوں میں زیادہ کیلشیم کاربونیٹ اور کم نامیاتی مادہ ہوتا ہے۔ ان مٹیوں کو تین اہم زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بونگر کی مٹی

بونگر مٹی سندھ کے میدان کے ایک وسیع علاقے کا احاطہ کرتی ہے۔ اس علاقے میں پنجاب کے بیشتر حصے، پشاور، مردان، بنوں اور کچھی میدان شامل ہیں۔ صوبہ سندھ کا ایک بڑا حصہ بھی انہی مٹیوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے کچھ زمینیں امیر ہیں اور آبپاشی سے بہت اچھی پیداوار ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ مٹی موجودہ ندیوں سے بہت دور ہوتی ہے۔

خضدار کی مٹی

دریاؤں کے کنارے کھدر مٹی بھی بنتی ہے۔ لہذا ہر سال نمک مٹی کی نئی پرت جمع ہوتی ہے۔ ان مٹیوں میں نامیاتی مادے اور نمک کی مقدار کم ہوتی ہے۔

انڈس ڈیلٹا کی مٹی

یہ مٹی دریائے سندھ ڈیلٹا کا احاطہ کرتی ہے۔ وہ حیدر آباد سے لے کر جنوبی ساحلی علاقے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ زیادہ تر مٹی ہے اور سیلاب کے پانی کے تحت تیار کی گئی ہے۔ چاول کی کاشت ان زمینوں کے بڑے حصے میں کی جاتی ہے۔

پہاڑی مٹی

یہ مٹی زیادہ تر پاکستان کے شمالی اور مغربی علاقوں کے پہاڑی علاقوں کا احاطہ کرتی ہے۔ شمالی پہاڑی علاقوں کی مٹی میں نامیاتی مادوں کی مقدار زیادہ ہوتی ہے کیونکہ آب وہوا نم ہوتی ہے۔ جبکہ مغربی پہاڑی علاقوں کی مٹی میں کیلشیم کاربونیٹ کی مقدار زیادہ اور نامیاتی مادے کی مقدار کم ہوتی ہے کیونکہ ان علاقوں کی آب وہوا خشک اور نیم خشک ہوتی ہے۔ پوٹھوار سطح مرتفع کی مٹی میں چونے کی مقدار زیادہ ہے۔ جب کافی مقدار میں پانی دستیاب ہوتا ہے تو وہ پیداواری ہوتے ہیں۔

ریتیلی صحرائی مٹی

مٹی بلوچستان کے مغربی علاقوں، چولستان اور پاکستان میں تھر کے صحرا کا احاطہ کرتی ہے۔ وہ ریت کے ذرات کی تہوں سے تشکیل پاتے ہیں۔ ان میں کیلشیم کاربونیٹ کی معتدل مقدار ہوتی ہے۔ وہ ریتیلی مٹی کی پرت در تہہ خشک اور نیم خشک قسم کے آب وہوا کے اثرات سے بنے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ریگستانوں میں معاشی سرگرمیاں بہت کم ہیں۔

جنگل اور ان کی اہمیت

سوال:3

پاکستان میں جنگلات کی اقسام

سدا بہار جنگلات

پاکستان کے شمالی اور شمال مغربی حصوں میں سدا بہار جنگلات ہیں، کیونکہ ان علاقوں میں زیادہ بارشیں ہوتی ہیں۔ خوبصورت مناظر انسانوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اس طرح جنگل خوبصورتی اور کشش کا ذریعہ ہیں۔ ان جنگلات میں دیودار، فرس، نیلے پائن، سپروس، چلغوزہ، اوک، چیسٹنٹ اور اخروٹ بھی اہم ہیں۔ یہ مری، مانسہرہ، ایبٹ آباد، چترال، سوات اور دیر ہارڈ ووڈ میں پائے جاتے ہیں تاکہ ان درختوں سے فرنیچر تیار کیا جاسکے۔

فٹ ہل علاقوں کے جنگلات

ان جنگلات کے دامن میں پھلائی، کاؤ، جنڈ، ببول، جنگلی زیتون، بلیک بیری وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ ضلع پشاور، مردان، کوہاٹ، اٹک، راولپنڈی، جہلم اور گجرات اس حوالے سے اہم ہیں۔

خشک پہاڑی جنگلات

خشک پہاڑی جنگلات کوئٹہ اور بلوچستان کے قلات ڈویژن میں تقریباً 900 سے 3000 میٹر کی اونچائی پر پائے جاتے ہیں۔ کانٹے دار جنگلات کے علاوہ مازو، چیغوزا اور پوپلر اہم درخت ہیں۔

متفرق جنگلات

کچھ جنگلات سکھر، کوٹری اور گائیڈو میں پائے جاتے ہیں۔ محکمہ جنگلات دریاؤں، نہروں اور ریلوے لائنوں کے کنارے شہتوت، سم بال، دھرک اور یوکلپٹس جیسے درخت لگاتا ہے۔

مینگروو جنگلات

مینگروز کے جنگلات کراچی سے کچھ تک ساحل کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔

جنگلات کی اہمیت

جنگلات کی منصوبہ بندی کسی ملک کی ترقی میں قدرتی وسائل ہونے کے ناطے ایک اہم کردار ادا کرتی ہے جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

برف کا آہستہ آہستہ پگھلنا اور مٹی کا کٹاؤ

پاکستان کے شمالی پہاڑوں پر موسلادھار بارش اور برفباری کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ علاقے دریاؤں کے پانی کا اہم ذریعہ ہیں۔ جنگل مٹی کے کٹاؤ کو بھی روکتے ہیں کیونکہ وہ پہاڑوں کی ڈھلوانوں پر بارش کے پانی کی رفتار کو سست کرتے ہیں۔ وہ میدانی علاقوں کو باقاعدگی سے سیراب بھی کرتے ہیں۔

جنگل ایندھن فراہم کرتا

ہے جنگل کوئلے کی جگہ لکڑی کو ایندھن کے طور پر فراہم کرتا ہے۔ وہ لکڑی، لکڑی، گوند اور دیگر مفید چیزیں بھی فراہم کرتے ہیں جو ملک کی تجارت کے لئے بہت اہم ہیں.

خوشگوار آب وہوا

جنگلات کسی علاقے کی آب وہوا کو بہت خوشگوار بناتے ہیں کیونکہ وہ گرمی اور آلودگی کو کم کرتے ہیں۔

بارش

جنگلات سے درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے اور ہوا نم ہو جاتی ہے۔ جنگلات کی موجودگی کی وجہ سے کسی علاقے میں بارش میں اضافہ ہوتا ہے۔

مٹی کی زرخیزی

جنگلات مٹی کو برقرار رکھتے ہیں اور مٹی کی زرخیزی غیر موثر رہتی ہے۔

ریت اور مٹی کا بند ہونا

دریاؤں میں بڑی مقدار میں ریت اور مٹی ہوتی ہے جو ہمارے ڈیموں اور جھیلوں کو بھرتی ہے اور پن بجلی کے منصوبوں کو تباہ کرتی ہے، جنگلات کی موجودگی ریت اور گندگی کو روک دیتی ہے۔

پانی جمع ہونا اور نمکینیت

جنگلات پانی سے بھرے اور نمکیات سے متاثرہ علاقوں میں بہت مفید ہیں۔ درخت مٹی سے پانی جذب کرتے ہیں اور زیر زمین ذخائر میں پانی کی سطح کم کرتے ہیں۔ جنگلات نے سیلاب کو روکنے اور ڈیموں کی حفاظت میں مفید کام کیا۔

سیاحت

جنگلات سیاحت کو فروغ دیتے ہیں۔ پاکستان کے شمالی اور شمال مغربی پہاڑی علاقوں میں بہت سے مقامات موجود ہیں۔ جو جنگلات سے ڈھکے ہوئے ہیں اور لوگوں کے لئے تفریح کے لئے جانا جاتا ہے۔

Wild LIfe

جنگلات جنگلی حیات کے لئے بہت اہم ہیں. جنگلوں میں شکار کرنے والے جانور پائے جاتے ہیں جن سے ہمیں گوشت ملتا ہے۔ اس طرح جنگل شکار کا ذریعہ ہیں اور تفریح کی جگہوں کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔

نوکری

جنگلات پاکستان میں آبادی کے ایک بڑے حصے کو روزگار فراہم کرتے ہیں۔

پھل اور چارہ

جنگلات جانوروں کو مختلف قسم کے پھل اور چارہ فراہم کرتے ہیں۔

معیشت میں اہم کردار

جنگلات پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تقریباً 50 لاکھ افراد براہ راست یا بالواسطہ طور پر اس شعبے سے وابستہ ہیں، ہم جنگلات سے عمارت، لکڑی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ لکڑی عمارت میں استعمال ہوتی ہے اور فرنیچر کی تیاری میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

جڑی بوٹیاں

جنگلات میں اگائی جانے والی جڑی بوٹیوں کو ادویات کی تیاری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

پاکستان کا محکمہ جنگلات

سوال:4

محکمہ جنگلات کا کردار

حکومت نے جنگلات کی دیکھ بھال اور نئے جنگلات کی تیاری کے لئے محکمہ جنگلات تشکیل دیا ہے اور اس کی وجہ سے ہر سال جنگلات کی تعداد میں اچھا اضافہ ہوتا ہے۔ ترقی کی اقتصادی ترقی کے لئے جنگلات ضروری ہیں۔ ماہرین کے مطابق متوازن معیشت کے لیے کسی ملک کا 25 فیصد رقبہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیے۔ بد قسمتی سے ہمارے جنگلات پاکستان کے کل رقبے کا 3.6 فیصد ہیں جو کہ 19 کروڑ 70 لاکھ مربع ایکڑ پر محیط ہے۔ پانی کی مقدار میں کمی سے نباتات آہستہ آہستہ کم ہو جاتے ہیں۔

ہماری حکومت جنگلات کو بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔ تمام بڑے شہروں میں نرسریوں کا قیام جہاں پودے دستیاب ہیں۔ شجر کاری کے ہفتے .3. اخبارات، رسالے، ریڈیو اور ٹی وی لوگوں کو ضروری معلومات اور رہنمائی فراہم کرتے ہیں اور درخت لگانے کے لئے ان کا تعاقب کرتے ہیں۔

پاکستان کی معدنیات

سوال:5

اہم معدنیات معدنیات کی تین قسمیں ہیں۔

دھاتی معدنیات

1. لوہے کا لوہا. 2. کرومائٹس. 3. تانبا وغیرہ.

غیر دھاتی معدنیات

1. راک نمک. 2. چونا پتھر. 3. جپسم. 4. سنگ مرمر، قیمتی پتھر، چائنا کلے، آگ کی مٹی، سلفر وغیرہ.

بجلی کے وسائل کی معدنیات

1. کوئلہ. 2. قدرتی گیس. 3. خام تیل وغیرہ

کوئلہ

ہم نے ابھی تک کوئلہ دریافت نہیں کیا ہے جسے انجنوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ زیادہ تر کیلشیم کاربونیٹ اور اینٹوں کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے. کچھ کوئلہ گھروں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ہمیں مختلف مقامات سے کوئلہ ملا ہے لیکن یہ اچھے معیار کا نہیں ہے۔ یہ ہماری ضروریات کا 10٪ پورا کرتا ہے.

مقامات

کوئلے کی سب سے بڑی کان پنجاب کے علاقے کے مکروت کے علاقے کوہستان میں سالٹ رینج ہے۔ ان علاقوں میں ڈنڈوٹ اور پدھ میں بھی کوئلہ پایا جاتا ہے۔ مکروال کی طرح کچھ بارودی سرنگیں ایسی ہیں جن کی سرنگیں تقریباً نو میل لمبی ہیں۔ صوبہ بلوچستان میں بہت سے آبی ذخائر دیگر مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ کوئلے کی کانیں شرگ، ہوسیٹ، ہرنائی، سار، ڈاگری، شیرین آب، بولان، آب اور مش میں ہیں۔ شرغ میں پروسیسنگ پلانٹ بھی قائم کیا گیا ہے۔ سندھ کے نشیبی علاقوں میں جھمپیر اور لاکھڑا کی کانیں اہم ہیں۔ حکومت مزید بارودی سرنگوں کی تلاش میں ہے۔

معدنی تیل

معدنیات کا تیل جدید دور میں بہت اہم ہے۔یہ فیکٹریوں، صنعتوں اور نقل و حمل میں استعمال کیا جاتا ہے. موٹر کاریں، ٹریکٹر، ٹرین ٹرک وغیرہ اس تیل پر منحصر ہیں۔یہ گھروں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے. پاکستان میں تیل کی اوسط پیداوار اس کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی۔ہم اپنی ضروریات کے لیے 10 فیصد تیل حاصل کر رہے ہیں اور باقی تیل درآمد کیا جاتا ہے جس پر ہم بڑی مقدار میں زرمبادلہ خرچ کرتے ہیں۔ماہرین کا کہنا ہے کہ یقینی طور پر ہم سمندر سے تیل حاصل کر سکتے ہیں۔اس مقصد کے لیے ہم نے 1985 میں کراچی میں اپنے سمندر کے ساحل پر کھدائی شروع کی۔کچھ اور جگہوں پر ہماری زمین کھود رہے ہیں۔اگر ہم کامیاب ہو جاتے ہیں تو ہم اپنے وسائل سے تیل کی اپنی ضرورت کو پورا کریں گے۔

مقامات

ہم خور، بھولیاں، توت، کوٹ سرگ، میال، ڈھر زنند (ضلع اٹک)، کازیاں (ضلع راولپنڈی)، ڈھڈک (ضلع ڈیرہ غازی خان)، کرسال (ضلع جہلم) اور خوشخلی (ضلع بدین) سے تیل حاصل کر رہے ہیں۔اٹک، جہلم اور چکوال کے اضلاع سے حاصل ہونے والا تیل راولپنڈی کے قریب مورگاہ ریفائنری میں ریفائن کیا جاتا ہے۔ریفائنری سے مراد وہ صنعت ہے جہاں خام تیل کو مختلف مقاصد کے لئے صاف کیا جاتا ہے۔

قدرتی گیس

قدرتی گیس ایک اہم دریافت ہے۔ہم اپنی توانائی کی 35 فیصد ضرورت اس گیس سے پوری کرتے ہیں۔یہ گیس لاہور، کراچی، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، پشاور اور دیگر شہروں میں پائپ لائنوں کے ذریعے لائی جاتی ہے۔یہ گیس صنعتوں اور ہمارے گھروں میں ایندھن کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔ملتان میں اس گیس کے استعمال سے عمدہ قسم کی کھاد تیار کی جاتی ہے۔یہ گیس ریان دھاگے اور کیمیائی مواد کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے۔

مقامات

قدرتی گیس کے ذخائر سوئی، اوچ، زین، کھیر پور، مزرانی، ہندی، کنڈ کوٹ، سرونگ، ڈھوڈک، پیرکوہ اور ڈھولیان میں ہیں۔

لوہے کا لوہا

کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے ایران بہت اہم ہے۔ہم نے روس کے تعاون سے کراچی میں اسٹیل مل قائم کی ہے۔پاکستان میں لوہا اچھے معیار کا نہیں ہے اس لیے اسے ہماری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درآمد کیا جاتا ہے۔

مقامات

لوہے کا سب سے بڑا ذخیرہ کالا باغ میں پایا جاتا ہے۔کچھ چترال، خضدار، چوں گری اور مسلم باغ میں بھی پائے جاتے ہیں۔چترال اور نوکنڈی سے حاصل ہونے والا لوہا اچھے معیار کا ہے۔ہمارا لوہا ہماری ضروریات کا صرف 16 فیصد پورا کرتا ہے۔

تانبا

یہ برقی سامان خاص طور پر برقی تاروں کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے. ماضی میں یہ صرف سکے اور برتن بنانے میں استعمال کیا جاتا تھا۔

مقامات

اس کے آبی ذخائر بلوچستان اور سرحد کے صوبوں میں ہیں۔ بلوچستان میں یہ سینڈک، چاغی اور کچھ دیگر مقامات پر پایا جاتا ہے۔ ان آبی ذخائر کو قدرتی وسائل کی ترقی پسند کارپوریشن کے ذریعہ بہتر بنایا جاتا ہے۔ کارپوریشن غیر ملکی ماہرین کے تعاون سے اس منصوبے پر کام کر رہا ہے۔ سینڈک اور کراچی لیبارٹری میں خام دھات پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

سینڈک تانبے کا منصوبہ

بلوچستان میں سینڈک، چاغی اور اموری میں تانبے، سونے اور چاندی کے بڑے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ پاکستان کی معیشت ان منصوبوں پر منحصر ہے۔ چین ان منصوبوں پر پاکستان کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق سینڈک سالانہ پیداوار مندرجہ ذیل کے مطابق دے گا۔ تانبا=16,000 ٹوناس چاندی =51.5 ٹونس سلور =752.75 ٹون

Chromite

یہ ایک سفید دھات ہے جو لوہا بنانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یہ کچھ آلات، ایروطیارے اور رنگوں کی تیاری میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ فوٹو گرافی کے فن میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بڑی مقدار میں زرمبادلہ حاصل کرنے کے لئے برآمد کیا جاتا ہے.

مقامات

اس کے ذخائر پاکستان میں دنیا کے سب سے بڑے ذخائر ہیں۔ مسلم باغ میں تھیسز کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ چاغی، خاران، مالاکنڈ، مہمند اور شمالی وزیرستان میں چھوٹے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

راک نمک (غیر دھاتی)

پاکستان میں نمک کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ یہ مختلف کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال کیا جاتا ہے، سب سے بڑی کھیوڑہ کان ہے. اس کان کا رقبہ تقریبا 10500 مربع میٹر ہے۔ یہ صدیوں سے اعلی معیار کا نمک پیدا کر رہا ہے۔ ایک اور کان خوشہ میں ہے۔ ہم کالا باغ، جٹہ اور بہادر خیل کی کانوں سے نمک حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں ماڑی پور اور مکران کے ساحل کے قریب سمندری پانی سے نمک ملتا ہے۔ یہ سمندری نمک مچھلی کو محفوظ رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور کچھ صنعتی استعمال میں ہے. سال 2000-01 کے دوران سالانہ پیداوار 1275 ٹن تھی۔

چونے کا پتھر

چونا پتھر سیمنٹ کی صنعت کے لئے بہت مفید خام مال ہے. یہ زیادہ تر پاکستان کے شمالی اور مغربی پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ داؤد خیل، واہ، روہڑی، حیدرآباد اور کراچی میں بڑے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ چونا پتھر کی سالانہ پیداوار 9.9 ہزار ٹن ہے۔

gypsum

یہ سفید رنگ کا ایک روشن پتھر ہے. یہ ہمارے ملک کی ایک اہم دولت ہے۔ یہ سیمنٹ، کیمیائی کھاد اور پلاسٹر آف پیرس، سلفیورک ایسڈ اور امونیم سلفیٹ کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ چھوٹی صنعتوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے. جپسم کی سالانہ پیداوار تقریبا 358.5 ہزار ٹن ہے۔

مقامات

یہ نمک کے سلسلے اور پاکستان کے مغربی پہاڑی علاقوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ جپسم کی اہم کانیں کھیوڑہ، ڈنڈوٹ، داؤد خیل، روہڑی اور کوہاٹ میں ہیں۔

گولی

یہ سفید یا سیاہ رنگ کا ایک بہت ہی خوبصورت پتھر ہے. یہ عمارت کے فرش یا دیواروں میں انہیں پر کشش اور خوبصورت بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے. کالا چٹا ہلز میں فیتھ جنگ کے قریب کیمبل پور میں سفید اور سیاہ سنگ مر مر کی ایک بڑی مقدار پائی جاتی ہے۔ آزاد کشمیر کے ضلع مظفر آباد اور میر پور دیگر اہم علاقے ہیں جہاں سنگ مر مر پایا جاتا ہے۔ سنگ مر مر کی سالانہ پیداوار 586.6 ہزار ٹن ہے۔

مقامات

ہمارے ملک میں سنگ مر مر مختلف اقسام کا ہے۔ خیبر ایجنسی میں ملا گوری کے مقابلے میں سب سے بہتر۔ یہ سوات، نوشہرہ، ہزارہ، گلگت اور چاغی ہے۔

گوگرد

یہ دھماکہ خیز مواد کا لازمی حصہ ہے۔ یہ ایک ملک کے دفاع کے لئے بہت اہم ہے. یہ سلفیورک ایسڈ اور بہت سے دیگر کیمیکلز بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ہمیں خام سلفر ملتا ہے جسے ہمارے ماہرین مفید بناتے ہیں۔ جلد ہی ہم سلفر کی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ سلفر کی صفائی کے بعد اسے کیمیائی صنعتوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ کوئٹہ اور کراچی میں صنعتیں لگائی جا رہی ہیں۔

مقامات

اس کے ذخائر کوہ سلطان (ضلع چاغی) اور (ضلع کراچی) میں پائے جاتے ہیں۔

چینی مٹی

چینی کی مٹی منگورہ (ضلع سوات) اور نگر پارکر (سندھ) میں پائی جاتی ہے۔

آگ کی مٹی

یہ مضبوط اینٹیں بنانے میں استعمال ہوتا ہے جو اینٹوں کے بھٹے میں استعمال ہوتا ہے۔

مقامات

یہ کوہستان نمک اور کالا سیتا پہاڑیوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے ذخائر سوات، ہزارہ اور مالا کنڈ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں چینی برتن بنانے والی مٹی بھی پائی جاتی ہے۔ اس مٹی کو ٹائلز اور حفظان صحت کے سامان بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ذخائر سوات، ہزارہ اور مالا کنڈ میں ہیں۔

کیلشیم کاربونیٹ

یہ سیمنٹ، چینی اور کچھ دیگر مواد کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے. اسے سفید دھونے کے پتھر کو جلا کر تیار کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مقامات

اس کے ذخائر ہمارے ملک کے کئی حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے وسیع ذخائر ڈنڈوٹ، داؤد خیل، واہ، روہڑی، حیدر آباد اور کراچی ہیں۔

پاکستان میں زرعی مسائل

سوال:6

زرعی آلات کی پرانی اقسام

چھوٹے میدان میں جدید آلات استعمال نہیں کیے جا سکتے. غربت کی وجہ سے ہم جدید آلات استعمال نہیں کر سکتے۔ٹریکٹر عام طور پر استعمال نہیں ہوتے ہیں. ہم جدید آلات اور زراعت کے سائنسی طریقوں کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے اور فی ایکڑ پیداوار کم کرتے ہیں۔

اصلاحات

ہمارے کسانوں کو میدان میں جدید تحقیق کے بارے میں جاننا چاہئے اور زراعت کے جدید سائنسی طریقوں کو اپنانا چاہئے۔

زرعی تعلیم کا فقدان

جدید تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے کسان پرانے طریقوں اور آلات کا استعمال کرتے ہیں۔وہ نئے بیج اور کھاد کا استعمال نہیں کرتے ہیں۔

اصلاحات

کسانوں کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے زراعت کے بارے میں تعلیم دی جانی چاہئے۔

محدود علاقہ

کم زرعی پیداوار کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے کسانوں کے پاس زمین کی مقدار بہت کم ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ آبادی میں اضافے کے ساتھ کسانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اصلاحات

بکھری ہوئی زمین کے ٹکڑوں کو بڑی اکائیوں میں تبدیل کیا جائے۔

بنجر زمین

ہمارے ملک میں بہت کم بارش ہوتی ہے۔بارش وقت پر ہے اور ہم کافی فصلیں حاصل کر سکتے ہیں۔

اصلاحات

آبپاشی کے نظام میں اصلاحات لائی جائیں۔نئی نہریں کھودی جائیں۔

پانی جمع ہونے اور نمکینیت کے مسائل

یہ پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے خاص طور پر سندھ کے کچھ حصوں میں۔سندھ کے بیشتر علاقے اس مرض میں مبتلا ہیں۔ایک اندازے کے مطابق اس مسئلے کی وجہ سے تقریبا ایک لاکھ ایکڑ زمین بے کار ہو چکی ہے۔

اصلاحات

اس خطرے کو کم کرنے کے لئے قومی سطح پر منصوبہ بند پروگرام ہونے چاہئیں۔

کیڑے مکوڑے اور فصلوں کی بیماریاں

ہماری زمینوں میں کیڑے مکوڑوں اور فصلوں کی بیماریاں ہماری بہت سی فصلوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔

اصلاحات

کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ مناسب وقت پر کیا جائے۔ ان بیماریوں پر قابو پانے کے لیے قطروں پر تحقیقی کام ہونا چاہیے۔

زمین پر کارروائی میں کٹوتی

pakcity.org

یہ طوفان اور بھاری بارش کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اصلاحات

اس مسئلے کے لئے خصوصی انتظامات کیے جائیں اور مٹی کی زرخیزی بڑھانے کے لئے کیمیائی کھادوں کا استعمال کیا جائے۔

ناقص بیج اور کھاد

ہمارے کسان بیجوں کو محفوظ رکھنے اور کھادوں کی صحیح مقدار استعمال کرنے کے طریقوں سے واقف نہیں ہیں۔

پیسے کی کمی

پیسے کی کمی کی وجہ سے اوسط پیداوار بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ ہمارے کسان قرضوں کے زیر اثر ہیں اس لئے وہ اپنے پر وپس کو پورا ارادہ نہیں دے سکتے ہیں۔ وہ ہمیشہ قرضوں کی واپسی کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں۔

اصلاحات

اگر ہمارے کسانوں کو کم قرض اور آسان نرم شرائط پر قرض ملتا ہے۔

www.pakcity.org

Zamindara System

پاکستان میں اس نظام میں بہت سے نقائص ہیں۔ زمین کے مالک اپنی زمین کرایہ دار کے حوالے کرتے ہیں جو زیادہ فصلیں پیدا کرنے میں دلچسپی نہیں لیتے ہیں۔ وہ جوڑتے ہیں کہ ان کی فصل کا بنیادی حصہ زمین کا مالک لے گا۔ اس سے ہماری اوسط پیداوار بہت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

EDUCATION pakcity.org

اصلاحات

زمینداروں کو چاہئے کہ وہ مصروفیت میں دلچسپی لیں۔ کرایہ داروں کو مناسب منافع اور حق دیا جانا چاہئے۔

طبی سہولیات کا فقدان

ہمارے کسان اکثر بعض طبی مسائل کا شکار پائے جاتے ہیں۔ وہ اکثر کم معیار زندگی کی وجہ سے مختلف بیماریوں سے نجات دلا رہے ہیں۔

اصلاحات

گاؤں میں کافی اسپتال ہونے چاہئیں اور کسانوں کو مناسب طبی سہولیات ملنی چاہئیں۔

نقل وحمل کے مسائل

نقل وحمل کے ناکافی ذرائع سے کسان اپنی پیداوار کو صحیح وقت پر بازاروں میں نہیں لا سکتے ہیں۔

اصلاحات

نقل وحمل کے ذرائع کو بہتر بنایا جانا چاہئے اور بڑی تعداد میں گراوٹ تعمیر کی جارہی ہے۔

آبپاشی اوراس کی اہمیت

سوال:7

آبپاشی کے ذرائع

آبپاشی کے ذرائع درج ذیل ہیں۔

نہروں

پاکستان پانچ دریاؤں راوی، ستلج، جہلم، چناب اور سندھ سے سیر اب ہوتا ہے۔ان دریاؤں سے نہریں کھودی گئی ہیں۔یہ دونقطہ نظر کے لئے بہت موزوں نہریں ہیں۔سب سے پہلے، یہ دریا برف سے ڈھکے پہاڑوں سے واپس آتے ہیں اور سال بھر بہہ جاتے ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ ان کی ڈھلوان ایک ہی ہے۔

ویلز

بارش کا پانی جو ہماری زمین میں نیچے چلا جاتا ہے وہ نیچے کی چٹانوں میں جمع ہوجاتا ہے۔اس طرح زمین میں پانی کا ایک بڑا ذخیرہ بن جاتا ہے۔اس پانی کو آبپاشی کے لئے استعمال کرنے کے لئے کنویں بنائے جاتے ہیں۔پنجاب میں خاص طور پر تحصیل شکر گڑھ (ضلع نارووال)، گجرات، لاہور اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں بڑی تعداد میں کنویں کھودے گئے ہیں۔کنوؤں کے ذریعہ مناسب آبپاشی کی جاتی ہے۔پشاور کی وادی میں بھی کنوؤں سے آبپاشی کی جاتی ہے۔کافی بارش کی وجہ سے پانی کم نہیں ہے لہذا کنویں آسانی سے کھودے جاتے ہیں۔

www.pakcity.org

ٹیوب ویلز

جن گاؤں میں بجلی کی سہولت دستیاب ہے وہاں بجلی کے پمپوں کے ذریعہ پانی نکالا جاتا ہے۔اس طرح کنوؤں سے زیادہ پانی حاصل ہوتا ہے۔لہذا ہمیں ٹیوب ویلوں سے زیادہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

ڈیم/تالاب

کئی جگہوں پر تالابوں میں پانی جمع ہو گیا۔بارش کا پانی ان میں جمع کیا جاتا ہے اور ضرورت کے اوقات میں استعمال کیا جاتا ہے۔اسی طرح پہاڑی علاقوں میں چھوٹی نہروں میں پانی روکنے کے لیے چھوٹے ڈیم بنائے جاتے ہیں۔پھر اس پانی کو کھیتوں میں لانے کے لیے چھوٹی نہریں کھودی جاتی ہیں۔یہ ڈیم کم اونچے علاقوں میں بنائے گئے ہیں۔اسلام آباد سے کچھ فاصلے پر راول ڈیم بھی اسی طرح بنایا گیا ہے۔اٹک، راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں پنجاب میں ایسے بہت سے ڈیم بنا کر پانی کی کمی کو دور کیا گیا ہے۔اسی طرح کے دیگر ڈیم سرحدی اور بلوچستان کے صوبوں میں ہیں۔

کاریز

پاکستان میں بلوچستان زیادہ گرم اور خشک ہے۔بہت کم بارش ہوتی ہے چھوٹی نہریں گرمیوں میں شدید گرمی کی وجہ سے خشک ہو جاتی ہیں۔آبپاشی کے لئے زیر زمین مکانات بنائے جاتے ہیں تاکہ پانی کو جذب ہونے اور بخارات بننے سے بچایا جاسکے۔فارسی پہیوں کی مدد سے پانی نکالا جاتا ہے اور کھیتوں میں لایا جاتا ہے۔

شعاعوں کی اہمیت

آبپاشی کا مطلب فصلوں کو پانی دینے کا مصنوعی طریقہ ہے۔ آبپاشی پاکستان کے لئے بہت اہم ہے۔ ہمارے ہاں بارش یں بہت کم ہوتی ہیں اس لیے ہمیں اپنی فصلوں کی تیاری میں آبپاشی کی مدد ملتی ہے۔ ہمارے ملک کی ترقی آبپاشی کے ذرائع اور ان کی ترقی پر منحصر ہے۔ شمالی پہاڑوں کے علاوہ تمام علاقے آبپاشی پر منحصر ہیں۔ کم بارش کی وجہ سے ہماری ۶۷ فیصد زمین آبپاشی کرتی ہے۔ ہماری آبپاشی کا سب سے اہم ذریعہ نہروں کا نظام ہے۔ ہماری نہریں ہماری 70 فیصد زمین کو سیراب کرتی ہیں جبکہ 14 فیصد ٹیوب ویلوں، فارسی پہیوں اور تالابوں کے لیے چھوڑی جاتی ہیں۔

پاکستان کی اہم نہریں

سوال:8

پاکستان کی اہم نہریں

دریائے سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کے لیے پانی کے ذرائع ہیں۔ ان دریاؤں میں گرمیوں کے دوران پانی کی زیادہ مقدار ہوتی ہے لیکن سردیوں کے موسم میں کم سے کم 84 فیصد پانی موسم گرما میں ان دریاؤں میں بہہ جاتا ہے۔

دریائے راوی کی نہریں

بالائی بن دوآب اور نچلے بان دوآب دریائے راوی کی دو اہم نہریں ہیں۔ موسم گرما کی فصلوں کی پیداوار کے لیے یہ نہریں بہت اہم ہیں۔ بالائی باری دوآب اور پرانی نہر ہے جو 1868 میں تعمیر کی گئی تھی۔

دریائے چناب کی نہریں

بالائی چناب اور نچلے چناب رچنا دوآب کے علاقے سے متصل ہیں۔ نہروں کا جو یلی نظام بھی اسی دوآب میں واقع ہے جو تریمو ہیڈ ورکس سے نکلتا ہے۔

دریائے جہلم کی نہریں

چاج دوآب میں دو اہم نہریں ہیں یعنی اپر جہلم اور لوئر جہلم۔ یہ نہریں ٹرپل کینال پروجیکٹ کے ایک بڑے حصے کو سیراب کرتی ہیں اور زرعی پیداوار میں اضافہ کرتی ہیں۔ یہ دو نہریں لوئر بان دوآب کے ساتھ تین دریاؤں یعنی جہلم چناب اور راوی کو جوڑتی ہیں۔

دریائے ستلج کی نہریں

دریائے ستلج پر تین ہیڈ ورکس ہیں یعنی فیروزوالا، سلیمانی اور اسلام، جبکہ چوتھا پہاڑ پر ہے۔ یہ نہریں نیلی بار اور بہاولپور کے علاقوں کو سیراب کرتی ہیں۔

دریائے سندھ کی نہریں

کالا باغ کے قریب جناح بیراج کی نہریں تھر کے صحرائی علاقے کو زرعی مقاصد کے لیے سیراب کرتی ہیں۔ ڈی.جی خان اور ڈی آئی خان کے اضلاع چشمہ بیراج، تونسہ بیراج اور گڈو بیراج سے لنک کینال سے سیراب ہوتے ہیں، نہریں بھی ہیں جو وسیع علاقے کو سیراب کرتی ہیں۔ صوبہ سرحد کے لئے دریائے سندھ سے اہم نہریں درج ذیل ہیں۔ دریائے سوات کی نہر۔2۔ دریائے سوات سے نکلنے والی نہر آبپاشی کرتی ہے۔ پشاور کا علاقہ .4. پشاور کے شمال مغرب میں وارسک کے مقام پر وارسک پروجیکٹ علاقے کی مقامی ضروریات کے لیے اہم ہے۔

بجلی کے وسائل کی اہمیت

سوال:9

بجلی کے وسائل کی اہمیت

بجلی کے وسائل کسی بھی ملک کی صنعتی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان بجلی کے وسائل سے مالا مال ہے۔ ان وسائل کا برسوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ ان وسائل کو آبادی میں اضافے کے ساتھ بھرپور طریقے سے بروئے کار لانے کی ضرورت ہے تاکہ ملک کی معیشت اور صنعت تیزی سے ترقی کر سکے۔

بجلی کے اہم وسائل

سوال:10

بجلی کے وسائل

1. پن بجلی 2. تھرمل بجلی 3. شمسی توانائی 4. جوہری توانائی

پن بجلی

قدرت نے پاکستان کو مناسب ماحول فراہم کیا ہے۔ پن بجلی پیدا کرنا اس کے لئے بہتر ہے۔ پاکستان کا شمالی اور شمال مغربی علاقہ ڈیموں کی تعمیر کے لیے موزوں ہے۔ ہم دریاؤں اور نہروں میں کھڑی ڈھلوانیں بنانے کے لئے پن بجلی پیدا کر سکتے ہیں۔

پن بجلی کی بہترین مثال

اس کی بہترین مثال دریائے سندھ میں غازی بروتھا منصوبہ ہے۔

پن بجلی پیدا کرنا

سرکاری اور نجی دونوں شعبوں نے پاکستان میں پن بجلی کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ بنایا ہے۔

پن بجلی کی پیداوار

پاکستان میں پن بجلی کی کل پیداوار 4963 میگاواٹ ہے۔ پاکستان اپنے دریائے سندھ، جہلم اور چناب سے 30000 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اہم پن بجلی اسٹیشن

پاکستان میں تین ہائیڈروالیکٹرک اسٹیشن کام کر رہے ہیں۔

تربیلا ڈیم

یہ ڈیم دریائے سندھ پر واقع ہے۔

پن بجلی کی پیداوار

تربیلا ڈیم پاکستان کی کل پن بجلی کی پیداوار کا 70 فیصد پیدا کرتا ہے۔ اس کی نصب شدہ پیداواری صلاحیت 3478 میگاواٹ ہے۔

ڈیم کی تعمیر

تربیلا ڈیم 1976 میں تعمیر کیا گیا تھا اور اس کی لاگت تقریباً 18 ارب روپے تھی۔ یہ ڈیم تقریباً 9000 فٹ لمبا ہے۔ تربیلا دنیا کے سب سے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔

منگلاڈیم

یہ ڈیم دریائے جہلم پر واقع ہے۔

پن بجلی کی پیداوار

اس ڈیم سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 1000 میگاواٹ ہے جو ملک کی کل پن بجلی کا 20 فیصد ہے۔

منگلاڈیم کی تعمیر

یہ ڈیم 1967 میں تعمیر اور مکمل ہوا تھا اس ڈیم کی اونچائی 110 میٹر ہے۔ یہ ڈیم کنکریٹ سے بنا ہے۔ یہ پاکستان کا دوسرا سب سے بڑا ڈیم ہے۔

تھرمل بجلی

تھرمل پاور اسٹیشن پاکستان میں گیس، تیل اور کوئلے سے بجلی پیدا کر رہے ہیں۔

تھرمل کی پیداوار

کل بجلی کا 49.8٪ تھرمل پاور کے ذریعہ پیدا کیا جاتا ہے. پاکستان میں تھرمل پاور کی پیداوار 4921 میگاواٹ ہے۔

بجلی گھر

پاکستان میں 13 تھرمل پاور اسٹیشن کام کر رہے ہیں۔ کراچی میں سب سے بڑا اسٹیشن کام کر رہا ہے یہ اسٹیشن 1756 میگاواٹ بجلی پیدا کرتا ہے۔ دوسرا سب سے بڑا اسٹیشن ملتان میں کام کر رہا ہے۔ یہ 260 میگاواٹ پیدا کرتا ہے۔

اہم تھرمل اسٹیشن

دیگر اہم تھرمل پلانٹس فیصل آباد، کوٹری، پسنی، گڈو، جامشورو، مظفر گڑھ، سکھر اور لاڑکانہ وغیرہ میں ہیں۔

مستقبل کے منصوبے

پاکستان کی مستقبل کی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بڑی تعداد میں منصوبوں کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ یہ منصوبہ تیزی سے کام کر رہا ہے۔ اگر یہ منصوبہ بہتر طریقے سے کام کرتا ہے تو ہمارا ملک بہت ترقی کرے گا۔

شمسی توانائی

سورج سے جو توانائی ہمیں ملتی ہے اسے شمسی توانائی کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی آب و ہوا انتہائی گرم اور خشک ہے۔ پاکستان سرطان کے ٹراپیکل کے قریب واقع ہے لہذا سورج کی شعاعیں سال کے زیادہ تر عمودی ہوتی ہیں۔ ان دنوں گرم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں موسم گرما کا موسم سرما سے زیادہ طویل ہوتا ہے۔ سورج سب سے زیادہ وقت طلوع ہوتا ہے۔ ہم اس توانائی کو زندگی میں زیادہ سے زیادہ استعمال کر سکتے ہیں. یہ توانائی کا سب سے سستا ذریعہ ہے۔

شمسی توانائی کا استعمال

پاکستان میں ہمارے پاس اس توانائی کی وافر مقدار موجود ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ یہ توانائی مستقبل میں چھوٹی مشینوں اور موٹروں کو چلانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے شمسی توانائی دنیا میں توانائی کا سب سے بڑا ذریعہ بن جائے گی کیونکہ توانائی کے دیگر ذرائع مہنگے اور استحصال کرنا مشکل ہیں.

جوہری توانائی

پیشگی ذرائع

ایٹمی توانائی اس دنیا کا جدید ترین ذریعہ ہے۔ توانائی کا یہ ذریعہ بہت نفیس اور کثیر الجہتی نظام ہے۔ جیسا کہ آبادی کے ذرائع میں تیزی سے اضافہ بھی اسی شرح سے بڑھ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کوٹریوں کی ترقی میں توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے

اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان ایک عظیم ایٹمی طاقت بن چکا ہے۔ پاکستان نے 28 مئی 1998 کو بلوچستان کے علاقے چاغی میں ایٹمی دھماکے کیے تھے۔ پاکستان کو جوہری پروگرام میں پیش رفت کے حصول کے لیے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

نیوکلیئر پاور ٹیکنالوجی

پاکستان میں نیوکلیئر پاور ٹیکنالوجی 1971 میں متعارف کرائی گئی تھی جب کراچی میں 136 میگاواٹ صلاحیت کا پلانٹ لگایا گیا تھا۔ نیوکلیئر پاور پلانٹ (کے اے این یو پی پی) نصب کیا گیا تھا۔ یہ پلانٹ 31 سال سے زیادہ عرصے سے محفوظ طریقے سے کام کر رہا ہے۔ دوسرے اہم چیشما نیوکلیئر پاور پراجیکٹ پر بھی چین کی مدد سے کام کیا جا رہا ہے۔ اسے 13 جون 2000 کو نیشنل گرڈ سے منسلک کیا گیا ہے۔ اس کی مجموعی صلاحیت 325 میگاواٹ ہے اور یہ دریائے سندھ کے بائیں کنارے پر چشما بیراج کے قریب واقع ہے۔

www.pakcity.org

انسانی وسائل

سوال: 11

قدرتی وسائل

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی مکمل طور پر قدرتی وسائل پر منحصر ہے۔ قدرتی وسائل کے استحصال اور ان کی افادیت کا دارومدار انسانوں کی کاوشوں پر ہے۔

EDUCATION pakcity.org

پاکستان کی آبادی

پاکستان کی آبادی 150 ملین سے تجاوز کر چکی ہے جس نے پاکستان کو دنیا کا ساتواں سب سے بڑا ملک بنا دیا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنی زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا ہو گا۔

خود کفیل

اللہ کے فضل و کرم سے ہماری معیشت خود کفالت حاصل کرنے کی جانب گامزن ہے۔ اس کے علاوہ غیر ملکی زرمبادلہ کمانے کے لئے اناج کی کچھ اضافی پیداوار برآمد کی جاتی ہے۔ تعلیم کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ جدید تکنیک اور تحقیق زراعت اور صنعت کی ترقی کو تیز کر سکتی ہے۔

ضرورت سے زیادہ آبادی پر کمائے جاتے ہیں

تشویشناک صورتحال آبادی میں اضافے کی شرح ہے جو قدرتی وسائل کی پیداوار سے زیادہ ہے۔ یہ چیز ملک کی اقتصادی ترقی کو متاثر کرتی ہے۔ توانائی کے موجودہ وسائل کے تیزی سے استعمال کے ذریعے ہم ملک کی معیشت کو فروغ دے سکتے ہیں۔

مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: پاکستان کی مٹی کی اقسام کیا ہیں؟

باقی ماندہ مٹی: جب چٹانیں اور پہاڑیاں ٹوٹتی ہیں تو وہ اصل مقام پر بنتی ہیں۔ یہ زیادہ تر کاشت کاری کے لئے نامناسب ہے۔ ب. نقل مکانی کی مٹی؛ وہ مختلف ایجنٹوں کے ذریعہ لے جاتے ہیں مثال کے طور پر. ندی نالوں، ندیوں اور تیز ہواؤں کا تیز پانی۔

س.2 شمال مغربی پہاڑی علاقوں کی مٹی لکھیں؟

جواب: اس کا رنگ گہرا ابھورا ہے۔ یہ نباتات سی کے لئے قابل ہے. وہ سوات، چترال اور گلگت میں پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 3: بالائی سندھ کی مٹی لکھیں؟

جواب: اس کا رنگ سیاہ ہے۔

ب. اس میں کیلشیم کاربونیٹ کی زیادہ مقدار اور کم نامیاتی مادہ ہوتا ہے۔ وہ اٹک، لاہور، ملتان وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 4: انڈس ڈیلٹا کی مٹی لکھیں؟

جواب: اس کا رنگ سیاہ ہے۔ مٹی میں مٹی ہوتی ہے، جو سیلاب کے پانی کی حالت میں نمکین پانی کی حالت میں ہوتی ہے۔ مٹی انڈس ڈیلٹا میں واقع ہے۔

سوال نمبر 5: زیریں سندھ طاس کی مٹی لکھیں؟

جواب: اس کے کئی رنگ ہیں۔ بی۔ اس میں چونے کا پتھر، مٹی اور مٹی ہے۔ یہ دریائے سندھ کے شمال مغرب اور دریائے سندھ کے جنوب مشرقی علاقے میں پایا جاتا ہے۔

سوال نمبر 6: زرعی جنگلات کو لکھیں؟

شمال مشرق بی کے جنگلات جھاڑی دار جنگلات .C. بلوچستان کے پہاڑی جنگلات سمندری طوفانی جنگلات۔

س.7 پاکستان میں ٹھنڈی پیداوار کا علاقہ لکھیں؟

جواب اے پنجاب: پدھ، مکروال اور اروکھاٹ چلاغیر معمولی ٹھنڈی پیداوار ہیں۔ ب۔ سندھ: جھمپیر، تھرپارکر اہم ٹھنڈی پیداواری اعضاء ہیں۔ سی۔ سرحد: کوئرتا ایک اہم ٹھنڈا پیدا کرنے والا علاقہ ہے۔ ڈی بلوچستان: ہارنک اور زیارت اہم ٹھنڈی پیداوار کرنے والے علاقے ہیں۔

س.8 پاکستان کے جپسم پیدا کرنے والے علاقے لکھیں؟

جواب: پنجاب: میانوالی اور جہلم بی۔ بلوچستان: کوئٹہ اور سبی۔ این ڈبلیو ایف پی: کوہاٹ ڈی۔ سندھ: دادو۔

سوال نمبر 9: پاکستان کی چار غذائی فصلیں لکھیں؟

جواب اے ویٹ بی۔ رائس سی. مکئی ڈی. دالیں

سوال نمبر10: پاکستان کی نقد آور فصل لکھیں؟

جواب اے کپاس

بی شوگر کین سی۔ تمباکو

سوال نمبر11: پاکستان کے چار زرعی مسائل لکھیں؟

جواب:

اقوام متحدہ کی اقتصادی زمین کی ہولڈ نگ بی۔ پانی کی کمی سی۔ مٹی کا کٹاؤ۔ نقل و حمل کے ذرائع کا فقدان

سوال نمبر12: زراعت کی ترقی کے لئے حکومت نے کون سے اقدامات اٹھائے ہیں اس کے بارے میں چار اقدامات لکھیں؟

جواب: ماڈل فارم بی کا قیام۔ آبپاشی کی سہولیات میں اضافہ کریں۔ پانی جمع ہونے اور نمکینیت پر کنٹرول۔ مواصلاتی میڈیا کا استعمال

سوال نمبر13: پاکستان میں آبپاشی کے ذرائع کیا ہیں؟

این ایس اے ویلز بی۔ ٹیوب ویلز سی. کینال ڈی۔ کریم

سوال نمبر14: بالائی وادی سندھ کا نہری نظام لکھیں؟

جواب: جہلم کی بالائی اور نچلی نہریں۔ چناب کی بالائی اور نچلی نہریں تھل کینال ڈی۔ وارسک ڈیم کینال.

سوال نمبر15: زیریں وادی سندھ کا نہری نظام لکھیں؟

جواب: گڈو بیراج کینال بی سکھر بیراج کینال سی کوٹری بیراج کینال۔

سوال نمبر16: پاکستان میں کثیر المقاصد ڈیم لکھیں؟

این ایس اے منگلا ڈیم بی۔ تربیلا ڈیم سی۔ کالا باغ ڈیم

سوال نمبر17: پاکستان میں توانائی کے ذرائع کیا ہیں؟

اے کول بی۔ گیس

سی پیٹرولیم ڈی. پانی (پن بجلی)

سوال نمبر18: پاکستان کے چار جنگلات کے نام لکھیں؟

اے این ایس اے جہلم بی۔ میانوالی۔ ڈیرہ غازی خان Changa مانگا

خالی جگہوں کو پر کریں

1 . اللہ تعالی نے انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کے لیے بھی پودے، درخت، معدنیات اور پانی پیدا کیے ہیں۔ انہیں **قدرتی** وسائل کہا جاتا ہے۔

www.pakcity.org

2. زمین کی اوپری پرت جو مختلف پتلی چٹان کے ذرات پر مشتمل ہوتی ہے پودوں اور پودوں کی نشوونما میں مددگار ثابت ہوتی ہے جسے مٹی کہا جاتا ہے۔

3. ٹھوس ذرات ہوا اور پانی مٹی کے **بنیادی اجزاء** ہیں۔

4. وہ مواد جو دریاؤں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے اور دوسری جگہوں پر جمع کیا جاتا ہے اسے **ایلویم مٹی کہا جاتا** ہے۔

5. ہوا مواد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی ہے جو سطح پر جمع ہوتی ہے جسے **ایولین** مٹی کہا جاتا ہے۔

6. سندھ کا میدان دریائے سندھ کے ذریعے **ایلوویم کے جمع** ہونے اور اس کے خراج کے ساتھ بنایا گیا ہے۔

7. **بانگر** مٹی سندھ کے میدان کے ایک وسیع علاقے کا احاطہ کرتی ہے۔

8. **انڈس ڈیلٹا** کی مٹی حیدرآباد سے جنوبی ساحلی علاقے تک پھیلی ہوئی ہے۔

9. چاول انڈس ڈیلٹا **کی مٹی کے بڑے حصے میں کاشت کیا جاتا** ہے۔

10. پاکستان کی توانائی کی کل ضروریات کا ایک تہائی حصہ جنگلات سے پورا ہوتا ہے۔

11. کسی بھی ملک کی متوازن معیشت کے لئے یہ ضروری ہے کہ تقریبا **25** فیصد رقبے پر جنگلات ہوں۔

12. پاکستان کے شمالی **اور** شمال مغربی **حصوں** میں سدا بہار جنگلات موجود ہیں۔

13. پاکستان کے شمالی اور شمال مغربی حصوں میں **سدا بہار جنگلات کی وجہ سے** زیادہ بارشیں ہوتی ہیں۔

14. سدا **بہار جنگلات سے** فرنیچر بنانے کے لئے سخت لکڑی دستیاب ہے۔

15. خشک پہاڑی جنگلات کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں تقریبا **900** سے **3000** میٹر کی اونچائی پر پائے جاتے ہیں۔

1. بلوچستان۔

16. مینگروز کے جنگلات کراچی سے کچھ تک ساحل کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔

17. جنگلات کوئلے کی جگہ لکڑی کو ایندھن کے طور پر فراہم کرتے ہیں۔

18. دریاؤں میں بڑی مقدار میں ریت اور مٹی ہوتی ہے جو ہمارے **ڈیموں** اور **جھیلوں** کو بھر دیتی ہے۔

19. جنگلات پاکستان کے کل رقبے کا **3.6** فیصد ہیں۔

20. منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن 1975 **میں قائم کی گئی تھی**۔

21. لوہے، کرومائٹس اور تانبے **دھاتی معدنیات ہیں**۔

22. راک سالٹ، چونا پتھر، جپسم، سنگ مرمر اور سلفر **غیر دھاتی** سنگ مرمر ہیں۔

23. چائنا کلے اور فائر کلے **غیر دھاتی** سنگ مرمر ہیں۔

24. قیمتی پتھر ایک **غیر دھاتی** سنگ مرمر ہے۔

25. کوئلہ قدرتی گیس اور خام تیل بجلی کے وسائل کی معدنیات ہیں۔

26. کوئلے کی سب سے بڑی کان پنجاب میں سالٹ رینج ہے۔

27. اٹک، جہلم اور چکوال کے اضلاع سے حاصل ہونے والا تیل راولپنڈی کے قریب مورگاہ ریفائنری میں ریفائن کیا جاتا ہے۔

28. قدرتی گیس **کے ذخائر** سوئی، اوچ، زین، کھیرپور، مزرانی، ہندی، کنڈکوٹ، سرونگ، ڈھوڈک، پیر کوہ اور دھولیان میں ہیں۔

29. پاکستان نے روس کے **تعاون سے کراچی میں** اسٹیل مل قائم کی۔

30. لوہے کا سب سے بڑا ذخیرہ کالاباغ میں پایا جاتا ہے۔

31. **کرومائٹ** ایک سفید دھات ہے جو لوہا بنانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

32. راک نمک کی سب سے بڑی کان **کھیوڑہ میں پائی جاتی ہے**۔

33. **چونا پتھر** سیمنٹ کی صنعت کے لئے بہت مفید خام مال ہے.

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

34. **جپسم** سفید رنگ کا ایک روشن پتھر ہے۔

35. خیبر ایجنسی میں ملاگوری میں سب سے بہترین قسم کا **سنگ مرمر** پایا جاتا ہے۔ انگورہ (ضلع سوات) اور تھرپارکر (سندھ) چائنا کلے کے لیے جانے جاتے ہیں۔

36. **اینٹوں کے** بھٹوں میں فائر کلے کا استعمال کیا جاتا ہے۔

37. پاکستان کے کل رقبے کا 25 فیصد حصہ زیر کاشت ہے۔

38. گندم، گنے، مکئی اور چاول اہم غذائی فصلیں ہیں۔

39. **55** فیصد لوگ زراعت کے شعبے میں کام کر رہے ہیں۔

40. **ملک کا 70** فیصد زیر کاشت رقبہ آبپاشی کے نظام کے تحت ہے۔

41. فصلوں کو پانی دینے کا مصنوعی طریقہ **آبپاشی کہلاتا ہے۔**

42. پاکستان پانچ دریاؤں سے سیراب **ہوتا ہے** جن میں راوی، ستلج، جہلم، چناب اور سندھ شامل ہیں۔

43. بلوچستان میں کاریز آبپاشی کا نظام استعمال کیا جاتا ہے۔

44. دریائے سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کے لیے پانی کے اہم ذرائع ہیں۔

45. بالائی باری دوآب اور لوئر باری دوآب دریائے راوی کی دو اہم نہریں ہیں۔

46. بالائی چناب اور نچلے چناب رچنا دوآب **کے علاقے کو سیراب کرتے ہیں۔**

47. پشاور کا علاقہ دریائے سوات کی نہر سے سیراب ہوتا ہے۔

48. پن بجلی اور تھرمل بجلی بجلی کے اہم وسائل ہیں۔

49. دریائے سندھ میں غازی بروتھا منصوبہ پن بجلی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

50. یہ تربیلا ڈیم دریائے سندھ پر واقع ہے۔

51. **تربیلا** دنیا کے سب سے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔

52. **منگلا** ڈیم دریائے جہلم پر واقع ہے۔

53. پاکستان نے 28 مئی 1998 **کو بلوچستان کے علاقے چاغی میں ایٹمی دھماکے کیے تھے۔**

www.pakcity.org

باب#6

پاکستان کی صنعتی ترقی

سوال:1

صنعت

صنعت ایک ایسی جگہ ہے جہاں مشینوں اور اوزاروں کے ذریعے سرمایہ کار اور محنت سرمایہ کے خام مال اور قدرتی وسائل کی شکل کو اس طرح تبدیل کرتے ہیں کہ ان کی افادیت بڑی حد تک عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بڑھ سکتی ہے اور مارکیٹ میں زیادہ سے زیادہ قیمت حاصل کر سکتی ہے۔

صنعتی ترقی کے عوامل

سال 2000-2002 کے دوران پاکستان میں صنعتی ترقی کا تناسب 7.6 فیصد تھا جو دنیا میں بہت کم ہے۔ صنعتی ترقی کے عوامل درج ذیل ہیں۔

(ا) قومی آمدنی میں اضافہ

صنعتی ترقی سے قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(II) معیار زندگی کو بلند کرنا

لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرتا ہے۔

(3) معاشی استحکام

معاشی استحکام پیدا کرتا ہے۔

(IV) ادائیگی کا توازن

ملک کے ادائیگیوں کے توازن کو بہتر بنایا۔

(v) برآمدات میں اضافہ

برآمدات کو فروغ دیتا ہے اور غیر ملکی زر مبادلہ کماتا ہے۔

(6) دیگر شعبوں کی ترقی

دوسرے شعبوں کی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔

(VII) روزگار کے مواقع

روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

(VIII) اسپیشلائزیشن

ملک میں اسپیشلائزیشن کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

www.pakcity.org

(9)زراعت کی ترقی

زراعت کی ترقی میں مدد کریں۔

(X) نئی چیزیں فراہم کرتا ہے

لوگوں کو ایک نئی چیز فراہم کرتا ہے.

پاکستان میں صنعت کی پسماندگی

سوال:2

پاکستان میں صنعت کی پسماندگی کی وجوہات

پاکستان میں صنعتی ترقی نہ ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

(i) مختلف حکومتوں کی صنعتی پالیسیاں

جب نئی حکومت اقتدار سنبھالتی ہے تو وہ پچھلی حکومت کی تمام پالیسیوں کو ختم کر دیتی ہے۔اس کی وجہ سے ہمارے ملک کو بڑے مسائل کا سامنا ہے اور ترقی کی کمی کا سبب بنتا ہے۔

(II) سرمائے میں کمی

ہر صنعت بڑی تعداد میں سرمائے چاہتی ہے لیکن سرمائے کی کمی کی وجہ سے صنعت ترقی نہیں کرے گی۔

(III) محدود مارکیٹیں

محدود مارکیٹیں بھی صنعتی ترقی کی کمی کی وجہ ہیں۔

(IV) مزدور کی پیداواری صلاحیتوں میں کمی

جب لیبر محنت کرے گی تو کوئی بھی صنعت ترقی کرے گی اور پیداوار میں بھی بہتری اور اضافہ ہوگا۔اگر مزدور کام نہیں کریں گے تو صنعت خراب ہو جائے گی۔

(v) نقل وحمل اور مواصلات کے ذرائع کا فقدان

مواصلات صنعت کی ترقی میں ایک اہم اور اہم کردار ادا کرتا ہے.اگر مواصلاتی نظام خراب ہے تو ہماری مصنوعات خراب ہے.یہی وجہ ہے کہ مواصلات اور نقل وحمل کی کمی بھی صنعت کی ناکامی کا سبب بنتی ہے۔

(6)مہنگے ذرائع

نقل وحمل اور مواصلات کے مہنگے ذرائع.

(VII) تکنیکی علم کا فقدان

اگر کارکن تکنیکی ذہن نہیں رکھتے ہیں تو ہماری صنعت ترقی نہیں کرے گی.ہمارے تکنیکی کارکنوں کی کمی ہماری صنعتوں کا زوال ہے۔

(VIII) کاروباری افراد کی کمی

کاروباری افراد کی کمی کی وجہ سے صنعت ترقی نہیں کرے گی۔

(9) تعلیم کا فقدان

سیاسی ہم آہنگی اور سیاسی استحکام کا فقدان صنعت کی ناکامی کی وجہ ہے۔

(x) بجلی کی عدم دستیابی

بہت سے علاقوں میں بجلی کی عدم دستیابی۔

(XI) مشترکہ لوڈشیڈنگ

بجلی پاکستان کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پاکستان بجلی میں خود کفیل نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ عام لوڈشیڈنگ بھی صنعت کی ترقی میں ناکامی کا سبب بنتی ہے۔

(XII) دوسرے ممالک کی طرف سے عائد اقتصادی پابندیاں

دوسرے ممالک کی طرف سے عائد کی جانے والی معاشی پابندی بھی صنعت کی ترقی کی ناکامی کا سبب بنتی ہے۔

(XIII) عالمی مارکیٹ کی موثر تلاش کا فقدان

عالمی مارکیٹ کی موثر تلاش کا فقدان بھی صنعت کی ترقی کی ناکامی کا سبب بنتا ہے۔

چھوٹے پیمانے کی صنعت اور چھوٹے پیمانے کی صنعت کے مسائل

سوال:3

چھوٹے پیمانے کی صنعت

چھوٹے پیمانے کی صنعت کو ہمیشہ مختلف ممالک میں مختلف طریقوں سے سراہا گیا ہے۔ پاکستان میں یہ صنعت وہ ہے جو 2 سے 9 مزدوروں کو ملازمت دینے کے بعد چھوٹے پیمانے پر مارکیٹ کے لئے مختلف سامان تیار کرتی ہے۔ مندرجہ ذیل اہم چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ہیں۔ پولٹری فارم، ڈیری فارم، شہد بنانے کی صنعت، قالین، برتن، کھیلوں کا سامان، پنکھے اور برقی موٹریں وغیرہ۔

چھوٹے پیمانے کی صنعت کے مسائل

(ا) مزدوروں کی پیداواری صلاحیتوں میں کمی چھوٹے صنعت کاروں کے پاس کم سرمایہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سرمائے کی کمی کی وجہ سے اپنی مصروفیت کو بڑھا نہیں سکتے۔

(II) تکنیکی مہارتوں کی کمی مزدور غیر تعلیم یافتہ اور غیر ہنر مند ہیں۔ نئی ٹیکنالوجی سے استفادہ نہ ہونے کی وجہ سے نیم ہنر مند اور ناخواندہ مزدوروں کے لیے اپنی مصنوعات کا معیار برقرار رکھنا بہت مشکل ہے۔ لہذا وہ تکنیکی مہارت کی کمی کی وجہ سے بڑے پیمانے پر صنعت قائم نہیں کر سکتے ہیں۔

(III) تعاون کا فقدان تعاون کی کمی کی وجہ سے چھوٹی صنعتوں کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ منافع بخش منڈیوں کو تلاش کرنے میں دشواری اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کے ساتھ مسابقت جو بہتر سامان پیدا کرتی ہیں اور چھوٹی صنعت کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(iv) پیداوار کے فرسودہ ذرائع چھوٹی صنعتوں میں مسائل کی وجہ یہ ہے کہ وہ بنیادی طور پر پیداوار کے پرانے اور فرسودہ ذرائع استعمال کرتے ہیں۔

(۵) سوتیلا ماں جیسا سلوک سرکاری محکموں کا سوتیلا ماں جیسا سلوک بہت سارے مسائل پیدا کرتا ہے۔ چھوٹی صنعتوں کو اچھا خام مال حاصل کرنا مشکل لگتا ہے۔ یہ ان کے مزدوروں کو تربیت نہیں دے سکتی اور انہیں اچھی اجرت نہیں دے سکتی۔ وہ سماجی تحفظ کے فوائد کے بغیر کام کرتے ہیں۔

مختصر نوٹ

سوال:3

چھوٹے پیمانے کی صنعت

چھوٹے پیمانے کی صنعت کو ہمیشہ مختلف ممالک میں مختلف طریقوں سے سراہا گیا ہے۔ پاکستان میں یہ صنعت وہ ہے جو 2 سے 9 مزدوروں کو ملازمت دینے کے بعد چھوٹے پیمانے پر مارکیٹ کے لئے مختلف سامان تیار کرتی ہے۔ مندرجہ ذیل اہم چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ہیں۔ پولٹری فارم، ڈیری فارم، شہد بنانے کی صنعت، قالین، برتن، کھیلوں کا سامان، پنکھے اور برقی موٹریں وغیرہ۔

چھوٹے پیمانے کی صنعت کے مسائل

(i) مزدوروں کی پیداواری صلاحیتوں میں کمی چھوٹے صنعت کاروں کے پاس کم ہے سرمایہ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سرمائے کی کمی کی وجہ سے اپنی مصروفیت کو بڑھا نہیں سکتے۔

(II) تکنیکی مہارتوں کی کمی مزدور غیر تعلیم یافتہ اور غیر ہنر مند ہیں۔ نئی ٹیکنالوجی سے استفادہ نہ ہونے کی وجہ سے نیم ہنر مند اور ناخواندہ مزدوروں کے لیے اپنی مصنوعات کا معیار برقرار رکھنا بہت مشکل ہے۔ لہذا وہ تکنیکی مہارت کی کمی کی وجہ سے بڑے پیمانے پر صنعت قائم نہیں کر سکتے ہیں۔

(III) تعاون کا فقدان تعاون کی کمی کی وجہ سے چھوٹی صنعتوں کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ منافع بخش منڈیوں کو تلاش کرنے میں دشواری اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کے ساتھ مسابقت جو بہتر سامان پیدا کرتی ہیں اور چھوٹی صنعت کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(iv) پیداوار کے فرسودہ ذرائع چھوٹی صنعتوں میں مسائل کی وجہ یہ ہے کہ وہ بنیادی طور پر پیداوار کے پرانے اور فرسودہ ذرائع استعمال کرتے ہیں۔

(۵) سوتیلا ماں جیسا سلوک سرکاری محکموں کا سوتیلا ماں جیسا سلوک بہت سارے مسائل پیدا کرتا ہے۔ چھوٹی صنعتوں کو اچھا خام مال حاصل کرنا مشکل لگتا ہے۔ یہ ان کے مزدوروں کو تربیت نہیں دے سکتی اور انہیں اچھی اجرت نہیں دے سکتی۔ وہ سماجی تحفظ کے فوائد کے بغیر کام کرتے ہیں۔

پاکستان کی اہم صنعتیں

سوال:5

پاکستان کی اہم صنعتیں

پاکستان کی مندرجہ ذیل اہم صنعتیں ہیں۔

کاٹن ٹیکسٹائل انڈسٹری پاکستان کی آزادی کے بعد سب سے زیادہ ترقی سوتی کپڑوں کی صنعت نے کی اور پاکستان کو تین صنعتوں میں اپنا حصہ ملا۔ سوتی کپڑا زیادہ تر درآمد کیا جاتا تھا۔ حکومت نے اس صنعت کو بہت اہمیت دی اور اس کی حوصلہ افزائی کی۔ اس وقت 850 چھوٹی اور بڑی صنعتیں کام کر رہی تھیں۔ 1975 میں کپڑے کی پیداوار 70 کروڑ دھاگے تھی۔ اب ہمارا ملک کچھ قسم کے کپڑے کے یارڈز میں آزاد ہے لیکن سوتی کپڑا بھی برآمد کیا جا رہا ہے۔ جاپان اور ہانگ کانگ ہمارے کپڑے کے سب سے بڑے درآمد کنندہ ہیں۔ اب اس صنعت کی درآمد ختم ہو چکی ہے۔ اس کی صنعتیں زیادہ تر فیصل آباد، لاہور اور کراچی میں ہیں۔ فیصل آباد کو پاکستان کا مانچسٹر کہا جاتا ہے۔ ایران کے تعاون سے دو صنعتیں بولان ٹیکسٹائل اور لسبیلہ قائم کی جا رہی ہیں۔ اس پر 67 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔

اونی ٹیکسٹائل انڈسٹری

تقسیم سے پہلے پاکستان میں اونی کپڑے کی کوئی صنعت نہیں تھی۔ ایک مشکل یہ ہے کہ باریک اونی دھاگے کو درآمد کرنا پڑتا ہے۔ دیسی اون اتنی اچھی نہیں ہے کہ اسے اچھے معیار کے کپڑے کی تیاری میں استعمال کیا جا سکے۔ یہ زیادہ تر قالین بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے اعلی معیار کے اونی کپڑے کا کمبل اور اونی دھاگہ پاکستان میں بنوں، کراچی، لارنس پور، ہرنائی ملتان، نوشہرہ اور قائد آباد میں بنایا جاتا ہے.

سیمنٹ انڈسٹری جب پاکستان وجود میں آیا تو صرف سیمنٹ کی صنعت تھی۔ اب داؤد خیل، ڈنڈ کوٹ، حیدر آباد، واہ، روہڑیم جہلم، ہزارہ اور کراچی میں بہت سی صنعتیں کام کر رہی ہیں۔ اس کی تیاری میں استعمال ہونے والی کیلشیم کاربونیٹ، جپسم اور خصوصی مٹی پاکستان کے لیے کافی ہے۔ ایران کے تعاون سے بلوچستان کے علاقے اسپنٹنگی میں ایک فیکٹری بنائی جا رہی ہے۔ دوسری فیکٹری لسبیلہ کے گوڈائی میں زیر تعمیر ہے۔ غریبوال، فاروقی، نوشہرہ، کوہڑ اور نوری آباد میں بھی سیمنٹ کی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔

شوگر انڈسٹری شوگر فیکٹریاں مردان، فیصل آباد، جوہر آباد، بنی، پتوکی، چارسدہ، لاڑکانہ، چارسدہ، ٹنڈو محمد خان، بہاولپور، جھنگ، لیہ، دریا خان اور گجرات میں کام کر رہی ہیں۔ پنجاب میں پانچ اور صوبہ سندھ میں تین فیکٹریاں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ فرنٹیئر میں ایک فیکٹری بھی بنائی جا رہی ہے۔

فرٹیلائزر انڈسٹری جب وجود میں آئی تو پاکستان میں کھاد کی کوئی فیکٹری نہیں تھی لیکن اب داؤد خیل، ملتان اور فیصل آباد میں کئی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔

چمڑے کی صنعت جانوروں کی کھالیں پاکستان کا اہم خام مال ہیں۔ لاہور، کراچی اور حیدر آباد میں کئی بڑی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان چمڑے اور چمڑے کی نئی مصنوعات برآمد کر کے کافی زرمبادلہ کماتا ہے۔ اب پاکستان میں چمڑے کی صفائی کرنے والی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔

لاہور، نوشہرہ، چارسدہ اور گھارو میں پیپر بنانے کی پیپر انڈسٹری فیکٹریاں قائم کی گئی ہیں۔ اخبارات کی ضرورت کے لئے حیدر آباد میں ایک فیکٹری کام کر رہی ہے اور شکر گڑھ میں بھی ایک فیکٹری قائم کی گئی ہے۔

کارڈ بورڈ انڈسٹری گتے کی ضروریات درآمد کے ذریعے بھی پوری کی جاتی ہیں۔ اب نوشہرہ میں ایک فیکٹری گتے کے اچھے معیار کی پیداوار کرتی ہے. گجرانوالہ کے علاقے راہوالی میں ایک فیکٹری گتے کی تیاری کر رہی ہے۔

ربڑ کا سامان تیار کرنے والی فیکٹریاں لاہور، سیالکوٹ اور کراچی میں کام کر رہی ہیں جہاں سائیکلوں کے ٹائر اور ٹیوبز کام کر رہی ہیں۔ موٹر سائیکلیں، اسکوٹر اور بھاری گاڑیوں کے جوتے، ربڑ کی نشستیں، چٹائیاں اور دیگر پتلیاں تیار کی جا رہی ہیں۔

الیکٹرک گڈز انڈسٹری پاکستان نے الیکٹرک انڈسٹری میں بہت ترقی کی ہے۔ تار سازی اور ریڈیو سرکٹ کی فیکٹریاں ترقی کر رہی ہیں، ٹی وی ریڈیو، ریفریجریٹر اور ایئر کنڈیشنز بھی تیار کیے جا رہے ہیں۔ یہ فیکٹریاں لاہور، کراچی، گجرات اور گوجرانوالہ میں ہیں۔

آئرن انڈسٹری کراچی اور لاہور میں کچھ فیکٹریاں ہیں جو خام لوہے سے سور کا لوہا بنا رہی ہیں۔ کے لوہے کی فیکٹری بہت پہلے بن چکی ہو گی لیکن اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ اب کراچی میں اسٹیل مل روس کے تعاون سے کام کر رہی ہے۔

مشین انڈسٹری چین کے تعاون سے ٹیکسلا میں ایک فیکٹری قائم کی گئی ہے جو انجن، ریلوے ویگنوں، پہیوں اور ایکسلز، سڑک کی تعمیر کی مشینوں وغیرہ کے پرزے تیار کرتی ہے۔

شپ انڈسٹری کراچی شپ یارڈ کراچی میں کام کر رہا ہے جو چھوٹے سائز کے جہاز تیار کر رہا ہے۔ اب وہ بڑے بڑے جہاز بھی بنا رہا ہے۔ بن قاسم میں جہاز سازی کی فیکٹری بھی قائم کی جا رہی ہے۔

آئل ریفائننگ انڈسٹری یہ صنعتیں راولپنڈی، ملتان اور کراچی میں کام کر رہی ہیں۔

پاکستان میں بناسپتی گھی کی

صنعت نے بہت ترقی کی ہے لیکن اس کی پیداوار ہمارے ملک کی ضرورت سے کم ہے۔ مزید فیکٹریاں قائم کی جا رہی ہیں۔ تقسیم کے وقت بلوچستان میں گھی کی کوئی فیکٹری نہیں تھی۔ لیکن اب کوئٹہ اور ٹیمپل ڈیرہ میں دو فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ 1973ء میں اس صنعت کو قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ حکومت ہماری ضروریات کے مطابق مزید فیکٹریاں قائم کر رہی ہے۔ دو فیکٹریاں شمالی علاقوں میں اور ایک قبائلی علاقوں میں قائم کی جا رہی ہیں۔ اس وقت پاکستان میں گھی کی 25 فیکٹریاں ہیں۔

پاکستان میں سوڈا ایش، کلر، کاسٹک سوڈا، سلفرک ایسڈ، کیڑے مار ادویات اور فارمیسی ادویات کی صنعتوں نے بہت ترقی کی ہے۔

اسلحے کی صنعت ہم رائفلز، مشین گنز، مارٹر اور دیگر چھوٹے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔ پاکستان ان ہتھیاروں میں خود کفیل ہے اور دوسرے مسلم ممالک کو بھی برآمد کر رہا ہے۔ کامرہ (اٹک) میں فیکٹریاں ہوائی جہاز بنا رہی ہیں اور ان کی مرمت کا کام کر رہی ہیں۔ یہاں میراج کو رپین کرنے کی سہولیات دستیاب ہیں اور ایف 16 ان کی مکمل اسمبلنگ کے لیے بھی ہیں۔ نئے پائلٹوں کو تربیت دینے کے لئے کامرا میں ایک چھوٹا ہوائی جہاز بنایا گیا ہے۔ اس کا نام مشاق ہے۔

متفرق صنعتیں کئی دیگر صنعتوں نے بھی بہت ترقی کی ہے۔ ان میں آٹا پینے، سگریٹ بنانے، ماچس کی چھڑیاں بنانے، شیشے بنانے اور سائیکل بنانے کی صنعتیں اہم ہیں۔

<u>**نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع**</u>

سوال:6

تعارف

نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع سے مراد وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتے ہیں اور اپنا سامان بھی لے جا سکتے ہیں۔ انہیں نقل و حمل کا ذریعہ کہا جاتا ہے۔ کسی بھی ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع بہت اہم ہیں۔ ان ذرائع میں ریل، سڑکیں اور پانی شامل ہیں۔

نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع کے فوائد

اس کے فوائد درج ذیل ہیں:

1. مقامی اور غیر ملکی تجارت نقل وحمل کے یہ ذرائع فیکٹریوں میں خام مال لانے اور پھر مفید مواد کو مارکیٹوں تک پہنچانے میں بہت مفید ہیں۔ یہ مقامی اور غیر ملکی تجارت کے دائرے کو وسیع کرتا ہے اور مواد کی درآمد/ برآمد آسان ہو جاتا ہے.

شہروں/دیہاتوں کے درمیان نقل

وحمل شہروں اور دیہاتوں کے درمیان سامان، خدمات اور مزدوروں کی نقل وحمل اہم ہے۔ یہ سماجی ترقی کے لئے بھی ضروری ہے۔ اگر نقل وحمل تیز، سستی اور آسان ہو گی تو ہم خام مال اور مفید سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے میں آرام محسوس کریں گے.

3. جغرافیائی مہارتوں کا فروغ ترقی یافتہ ممالک کی برتری نقل وحمل کے ذرائع کی وجہ سے ہے۔ ہمارے ملک کی ترقی کے لئے ان کی کثرت اور بہتری ضروری ہے، اس مقصد کے لئے جغرافیائی مہارت ہونے کے ناطے نئے زمینی اور سمندری راستوں کو کھولنا ضروری ہے۔

زراعت کو فروغ دینا زرعی ترقی کے لئے اچھی سڑکوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ موثر ہیں تو، کھادوں، تیل کی مشینری اور فصلوں کی نقل وحمل ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا آسان ہے. ہر گاؤں کو ایک اچھی سڑک کے ذریعہ شہر سے جوڑا جانا چاہئے۔

5. ترقی کی رفتار نقل وحمل اور مواصلات کے ذرائع ایک شہر اور دوسرے کو مضبوطی سے جوڑتے ہیں. وہ ملک کے مختلف حصوں میں ترقی کی رفتار کو برقرار رکھتے ہیں۔

6. مناسب قیمتیں نقل وحمل کے اچھے ذرائع کے ذریعہ، چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا بہت آسان ہے. تمام لوگ مارکیٹ کے نرخوں سے واقف رہتے ہیں اور قیمتوں کو مستحکم رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔

آمدنی کی نقل وحمل میں اضافہ کسی ملک کے استحکام اور معاشی ترقی میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ نقل وحمل اور مواصلات کے اچھے ذرائع لوگوں کی آمدنی اور ان کے معیار زندگی کو بڑھانے میں مدد کرتے ہیں۔

محصولات میں اضافہ نقل وحمل اور مواصلات کے اچھے ذرائع سے حکومت کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

سیاحت سیاحت میں پیش رفت ٹرانسپورٹ کے بہتر ذرائع سے ترقی کرے گی۔ سیاح بھی لطف اندوز ہو سکتے ہیں جب انہیں نقل وحمل کی سہولت ملے گی۔ سیاح آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتے ہیں۔ نقل وحمل اور مواصلات کے اچھے ذرائع ملک کے مختلف علاقوں کو متحد کرنے اور بھائی چارے کو فروغ دینے میں مدد کرتے ہیں۔

10. سماجی بہبود ان کا مطلب ہے کسی ملک کی سماجی فلاح و بہبود پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ معاشرے کی ترقی کے لئے تمام لوگ ان ذرائع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کا مطلب ہے لوگوں کو قریب لانا اور وہ ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں۔ ان ذرائع کی وجہ سے تہذیب وسیع ہو جاتی ہے اور اتحاد قائم ہوتا ہے۔ وہ سماجی فلاح و بہبود کی بہتر تکمیل میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

www.pakcity.org

11. دفاع کی کار کردگی

مسلح افواج کے لئے یہ بہت اہم ہے۔ ان طریقوں سے ہمارے فوجی اور ان کے اسلحے جیسے گاڑیاں، ٹرک، ٹینک ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ہے اس مقصد کے لئے نقل و حمل کا معیار بہت بلند ہونا چاہیئے۔ نقل و حمل کے اچھے ذرائع دفاع کی کار کردگی کو یقینی بناتے ہیں۔ اس طرح ملک کا دفاع زیادہ قابل اعتماد ہو جاتا ہے۔

12. ملک میں سیاسی بیداری میں اضافہ

نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع سیاسی معاملات میں مددگار ثابت ہوں گے۔ اس سے ملک میں لوگوں میں سیاسی بیداری بھی بڑھتی ہے۔

اصلاحات شروع میں صوبائی اور مرکزی حکومتوں نے نقل و حمل میں مشکلات کو دور کرنے کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے۔ اب عوام اور حکومت کی کوششوں سے ہم نے اپنی مشکلات پر قابو پالیا ہے۔ نئی سڑکیں بنائی گئی ہیں اور پرانی سڑکوں کی مرمت کی گئی ہے۔ ریلوے کے نئے تختے بچھائے گئے ہیں۔ اسی طرح سمندری اور فضائی راستوں نے بھی بہت ترقی کی ہے۔ ٹیلی گرام، ٹیلی فون۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن سسٹم کی رینج وسیع کر دی گئی ہے۔

زمینی نقل و حمل اور مواصلات کی اقسام

سوال: 7

مواصلات کے مختلف ذرائع

مواصلات کے ذرائع میل، ٹیلی گراف، ٹیلی کام، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون، اخبار، میگزین، ریڈیو، انٹرنیٹ، ای میل اور ای کامرس وغیرہ ہیں۔ لوگ ان تمام ذرائع سے ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ وہ تاجروں کو تیزی سے سودے کرنے میں مدد کرتے ہیں، اور انہیں قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ رابطے میں رکھتے ہیں. وہ کچھ ہی وقت میں دور دراز مقامات پر دستاویزات بھیجنے میں بھی مدد کرتے ہیں۔

مواصلات کی اقسام

زمینی مواصلات کی دو قسمیں ہیں: 1. ریلوے 2. سڑکوں

1. ریلوے

پاکستان ریلوے ہمارے نقل و حمل کے نظام میں سب سے اہم ہے لیکن اسے مکمل طور پر استعمال نہیں کیا جا رہا ہے۔ سڑکیں سب سے زیادہ بوجھ برداشت کرتی ہیں۔ اسے پی آر کہا جاتا ہے۔ شروع میں ریلوے انجن کوئلے سے چلائے جاتے تھے۔ اب ڈیزل انجنوں کی جگہ برقی انجن وں نے لے لی ہے۔ کراچی اور کوٹری کے درمیان پہلا ریلوے ٹریک 1861 میں بچھایا گیا تھا۔ کچھ جگہوں پر ڈبل لائنوں کا انتظام کیا گیا ہے اور نئی ریلوے لائنیں بچھائی جا رہی ہیں۔ ریلوے کے پاس 600 لوکوموٹو ریلوے انجن اور 23459 اچھی ویگنیں ہیں۔

پاکستان ریلوے کی بہتری کیلئے اقدامات مسافروں کو مزید سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ سگنل کا جدید نظام اپنایا گیا ہے۔ مغل پورہ ورکشاپ، لاہور اور اسلام آباد ویگن شاپ انجنوں کی مرمت کر رہے ہیں اور ٹیل ڈبوں سے ریلوے کا نظام بہتر ہو رہا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ پاکستان ریلویز صنعتی اور معاشی ترقی کو فروغ دینے کے لئے سامان کی نقل و حمل کے ذرائع کو بہتر بنائے۔

پاکستان ریلویز کے مسائل ریلوے کی بدانتظامی ہے جس نے مندرجہ ذیل مسائل پیدا کیے ہیں:

پرانی اور رستی مشینری زیادہ تر مشینری پرانی اور زنگ آلود ہو چکی ہے۔ اب تک اس کی مرمت یا تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

مال گاڑیوں کی سست رفتار مال گاڑیوں کی رفتار سست ہے لہذا لوگ اپنا سامان سڑکوں کے ذریعے بھیجتے ہیں۔ اس طرح ریلوے کو مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

نئے طاقتور انجنوں کی کمی پاکستان، ریلوے کو نئے طاقتور انجنوں کی کمی کا سامنا ہے۔ مسافر اور ایکسپریس ٹرینوں کو عام طور پر ان انجنوں کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے، جو عام طور پر خراب ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے مال اور مسافر ٹرینوں میں تاخیر ہوتی ہے۔

پرانے ریلوے ٹریک پرانے اور زنگ آلود ریلوے ٹریک، سلیپرز اور ویگنیں، ریلوے حادثات میں اضافے کا سبب بنتی ہیں۔

بدانتظامی اور نااہلی، بدانتظامی، ملازمین کی ضرورت سے زیادہ اور ملازمین کی نااہلی بنیادی وجوہات ہیں جو پاکستان ریلوے کو مالی نقصانات کا باعث بنتی ہیں۔ پاکستان ریلوے کی انتظامیہ اہل نہیں ہے۔

احتساب کے نظام کا فقدان محکمہ ریلوے میں حساب کتاب کا کوئی مناسب نظام نہیں ہے۔

2. سڑکیں

سڑکیں ہماری تجارت کے لئے بہت اہم ہیں۔ مختلف شہر سڑکوں سے جڑے ہوئے ہیں اور ہماری زیادہ تر پیداوار اور خام مال سڑکوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ہے۔ ہماری آبادی کی اکثریت سڑک کے ذریعے سفر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ زرعی سامان اور ہماری اشیاء کی دیگر پیداوار اور سڑکوں کے ذریعے ملک کے مختلف حصوں میں لے جایا جاتا ہے۔

پاکستان کی اہم شاہراہیں صرف ایک شاہراہ ملک کے شمال اور جنوب کو جوڑتی ہے یعنی کراچی، حیدرآباد، ملتان، ساہیوال، لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور پشاور۔ یہ قومی شاہراہ 56 فیصد سامان اور ملک کے لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا ذریعہ ہے۔

شہرہ ریشم ملک کے شمال میں چین کی مدد سے دنیا کے بلند ترین پہاڑ سے گزرتے ہوئے تعمیر کی گئی تھی۔ شاہراہ ریشم پاکستان اور چین کو ایبٹ آباد، راولپنڈی اور اسلام آباد کے ذریعے جوڑتی ہے۔

پاکستان میں سڑکوں کی لمبائی ملک میں بہت سی لمبی سڑکیں ہیں جو اچھی حالت اور معیار دونوں کی ہیں۔ پاکستان میں سڑکوں کی لمبائی 251661 کلومیٹر ہے جو 148877 کلومیٹر اچھے معیار اور 102784 کلومیٹر کم معیار کی ہیں۔

موٹروے

موٹروے کی ضرورت قومی شاہراہ نمبر 5 پر بہت زیادہ بوجھ تھا۔ ٹریفک کے بوجھ کی وجہ سے اس کی کارکردگی ضروریات کو پورا نہیں کرتی ہے۔ قومی شاہراہ کو دو طرفہ بنا کر بھی اس رش کو کم نہیں کیا جا سکا۔ سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ سفر میں بھی بہت وقت لگتا ہے۔ اس نے ملک میں ایک نئی موٹروے کی ضرورت پیدا کر دی ہے۔

گوادر موٹروے

بھی اس کا ایک حصہ ہے جس کی لمبائی 865 کلومیٹر ہے۔

کراچی-حب کا کڑ موٹروے کراچی-حب کا کڑ موٹروے 341 کلومیٹر طویل ہے اور اسے 1998 میں ٹریفک کے لیے کھولا گیا تھا۔ پاکستان میں موٹروے کا منصوبہ 3 حصوں میں تقسیم ہے، پہلا حصہ اسلام آباد لاہور موٹروے کے نام سے چھ سڑکوں پر مشتمل ہے اور یہ 335 کلومیٹر طویل ہے۔ دوسرا حصہ جو اسلام آباد اور پشاور کو جوڑتا ہے وہ 154 کلومیٹر طویل ہے اور تیسرا حصہ جو ملتان کو شکارپور سے جوڑتا ہے وہ 317 کلومیٹر طویل ہے۔

موٹروے کی تعمیر کا مقصد

ٹریفک کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے موٹروے پاکستان کی قومی شاہراہ پر ٹریفک کا بھاری بوجھ کم کرتا ہے۔

2. نقل و حمل کو تیز تر بنانے کے لئے یہ نقل و حمل کو تیز تر بناتا ہے.

3. عالمی تجارت کے مواقع یہ موٹروے کے آس پاس رہنے والے لوگوں کو آمدنی حاصل کرنے کے نئے مواقع فراہم کرتا ہے کیونکہ موٹروے انہیں عالمی تجارت سے جوڑتی ہے۔

لوگوں کے درمیان ہم آہنگی ملک کے مختلف حصوں میں ہم آہنگی کے مقصد کے لئے مزید مواقع کی فراہمی کے لئے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

صنعت کے قیام سے ملک کے مختلف حصوں میں صنعتی سلطنت کے قیام کے امکانات میں اضافہ ہوتا ہے۔

6. آمدنی میں اضافہ یہ ملک کی قومی اور فی سرمائے آمدنی کو بڑھاتا ہے۔

ہوائی نقل و حمل کے ذرائع

آج ہوائی راستے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ نہ صرف وقت کی بچت کرتا ہے بلکہ سامان کو دور دراز اور نا قابل رسائی جگہوں پر بھی لے جاتا ہے۔ مختلف قسم کے سامان کو ہوائی راستے سے بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے۔

ای کامرس

سوال:8

تعارف

اس کا مطلب الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے کاروبار ہے۔ یہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی دنیا ہے۔ یہ اب صنعت، تجارت اور گھروں میں استعمال کیا جارہا ہے. اب ایک گاڑی کمپیوٹر کی مدد سے دوسروں کے ساتھ ڈیل کرتی ہے۔ دنیا ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے۔

ای کامرس کے فوائد

ای کامرس دنیا میں کاروبار کرنے کا نیا طریقہ ہے۔ مختلف صنعتیں اپنی مصنوعات کو اپنی قیمتوں کے ساتھ انٹرنیٹ پر اشتہار دیتی ہیں۔ جبکہ گھر یا دفتر میں بیٹھ کر ہر شخص انٹرنیٹ کے ذریعے ان صنعتوں کی اشیاء کی تصاویر اور قیمتیں دیکھ سکتا ہے۔ کمپنی سے براہ راست معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ای کامرس کے ذریعہ، ہم مناسب قیمتوں پر کچھ بھی فروخت کر سکتے ہیں، اور منافع کما سکتے ہیں. اسے ای کامرس بزنس کہا جاتا ہے۔

کریڈٹ کارڈ کا استعمال کرتے ہوئے

کریڈٹ کارڈ کے ذریعے رقم منتقل کی جاسکتی ہے۔ جن لوگوں کے پاس کریڈٹ کارڈ ہے وہ فیکٹریوں سے سب کچھ خرید سکتے ہیں اور چند دنوں کے اندر کوریئر کے ذریعے ڈیلوری حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں صنعتی ترقی ممکن ہے

سوال:9

پاکستان ایک کم ترقی یافتہ ملک ہے جہاں لوگوں میں غربت پائی جاتی ہے۔ خشک سالی، ماحولیاتی آلودگی، کم آمدنی، لاقانونیت اور بیماریاں زراعت اور صنعت میں پسماندگی کی اہم وجوہات ہیں۔ لہٰذا ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ ہماری ترقی کا زیادہ تر انحصار زراعت اور صنعتی شعبے پر ہے۔ اسی طرح درآمدات، برآمدات اور نقل و حمل کے ذرائع کسی بھی ملک کی ترقی کی بنیاد ہوتے ہیں۔ چاہے وہ نجی شعبہ ہو یا پبلک سیکٹر، دونوں بہت اہم ہیں۔ ای کامرس معیشت کی ترقی میں اس طرح اہم کردار ادا کر سکتا ہے کہ موجودہ نسل کا معیار زندگی بلند ہو سکے۔ پاکستان کی صنعتی ترقی مندرجہ ذیل عوامل پر منحصر ہے:

1. زراعت
2. نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع۔
3. قدرتی وسائل کا بہترین استعمال۔
4. مالی وسائل
5. انسانی پیداواری وسائل کی صلاحیت میں اضافہ۔
6. بین الاقوامی مارکیٹ میں سامان کی فراہمی میں اضافہ۔
7. بینکاری کا فروغ۔
8. ٹیکنالوجی پر زور۔
9. مارکیٹوں کی توسیع۔
10. لوگوں کی آمدنی میں اضافہ کریں تاکہ وہ اپنی کھپت اور بچت میں اضافہ کر سکیں۔

pakcity.org

مختصر سوال وجواب

سوال نمبر 1: پاکستان کی صنعتی پسماندگی کی چار وجوہات لکھیں؟

جواب: 1. بجلی کے وسائل کا تالا 2. سیاسی عدم استحکام 3. تکنیکی تعلیم اور تربیت کا لاک 4. سرمائے کی کمی

سوال نمبر 2: کاٹیج انڈسٹریز کی خصوصیات لکھیں؟

جواب: 1. وہ بڑے طویل مدتی قرضوں کو مسترد نہیں کرتے ہیں۔ کسی بڑے سرمائے کی ضرورت نہیں ہے۔ 3. انتظام آسان ہے۔ 4. کسی بڑے فریم کام کی ضرورت نہیں ہے۔

س.3 پاکستان کی چند اہم چھوٹی صنعتوں کے نام بتائیں؟

جواب: 1. کھیلوں کے سامان کی صنعتیں 2. سرجیکل آلات کی صنعت 3. قالین کی صنعت 4. چمڑے کی صنعت

س.4 کاٹن ٹیکسٹائل ملز کے چار اہم مراکز لکھیں؟

جواب: صوبہ پنجاب: فیصل آباد، ملتان اور لاہور۔

صوبہ سندھ: کراچی، حیدرآباد اور گلگت بلتستان۔ صوبہ بلوچستان: کوئٹہ اور لسبیلہ۔ این ڈبلیو ایف پی: پشاور اور سوات۔

س.5 پاکستان کی چار بڑی درآمدات لکھیں؟

جواب: 1. مشینیں 2. لوہے کی دھات 3. پیٹرولیم 4. خوردنی تیل

www.pakcity.org EDUCATION pakcity.org

سوال نمبر 6: پاکستان کی بڑی برآمدات کے بارے میں کچھ لکھیں؟

جواب:

1۔چاول 2.کھیلوں کا سامان 3. سوتی ٹیکسٹائل 4. سرجری کے آلات

سوال نمبر 7: پاکستان کے کسی بھی تین ریلوے روٹس کے ذرائع لکھیں۔

جواب 1. پشاور سے کراچی براستہ راولپنڈی، لاہور اور روہڑی۔ راولپنڈی سے فیصل آباد براستہ وزیر آباد۔ 3۔ ملتان سے جیکب آباد براستہ ڈیرہ غازی خان

سوال نمبر 8: تین بڑی شاہراہوں کے نام لکھیں؟

جواب 1. کراچی سے طورخم براستہ پشاور تک قومی شاہراہ. خضدار کے راستے کراچی - کوئٹہ شاہراہ. 3۔ کوئٹہ - پشاور ہائی وے

سوال نمبر 9: صنعتی ترقی کے لئے حکومت کو کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

جواب:

1۔امن قائم ہونا چاہیے۔2۔ تجارتی قوانین کو آسان بنایا جانا چاہئے. اسمگلنگ کو کنٹرول کیا جانا چاہئے۔ آسان اقساط کے ساتھ طویل مدتی قرضے عوام کو دیئے جائیں۔

خالی جگہوں کو پر کریں

1. **نقل و حمل کے ذرائع** میں ریلوے، گاڑیاں، بسیں، ہوائی جہاز، بحری جہاز، ٹینکر اور کشتیاں شامل ہیں۔
2. پاکستان میں 2001-2002 کے دوران **صنعتی ترقی کا تناسب** 7.6 فیصد تھا۔
3. دستکاری، لکڑی کا کام اور لوہے کے کام کی صنعتیں کاٹیج انڈسٹری کی کچھ مثالیں ہیں۔
4. قالین کڑھائی اور کھلونوں کی صنعتیں کاٹیج انڈسٹری کی کچھ مثالیں ہیں۔
5. پولٹری فارمز، ڈیری فارمز اور شہد بنانے کی صنعتیں چھوٹے پیمانے کی اہم صنعتیں ہیں۔
6. کراچی میں پاکستان اسٹیل ملز اور شپ یارڈ ہیوی انڈسٹریز ہیں۔
7. ٹیکسٹائل انڈسٹری چمڑے اور چمڑے کے سامان کی صنعت بھاری صنعتیں ہیں۔
8. پاکستان اسٹیل مل سرکاری شعبے کی سب سے بڑی **صنعت** ہے۔
9. ٹیکسیلا کی دفاعی صنعت چین کی مدد سے قائم کی گئی تھی۔
10. 1952ء **میں** حکومت نے صنعتوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ڈپارٹمنٹ آف انڈسٹریل پروگریس کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا۔
11. 1961ء **میں** پاکستان انڈسٹریل بینک کا قیام عمل میں آیا۔
12. 1949ء **میں** سائنسی اور صنعتی تحقیق کا ایک شعبہ قائم کیا گیا۔
13. 1949ء **میں** انڈسٹریل فنانس کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا۔
14. **1953 میں**، صنعتی تحقیق کی ایک کونسل قائم کی گئی۔
15. ایران کے **تعاون سے دو صنعتیں بولان ٹیکسٹائل اور لسبیلہ ٹیکسٹائل قائم کی جا رہی ہیں۔**
16. لارنس پیور، ہرنائی، نوشہرہ اور قائد آباد **وولن** تھریڈ کے لیے مشہور ہیں۔
17. ربڑ **کا سامان تیار کرنے والی فیکٹریاں** لاہور، سیالکوٹ اور کراچی میں کام کر رہی ہیں۔
18. کراچی شپ یارڈ کراچی میں کام کر رہا ہے جو **چھوٹے** سائز کے جہاز تیار کر رہا ہے۔

www.pakcity.org

19. بن قاسم میں **جہاز سازی کی فیکٹری بھی قائم کی جا رہی ہے۔**

20. پاکستان میں گھی کی 25 فیکٹریاں ہیں۔

21. پہلی گولہ بارود فیکٹری 1951 **میں واہ میں قائم کی گئی تھی۔**

22. ریلوے اور سڑکیں زمینی مواصلات کی دو قسمیں ہیں۔

23. کراچی اور کوٹری کے درمیان پہلا ریلوے ٹریک **1861 میں بچھایا گیا تھا۔**

24. ہمارے مضامین کی دیگر پیداوار کو سڑکوں کے ذریعے ملک کے مختلف حصوں میں لے جایا جاتا ہے۔

25. **قومی شاہراہ** ملک کے شمال اور جنوب کو جوڑتی ہے۔

26. **شاہراہ ریشم ملک کے** شمال میں چین کی مدد سے تعمیر کی گئی تھی۔

27. **شاہراہ ریشم** پاکستان اور چین کو ایبٹ آباد، راولپنڈی اور اسلام آباد کے ذریعے جوڑتی ہے۔

www.pakcity.org

باب نمبر 7

پاکستان کی علاقائی زبانیں

تعارف

پاکستان ایک کثیر لسانی ملک ہے۔ پاکستان کے لوگ کم از کم 24 زبانیں اور بولیاں بولتے ہیں۔ پانچ علاقائی زبانیں ہیں۔ پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، براہوی اور کشمیری۔ یہ زبانیں ادب، شاعری، لوک گیتوں، اپنے اپنے بزرگوں کے روحانی اقتباسات سے مالامال ہیں اور پاکستان کی ثقافت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

علاقائی زبانیں، اگرچہ اپنی شکلوں، بولیوں اور خیالات کے اظہار میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، لیکن ان میں کئی مشترک عوامل ہیں. ان میں محبت، احترام اور نظریہ پاکستان سے پختہ وابستگی پیدا ہوتی ہے۔

پنجابی

پنجابی صوبہ پنجاب کی زبان ہے۔ یہ آریائی زبان پراکرت سے جڑا ہوا ہے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ پنجابی زبان کے الفاظ فارسی، عربی اور ترکی کے الفاظ کا مرکب بن گئے۔ اس کی پنجاب کے مختلف حصوں میں مختلف بولیاں ہیں جیسے 'سرائیکی' اور 'پوٹھوہاری'۔ لیکن بنیادی زبان وہی رہتی ہے۔ پنجابی صوفیانہ اور رومانوی شاعری سے مالامال ہے۔ انتہائی تصوراتی اور فنکارانہ عمدہ ادب، زیادہ تر اشعار میں، دو شکلیں رکھتا ہے۔ ان میں سے ایک گیت کی شاعری ہے جس میں بیت، کافی سی ہارفی، باڑہ ماہ اور ستوارہ شامل ہیں۔ دوسرا "بیانیہ شاعری" ہے جو مختلف تال اور میٹروں پر مشتمل ہے۔ مثال کے طور پر قصہ نور نامہ، گلزار، جنگ نامہ اور وار ہیں۔

مشہور پنجابی شاعر

پنجابی زبان کے کچھ مشہور شعرا میں شامل ہیں: بابا فرید شکر گنج بخش شیخ ابراہیم فرید ثانی مادھولال حسین سلطان باہو

بھولے شاہ علی حیدر وارث شاہ

سندھی

سندھی پاکستان کی اہم علاقائی زبانوں میں سے ایک ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سندھی قدیم زمانے سے انڈس ڈیلٹا میں بولی جاتی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ موئن جودڑو کے لوگوں کی زبان میں موجودہ دور کی سندھی زبان کے عناصر شامل تھے۔

اس زبان کی اصل بالکل معلوم نہیں ہے۔ تاہم، البیرونی جیسے مسافروں نے ہمیں زبان کے اصل رسم الخط کے بارے میں بتایا ہے۔ چاچ نامہ ایک مستند دستاویز ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سندھی زبان کا لہجہ 12 ویں صدی میں وہی تھا جو آج ہے۔ برصغیر میں عربوں کی آمد اور اثر ورسوخ کے ساتھ سندھی نے اپنی شکلیں تبدیل کیں اور عربی کے ساتھ ساتھ فارسی اور ترکی کے زیادہ سے زیادہ الفاظ اپنائے۔

مشہور سندھی شاعر

سندھی کے مشہور شعراء میں سے کچھ درج ذیل ہیں: شاہ عبداللطیف بھٹائی سچل سرمست

مخدوم نور شاہ عنایت

بیدل سبط علی شاہ کازی کازہ

سندھی کو فروغ دینے کیلئے اقدامات

سندھی کی ترقی کے لئے مختلف اقدامات کئے گئے ہیں۔ سندھی ادبی بورڈ اور بزم طالب المولا جیسی تنظیمیں قائم کی گئیں۔ سندھی زبان میں کئی اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔ ان میں کویش، ابرات، نوائے سندھی اور خادم وطن کے علاوہ کئی ہفتہ وار اخبارات شامل ہیں۔

بلوچی

بلوچی بلوچستان کی علاقائی زبان ہے۔ یہ تمام علاقائی زبانوں میں سب سے کم ترقی یافتہ ہے۔ یہ ایران سے ہجرت کرنے والے بلوچی قبائل کے ذریعہ پھیلایا گیا تھا۔

بلوچی ادب کی تاریخ کو چار ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: ابتدائی قرون وسطی-1430 سے 1600 بعد قرون وسطی کا دور—1600 سے 1850 جدید دور—1850 سے 1930 تک کا دور-1930 سے اب تک

ماضی کے شاعروں کا تخلیق کردہ ادب ریکارڈ میں نہیں ہے، کیونکہ یہ روایتی طور پر لوگوں کی یادوں میں محفوظ تھا۔ 1940ء تک بلوچی زبان میں کوئی اخبار یا کتاب شائع نہیں ہوئی۔ تاہم تقسیم ہند کے بعد بلوچی ادب کو قدرے فروغ ملا۔ یہ مختلف تنظیموں کی کوششوں اور ٹی وی اسٹیشنوں کے قیام کی وجہ سے تھا۔ اس وقت بلوچی ادب ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

بلوچی کی اقسام

بلوچی کی دو قسمیں ہیں: سلیمانی

مکرانی

بلوچستان کے مشہور شاعر

بلوچی زبان کی مشہور ادبی شخصیات میں سے چند یہ ہیں: آزاد جمالدینی الفت نسیم عبدالقادر شاہوانی ملک محمد رمضان میر عقیل مینگل بلوچی زبان کے معروف شعراء یہ ہیں: جام درک شاہ مرید شہاب

پشتو

پشتو این ڈبلیو ایف پی اور قبائلی علاقوں کی علاقائی زبان ہے۔ یہ مشرقی ایرانی زبانوں کے گروپ سے تعلق رکھتا ہے اور بہت سے فارسی، عربی، یونانی اور پہلوی الفاظ پر مشتمل ہے۔

پشتو کو بڑھانے کے لئے اقدامات

اگرچہ پشتو ایک پرانی زبان ہے لیکن اس کا ادب نسبتا نیا ہے۔ آزادی کے بعد تعلیم تیزی سے پھیلی اور پشتو ادب کو بہت فروغ ملا۔ پشتو اکیڈمی پشاور، کچھ دیگر ادبی انجمنوں اور اسلامیہ کالج پشاور جیسے تعلیمی اداروں نے پشتو ادب کو فروغ دینے میں مدد کی۔

پشتو کے مشہور شاعر

پشتو زبان کے مشہور شعرا میں سے کچھ یہ ہیں: امیر کروڑ خوشحال خان خٹک رحمان بابا شیر شاہ سوری سیف اللہ کاظم

براہوی

براہوی بلوچستان کی اگلی بولی جانے والی زبان ہے۔ در حقیقت، کہا جاتا ہے کہ یہ بلوچی سے زیادہ لوگوں کی طرف سے بولی جاتی ہے. کہا جاتا ہے کہ براہوی زبان دراوڑی زبانوں کے خاندان میں سے ایک ہے۔ اس نے سندھی، فارسی، عربی اور انگریزی سے بہت زیادہ قرض لیا ہے۔ یہ ہند-ایران بولیوں کے درمیان ایک غیر واضح تنہائی میں ہے۔

براہوی ادب میں لوک داستانوں کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ اس کا اسکرپٹ پشتو اسکرپٹ سے بہت زیادہ ادھار لیا گیا ہے۔ ملک داد ایک عظیم شاعر اور براہوی زبان کے ماہر تھے۔

کشمیری

کشمیری بھارت کے زیر قبضہ کشمیراور آزاد کشمیر کے لوگوں کی زبان ہے۔ یہ زبان سنسکرت سے ماخوذ ہے۔ کشمیری عام طور پر وادی کے مسلم خاندانوں میں بولی جاتی ہے۔اس میں بہت سے ترک، عربی اور فارسی الفاظ شامل ہیں. یہ فارسی رسم الخط میں لکھاجاتا ہے۔

پاکستان کی تمام علاقائی زبانوں کی طرح کشمیری کاابتدائی ادب بھی شاعری کی شکل میں تھا۔اس کاآغاز لوک گیتوں اور گانوں کی تشکیل سے ہوا۔

کشمیری ادبی شخصیات

کشمیری زبان کے مشہور مصنفین یہ ہیں:

جناب نورالدین خاطون اللہ انیفہ باباناصرالدین غنی

اخیر

پاکستان کی علاقائی زبانیں یعنی پنجابی، سندھی، پشتو، براہوی اور بلوچی جدید ترین پاکستانی زبانیں ہیں۔ان کی کئی مشترک خصوصیات ہیں اوران کاادب انسانیت کے لئے ایک ہی ابدی پیغام رکھتا ہے۔

حکومت علاقائی زبانوں کی ترقی کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہی ہے اور علاقائی ٹی وی چینلوں کا تعارف علاقائی زبانوں کے فروغ کے لئے ایک مثبت قدم ہے۔

اردو قومی زبان

تعارف

زبان ہی وہ واحد میڈیا ہے جس کے ذریعے کوئی اپنے خیالات اور احساسات کااظہار کر سکتا ہے۔ یہ ایک قوم کے کردار کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زبانیں ایک دوسرے کو قریب لاتی ہیں اور لوگوں میں ہم آہنگی کااحساس پیدا کرتی ہیں۔ پاکستان میں کئی علاقائی زبانیں ہیں جن میں پشتو، پنجابی، سندھی، بلوچی اور کشمیری شامل ہیں۔

اردو پاکستان کی قومی زبان

آزادی کے بعد قائداعظم نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہو گی۔

انہوں نے کہا کہ میں یہ واضح کرناچاہتاہوں کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہو گی اور کوئی دوسری زبان نہیں ہو گی۔ ایک ریاستی زبان کے بغیر کوئی بھی قوم ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے بندھے نہیں رہ سکتی۔

اردو کاارتقاء

اردو برصغیر کے شمالی علاقوں کے مقامی لوگوں اور عرب، ایران اور ترکی کے مسلمانوں کے درمیان ثقافتی ہم آہنگی کی وجہ سے وجود میں آئی۔اس زبان کی بنیادایک آریائی زبان پراکرت ہے۔اردو کارسم الخط فارسی کی ترمیم شدہ شکل ہے۔اردو ترکی زبان کاایک لفظ ہے اوراس کے لغوی معنی کیمپ ہیں۔

اردو کی خصوصیات

1.انضمام کی عظیم طاقت

اردو کی شان ترکی ہے اوراس کی کشش اس کی بنیاد میں فارسی ہے۔اردو کی زندگی اس صلاحیت میں مضمر ہے کہ وہ دوسری زبانوں کے الفاظ کواس طرح اپنا سکے جیسے وہ اصل میں اس سے تعلق رکھتے ہوں۔ سرسید احمد خان کے مطابق اس کی ملک بھر میں مقبولیت کی سب سے بڑی وجہ اس کی قوت انضمام تھی۔

اب بھی اردو کو بہت سے دوسرے الفاظ اور خیالات سے گہرا لگاؤ ہے جس سے اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

2. قومی ہندوستانیت کا منبع

قومی زبان ایک قوم کی شناخت ہے۔ جب ہم بیرون ملک ہوتے ہیں تو ہماری قومی زبان کی وجہ سے ہمیں پاکستانی کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم قومی زبان کو عزت اور اہمیت دیتی ہے۔

نثر اور شاعری کا مالامال خزانہ

اردو زبان شاعری اور نثر کا بہت قیمتی خزانہ رکھتی ہے۔ شاعروں اور ادیبوں نے اس کی ترقی میں اپنا سب سے زیادہ حصہ ڈالا ہے۔ مولانا شبلی نعمانی، مولانا حالی، ڈپٹی نذیر احمد، مرزا غالب، امیر خسرو اور بہت سے دوسرے لوگوں نے اپنی شاعری اور تحریروں میں اس زبان کو اپنایا۔ عبدالحق کے مطابق سرسید نے برصغیر کے مسلمانوں کے احیاء کے لیے لکھا تھا۔

یہ سرسید ہی ہیں جن کی وجہ سے اردو نے صرف ایک صدی کے عرصے میں اتنی بڑی ترقی کی ہے۔

قومی زندگی میں اردو کی اہمیت

قومی زندگی میں اردو کی اہمیت کا اظہار کرنے والے چند نکات درج ذیل ہیں:

1. اخوت اور اتحاد کے ذرائع

پاکستان کے عوام ایک قوم ہیں اس لیے ان کی سوچ، مقاصد اور مقاصد مشترک ہیں۔ ان کی ترقی اور خوشحالی کا دارومدار ان کے اتحاد اور بھائی چارے پر ہے۔ اس اتحاد اور بھائی چارے کے حصول کا ایک اہم عنصر اردو ہے۔

2. اظہار کا منبع

اردو اظہار، احساسات، خیالات اور امنگوں کا ذریعہ بن چکی ہے۔ اردو کے ذریعے دو مختلف علاقوں کے لوگ ایک دوسرے کے خیالات اور خیالات کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

3. مواصلات کے ذرائع اور تعاون

اردو پاکستان کے چاروں صوبوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ مختلف صوبوں میں رہنے والے لوگوں کو احساس ہے کہ مختلف زبانیں بولنے کے باوجود وہ ایک قومی زبان سے جڑے ہوئے ہیں جو سب کا ورثہ ہے۔

4. ذریعہ تعلیم

پاکستان کے بیشتر تعلیمی اداروں میں اردو زبان ذریعہ تعلیم ہے۔ تاریخ، اسلامک اسٹڈیز، پولیٹیکل سائنس اور دیگر مضامین اردو میں ایم اے کی سطح تک پڑھائے جاتے ہیں۔ پاکستان بھر میں اسلامی تعلیم اور مذہب پر لیکچرز بھی اردو میں دیے جاتے ہیں۔

اردو ہمارے ثقافتی ورثے کا ایک اہم حصہ

اردو کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور بعد کے مغل دور اور انگریزوں کی آمد تک، اسے مسلمانوں اور ہندوؤں نے یکساں طور پر اپنایا تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ:

"اردو ہمارے ثقافتی ورثے کا حصہ ہے"

اخیر

ملک کی قومی زبان ہونے کی وجہ سے یہ پاکستان کے مختلف حصوں میں لازمی قوت ہے۔افسران نے اپنے سرکاری کاموں میں اردو زبان کو اپنایا ہے اور حکومت نے دفتری کاموں کے لئے اردو اصطلاحات پر مشتمل ایک ڈکشنری شائع کی ہے۔اردو ڈیولپمنٹ بورڈ اور "انجمن ترقی اردو" اردو کو معاشرے میں جگہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اردو مختصر وقت میں معاشرے میں اپنا مقام حاصل کر لے گی۔

www.pakcity.org

باب8

پاکستان کی ثقافت

خالی جگہوں کو پر کریں:-

1) ثقافت کے لغوی معنی _______ something کرنا ہے۔

2) مضبوط انفرادی ________ Muslim وجہ سے ثقافت پروان چڑھی۔

3) _______ is سندھ کے قومی شاعر،

4) اردو پاکستان کی __________ language ہے۔

5) بابا فرید _______ language کے مشہور شاعر ہیں۔

6) پاکستان میں ________ language سے زیادہ بولی جاتی ہے۔

7) اردو پاکستان _____ in کی علامت ہے

8) اردو زبان ___ کے دور میں متعارف کرائی گئی۔

9) اردو زبان کی ترقی کے لئے اردو یونیورسٹی ___ میں کام کر رہی ہے۔

10) سندھی زبان ترمیم شدہ _________ script میں لکھی جاتی ہے۔

11) رحمان بابا _____ language کے مشہور شاعر تھے۔

12) عیدالفطر یکم فروری کو منائی جاتی ہے۔

13) عیدالاضحی ذی الحجہ کے مہینے _____ of کو منائی جاتی ہے،

14) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برسی ___ کو منائی گئی۔

15) ایسٹر ___ کا تہوار ہے.

16) دیوالی اور ہولی ___ کا مشہور تہوار ہیں

17) داتا گنج بخش کا عرس ___ میں منایا گیا

18) ________ the میں حضرت لعل شہباز قلندر کا عرس منایا جاتا ہے،

19) اجار ___ کا مشہور دستکاری ہے۔

20) شیشے کا کٹ ورک اور کڑھائی بہت مشہور _________ is،

21) ________ is عالمی شہرت یافتہ کندہ فرنیچر مینوفیکچرنگ،

22) ________ are کے چراغ کی اونٹنی کی کھال دوسرے ممالک میں برآمد کی جاتی ہے۔

23) ________ declared تحریک پاکستان کے دوران اردو کو پاکستان کی قومی زبان کے طور پر تسلیم کیا۔

24) قمیض شلوار ہمارا ___ لباس ہے۔

25) _______ Lahore میں گولے اور پتھروں کے زیورات دستکاری کے طور پر بنائے جاتے ہیں،

26) حضرت عبداللہ شاہ غازی کا مزار ___ پر ہے

27) _________ is پاکستان کی سب سے بڑی علاقائی زبان،

جواب کی کلید:-

1. کاشت کاری	2. قدروں	3. بھٹائی	4. قومی	5. بلوچی
6. 30	7. اتحاد	8. مغل	9. کراچی	10. عربی
11. پشتو	12. شوال	13. 10ویں	14. Miladunnabi	15. عیسائی
16. ہندو	17. لاہور	18. شیوان	19. سندھ	20. کے پی کے
21. چنیوٹ	22. ملتان	23. قائداعظم	24. قومی	25. کراچی
26. اسلام آباد	27. پنجابی			

مختصر سوال کا جواب:-

سوال نمبر 1: ثقافت کو تین جملوں میں بیان کریں؟

جواب: جواب۔ سماجی ماحول کو ثقافت کہا جاتا ہے۔ ثقافت کا لغوی مطلب ثقافت ہے اور ثقافت کچھ ثقافت ہے۔ ایک قوم کی ثقافت بہت سے عوامل کا مجموعہ ہے جیسے طرز زندگی۔ زبان. ادب، رسم و رواج، کھانے پینے کی عادات، فن تعمیر اور فنون لطیفہ۔

سوال نمبر 2: پاکستان کی ثقافت پر تین جملے لکھیں؟

جواب: جواب۔ پاکستان پاکستان کے پانچ صوبوں میں بسنے والی مختلف قوموں کی سرزمین ہے۔ تمام پانچ صوبوں میں پانچ مختلف ثقافتیں ہیں۔ لیکن ان ثقافتوں کے امتزاج سے ایک نئی ثقافت وجود میں آئی ہے جسے پاکستانی ثقافت کا نام دیا گیا ہے۔ اردو زبان پاکستانی ثقافت کی اہم خصوصیت ہے۔ ہمارا قومی لباس "قمیض شلوار"۔ قومی زبان، قومی پھول، قومی کھیل وغیرہ سب ہماری قومی ثقافت کی نمائندگی کرتے ہیں.

س. 3 پاکستان کی چار علاقائی زبانوں کے نام بتائیں؟

جواب: جواب۔ پاکستان کے چاروں صوبوں کی اہم علاقائی زبانیں درج ذیل ہیں۔

پنجابی	پنجاب	.1
سندھی	سندھ	.2
بلوچی	بلوچستان	.3
پشتو	کے پی کے	.4

سوال نمبر 4: اردو زبان پر تین جملے لکھیں؟

جواب: جواب۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ یہ بڑے پیمانے پر پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے یہ بہت پرانی زبان نہیں ہے. یہ مغل دور میں پہلی بار متعارف کرایا گیا تھا۔ لیکن اب یہ ایک بین الاقوامی اور دنیا کی سب سے بڑی زبانوں میں سے ایک بن چکی ہے یہ پاکستان کی تمام قوموں کے درمیان اتحاد کی علامت ہے اور یہ پوری دنیا میں ہماری شناخت ہے۔

سوال نمبر 5: اردو زبان کی تین خصوصیات بیان کریں؟

جواب: جواب۔ اردو زبان کی تین اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1) **قومی زبان:-**

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ تر پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اردو مختلف زبانوں کو ایک صف میں باندھتی ہے۔ یہ پاکستان میں اتحاد کی علامت ہے۔

2) **قابل قدر ادب:-**

اردو زبان شاعری اور نثر کا بہت قیمتی اور مالا مال خزانہ رکھتی ہے۔

3) **آسان زبان:-**

یہ پاکستان میں بولی جانے والی تمام زبانوں میں سے ایک ہے۔ ہم اسے آسانی سے سیکھ سکتے ہیں.

سوال نمبر 6: قومی زبان کے طور پر اردو زبان کی اہمیت کو تین جملوں میں بیان کریں؟

جواب: ہر قوم کو شناخت کے کچھ نشانات کی ضرورت ہوتی ہے۔ زبان کسی بھی قوم کی شناخت کا بنیادی نشان ہوتی ہے۔ پاکستان چار صوبوں پر مشتمل وفاق ہے اور اس کی قومی زبان اردو ہے۔ قائداعظم نے اردو کو پاکستان کی قومی زبان بھی قرار دیا تھا۔

اتحاد کا منبع:

قومی زبان اتحاد اور قومی ہم آہنگی کا احساس پیدا کرتی ہے۔ مختلف صوبوں میں رہنے والے لوگ مختلف زبانیں بولنے کے باوجود اس بات کو سمجھتے ہیں۔

مواصلات کا ذریعہ:

مختلف صوبوں میں لوگ مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ تاہم، اردو پاکستان کے تمام صوبوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

تحریک پاکستان میں کردار:

تحریک پاکستان کے ابتدائی مراحل میں اردو سب سے زیادہ پسندیدہ زبان تھی۔ اردو نے لوگوں میں اتحاد پیدا کیا۔ سر سید احمد خان، عبدالمجید سندھی، علامہ اقبال، حسرت موہانہ، علامہ شبلی نعمان، قائد اعظم اور بہت سے دیگر مسلم رہنماؤں نے اردو کو پسند کیا۔

سوال نمبر7: سندھی زبان پر تین جملے لکھیں؟

جواب: جواب۔ سندھی صوبہ سندھ کی صوبائی زبان ہے۔ یہ بہت پرانی زبان ہے اس زبان کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ اس کی اپنی تحریری نقل ہے۔ شاہ لطیف اور سچا اس زبان کے دو اہم شاعر ہیں جو ترمیم شدہ عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہے یہ سندھ کے اسکولوں اور کالجوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس زبان میں شاعری اور نثر کی بھی ایک بھرپور ثقافت ہے۔

سوال نمبر8: پاکستان کی تین دستکاریوں کے نام بتائیں؟

جواب: جواب۔ پاکستان کی اہم دستکاریاں درج ذیل ہیں۔

1) سندھ کا اجرک۔

2) کے پی کے اور بلوچستان میں کڑھائی کا کام۔

3) ہالا اور چنیوٹ میں لکڑی کا کام۔

سوال نمبر9: سندھی بلوچی پشتو اور پنجابی کے کسی شاعر کا نام بتائیں؟

جواب: جواب۔ ذیل میں سندھی پشتو بلوچی اور پنجابی کے شاعر یا مصنف ہیں۔

1) شاہ عبداللطیف بھٹائی (سندھ)

2) وارث شاہ (پنجاب)۔

3) گل خان نصیر (بلوچی)۔

4) خوشحال خان خٹک (پشتو)

سوال نمبر10: مسلمانوں کے تین اہم تہواروں کے نام بتائیں؟

جواب: جواب۔ مندرجہ ذیل مسلمانوں کے تین اہم تہوار ہیں۔

1) عیدالفطر۔

2) عیدالاضحی۔

3) عید میلادالنبی۔

سوال نمبر11: پاکستان کے تین اہم میلوں کے نام بتائیں؟

جواب: جواب۔ پاکستان کے اہم میلے درج ذیل ہیں۔

1) حضرت داتا گنج بخشؒ کا عرس لاہور پنجاب

2) حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس، سندھ۔

3) لعل شہباز قلندر (رح) شیوان سندھ کا عرس۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

وضاحتی سوال کا جواب:-

س.1 آپ ثقافت کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

سال. پاکستان کی ثقافت:-

روایات عقائد زندگی کے آداب باہمی تعلق، مذہب اور فنون لطیفہ کے رجحانات اور وہ تمام مادی اور غیر مادی قوتیں جو کسی قوم یا معاشرے میں عام ہیں اور ان کے سوا تمام افراد اجتماعی طور پر انہیں اپنی زندگیوں میں اپناتے ہیں ثقافت کہلاتے ہیں۔

مرد پر مبنی معاشرہ:-

پاکستانی معاشرہ مردوں پر مبنی معاشرہ ہے، جہاں انہیں مکمل تحفظ دیا جاتا ہے، خاندان کی سربراہی ایک سینئر مرد رکن کو دی جاتی ہے، وہ دوسرے ارکان کی رہنمائی کرتا ہے، بوڑھوں کو عزت، عزت اور عزت دی جاتی ہے۔

پاکستانی ثقافت کی نمایاں خصوصیات:

پاکستان ایک مسلم ملک ہے اور اسلام سرکاری مذہب ہے۔ اسلام وہ مذہب ہے جس پر پاکستان کے عوام عمل کرتے ہیں۔ پاکستانی ثقافت کو "مخلوط ثقافت" کہا جا سکتا ہے۔ اگرچہ پاکستان میں لوگوں کی اکثریت پیدائشی اور عقیدے کے لحاظ سے مسلمان ہے لیکن موجودہ پاکستانی ثقافت پر ہندو ثقافت کا گہرا اثر ہے۔ شادی کی تقریبات پر اس اثر کے سائے کافی حد تک نظر آتے ہیں اور "بسنت" جیسے تہوار۔ جہیز کا نظام اور لڑکیوں کی شادی پر بھاری اخراجات کیے جاتے ہیں جو ہندو معاشرے سے وراثت میں ملتے ہیں کیونکہ ہندو معاشرے میں والدین کی وراثت میں خواتین کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اگرچہ پاکستانی معاشرے میں خواتین کو ان کے والدین کی وراثت میں حصہ دیا جاتا ہے لیکن بیٹیوں کی شادیوں پر بھاری اخراجات ہوتے ہیں۔

انگریزی پاکستان کی سرکاری زبان ہے لیکن قومی زبان اردو ہے جو ملک بھر میں بڑے پیمانے پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی اور کشمیری علاقائی زبانیں ہیں۔ پاکستانی معاشرہ ایک "مرد پر مبنی معاشرہ" ہے، جہاں انہیں مکمل تحفظ اور بہت عزت دی جاتی ہے۔ اس خاندان کی سربراہی ایک مرد رکن کرتا ہے، جو عام طور پر گروپ کا سب سے عمر رسیدہ مرد رکن ہوتا ہے۔ وہ دوسرے ارکان کی رہنمائی کرتا ہے۔ پاکستانی ثقافت میں بزرگوں کو عزت، وقار اور احترام کے عہدے دیے جاتے ہیں۔ سماجی زندگی سادہ ہے۔ سماجی رسم و رواج اسلامی لمس کی عکاسی کرتے ہیں: لوگ اپنی معاشرتی روایات کے بارے میں بہت باشعور ہیں اور ان کی پیروی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ پاکستان جیسے مسلم معاشرے میں لباس انسانی جسم کو ڈھانپنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے، کیونکہ اسلام میں عریانی حرام ہے۔ للذا پاکستان کے لوگ اپنی آب وہوا کے مطابق سادہ لباس پہننے کو ترجیح دیتے ہیں۔

www.pakcity.org

پاکستانی دستکاری عالمی مارکیٹ میں روز بروز مقبولیت حاصل کر رہی ہے کیونکہ پاکستانی کاریگر اپنی دستکاری میں بہترین سمجھے جاتے ہیں۔ پاکستان شیشے، چاندی، لکڑی کے فرنیچر، مٹی کے برتن، سنگ مرمر کے سامان اور اونٹ کی کھال سے بنی چیزوں کی اعلی معیار کی اشیاء کے لئے مشہور ہے۔ کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، کبڈی، اسکواش، بیڈ منٹن اور ریسلنگ کبڈی کے بڑے کھیل ہیں، مشیخ اور صوفی شعرا پاکستانی ثقافت میں انتہائی قابل احترام مقام رکھتے ہیں۔ پاکستان کے لوگ انتہائی عاجز سادہ اور اسلامی لوگ ہیں۔ دہشت گرد کی جانب سے اسلام کی تصویر
جیسا کہ اسلام ثقافت ہے۔ لوگ آخری مذہب کا نام بدنام کر رہے ہیں۔ پاکستان میں آپ سادہ اور پاکیزہ لوگوں کی حقیقی تصویر واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام کی اصل بنیاد کیا ہے۔
پاکستانی معاشرہ اسلام کی حکمرانی کے گرد گھومتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ لوگ اسلام کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں لیکن کم از کم اچھا بننے کے لئے زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں.

سوال نمبر2: پاکستان کی زبانوں کے بارے میں ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

اے این ایس۔ پاکستان کی علاقائی زبانیں:

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ ملک کے طول و عرض میں تقریبا تیس زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہیں۔ بلوچی، کشمیری، پنجابی، پشتو اور سندھی پاکستان کی چند اہم علاقائی زبانیں ہیں۔

اردو:

اردو قومی زبان ہے، زبان اور پاکستان کی دو سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے (دوسری انگریزی ہے)۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے، جسے ملک کی متنوع لسانی آبادیوں کے درمیان بین الصوبائی رابطے کو آسان بنانے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اگرچہ صرف 7.5 فیصد پاکستانی اسے اپنی پہلی زبان کے طور پر بولتے ہیں، لیکن تقریباً تمام پاکستانی اسے دوسری اور اکثر تیسری زبان کے طور پر بولتے ہیں۔ انگریزوں نے سندھ (1843ء) اور پنجاب (1849ء) کے الحاق کے بعد اس زبان کے طور پر اس کے تعارف کی حوصلہ افزائی کی اور اس کے بعد گزشتہ 1000 سالوں سے اس خطے کی زبان فارسی کے استعمال پر پابندی عائد کر دی، شاید اس وقت سے جب یہ علاقہ فارسی ہخامنشی سلطنت کا حصہ تھا۔ زبان کی تبدیلی کا فیصلہ جنوبی ایشیا میں اس وقت کے برطانوی راج میں ایک عالمگیر زبان قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اس عبوری خطے پر فارس، سلطنت عثمانیہ، افغانستان اور وسطی ایشیا کے اثر و رسوخ کو کم سے کم کرنا تھا۔ اردو معاصر معنوں میں نسبتاً نئی زبان ہے لیکن اس میں کافی تبدیلیاں اور ترقی ہوئی ہے جو فارسی، عربی، ترکی اور مقامی جنوبی ایشیائی زبانوں جیسی پرانی زبانوں کی روایات پر، بہت زیادہ انحصار کرتی ہے۔ یہ ہندی کے ایک معیاری رجسٹر کے طور پر اور اس کی بولی جانے والی شکل میں شروع ہوا۔ یہ رسمی اور غیر رسمی طور پر، ذاتی خطوط کے ساتھ ساتھ عوامی ادب، ادبی میدان اور مقبول میڈیا میں وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تمام پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں میں مطالعہ کا ایک ضروری مضمون ہے۔ یہ زیادہ تر مہاجروں (1947 میں پاکستان کی آزادی کے بعد ہندوستان کے مختلف حصوں سے نسل کشی اور پروگراموں سے فرار ہونے والے مسلم پناہ گزینوں) کی پہلی زبان ہے جو پاکستان کی آبادی کا تقریباً 8 فیصد ہے اور ایک حاصل شدہ زبان ہے۔ لیکن پاکستان کے تقریباً تمام مقامی نسلی گروہ تقریباً 92 فیصد آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں جو پاکستان کو قومی زبانوں کے انتخاب میں ایک منفرد ملک بناتے ہیں۔ پاکستان کی قومی زبان کی حیثیت سے اردو کو قومی اتحاد کی علامت کے طور پر فروغ دیا گیا ہے۔ حالیہ برسوں میں، پاکستان میں بولی جانے والی اردو میں مزید ارتقاء ہوا ہے اور اس نے خاص طور پر پاکستانی ذائقہ حاصل کیا ہے جس میں اکثر مقامی مقامی اصطلاحات کو جذب کیا جاتا ہے اور زبانوں اور الفاظ کے لحاظ سے ایک مضبوط پنجابی، سندھی اور پشتو جھکاؤ اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ فارسی- عربی رسم الخط، نستعلیق کی ترمیم شدہ شکل میں لکھا گیا ہے، اور اس کے بنیادی ہندی پر مبنی الفاظ کو فارسی، عربی، ترک زبانوں اور انگریزی کے الفاظ سے مالا مال کیا گیا ہے۔ اردو نے فارسی ادب سے ترغیب حاصل کی ہے اور اب اس زبان کے الفاظ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ حالیہ برسوں میں، پاکستان میں بولی جانے والی اردو نے آہستہ آہستہ وہاں پائی جانے والی بہت سی مقامی زبانوں بشمول پشتو، پنجابی اور سندھی کے الفاظ کو شامل کیا ہے۔ اس طرح یہ زبان مسلسل ترقی کر رہی ہے اور اس نے خاص طور پر 'پاکستانی' ذائقہ حاصل کر لیا ہے جو خود کو قدیم زمانے اور ہندوستان میں بولی جانے والی زبان سے ممتاز کرتا ہے۔ اردو میں پہلی شاعری فارسی شاعر امیر خسرو (1253–1325) نے کی تھی اور پہلی اردو کتاب "وہ مجلس "1728 میں لکھی گئی تھی اور پہلی بار لفظ "اردو" سراج الدین علی خان راز و نے 1741 میں استعمال کیا تھا۔ مغل شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر (1658-1707) اپنی اولاد کی طرح روانی سے اردو (یا ہندوستانی) بولتا تھا جبکہ اس کے آباؤ اجداد زیادہ تر فارسی اور ترکی بولتے تھے۔

سندھی:-

سندھی کو 15.5 فیصد پاکستانی پہلی زبان کے طور پر بولتے ہیں، زیادہ تر سندھ میں۔ اس میں ایک بھرپور ادب ہے اور اسکولوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ہند-ایرانی (ہند-یورپی) زبان ہے، جو سنسکرت، فارسی اور عربی زبانوں سے ماخوذ ہے۔ سندھی نے بہت سے فارسی الفاظ کو جذب کیا کیونکہ یہ پچھلے 2,000 سالوں سے اس خطے کی زبان تھی، شاید اس وقت سے جب یہ علاقہ فارسی ہخامنشی سلطنت کا حصہ تھا۔ 712ء میں محمد بن قاسم کے فتح ہونے کے بعد پاکستانی عربوں نے 150 سال سے زیادہ عرصے تک سندھ پر حکمرانی کی اور عرب حکمرانی قائم کرنے کے لئے تین سال تک وہاں رہے۔ نتیجتاً سندھ کے سماجی تانے بانے میں عربی معاشرے کے عناصر شامل ہیں۔ سندھی پاکستان میں 36 ملین سے زائد افراد بولتے ہیں، اور صوبہ سندھ کی سرکاری زبان ہے۔ یہ بلوچستان کے ضلع لیبلا (جہاں لسی قبیلہ سندھی کی بولی بولتا ہے)، بلوچستان کے نصیر آباد اور جلال آباد اضلاع کے بہت سے علاقوں اور بیرون ملک مقیم سندھی تارکین وطن کے ذریعہ بڑے پیمانے پر بولی جاتی ہے۔ سندھی زبان کی چھ بڑی بولیاں ہیں: سریلی، وچھولی، لاری، تھاڑی، لسی اور کچھی۔ یہ عربی رسم الخط میں خصوصی آوازوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لئے کئی اضافی حروف کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ سندھی بولنے والے سب سے بڑے شہر کراچی، حیدر آباد، سکھر، شکارپور، دادو، جیکب آباد، لاڑکانہ اور نوابشاہ ہیں۔ سندھی ادب بھی روحانی نوعیت کا ہے۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی (1689–1752) اس کے عظیم ترین شاعروں میں سے ایک ہیں، اور انہوں نے اپنی مشہور کتاب "شاہ جو رسالو" میں سسی پنوں اور عمر ماروی، لوک کہانیاں لکھی ہیں۔

پنجابی:-

پنجابی 44 فیصد سے زیادہ پاکستانیوں کی طرف سے پہلی زبان کے طور پر بولی جاتی ہے، زیادہ تر پنجاب میں اور ساتھ ہی کراچی میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد۔ تاہم پنجابی کو پاکستان میں کوئی سرکاری حیثیت حاصل نہیں ہے۔ پاکستان میں پنجابی بولنے والوں کی صحیح تعداد تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ سرائیکی جیسی بہت سی بولیاں/زبانیں ہیں، جنہیں کچھ پنجابی کا حصہ سمجھتے ہیں اور دوسرے الگ زبان سمجھتے ہیں۔ ہندکو، پوٹھواری، پہاڑی، سرائیکی، پنجابی بولیوں کو مدنظر رکھا جائے تو پاکستان کی تقریباً 60 فیصد آبادی بولی جاتی ہے۔ معیاری پنجابی بولیاں پاکستانی پنجاب کے اضلاع لاہور، سیالکوٹ،

گوجرانوالہ اور شیخوپورہ سے ہیں جسے وارث شاہ (1722–1798) نے اپنی مشہور کتاب "رانجھا" میں استعمال کیا تھا اور آج کل پنجابی ادب، فلم اور موسیقی کی زبان بھی ہے۔ جیسے لالی ووڈ۔ دیگر بولیوں میں مغرب اور جنوب میں ملتانی یا سرائیکی، شمال میں پوٹھواری اور ہندکو، پہاڑی علاقوں میں ڈوگری اور ضلع سرگودھا میں شاہ پور شامل ہیں۔

پنجابی ویدک دور (1700 قبل مسیح) میں پراکرت، اشوک دور (273 قبل مسیح-232 قبل مسیح) میں پالی، قدیم فارسی اور اپبھرامسا اور مسلم دور (711 عیسوی-1857 عیسوی) میں ہندی، لاہوری اور ملتانی کی اولاد ہے۔ پنجابی ادب بنیادی طور پر روحانی نوعیت کا تھا اور اس کی زبانی روایت بہت امیر رہی ہے۔ صوفی بزرگوں کی لکھی ہوئی عظیم شاعری پنجاب کی لوک داستان رہی ہے اور آج بھی پنجاب کے کسی بھی حصے میں بڑی محبت سے گائی جاتی ہے۔

پنجابی بولیوں میں شامل ہیں:

ماجھی، "معیاری پنجابی زبان"، پنجاب کے دل میں بولی جاتی ہے جہاں زیادہ تر پنجابی آبادی رہتی ہے۔ اس کے اہم اضلاع لاہور، شیخوپورہ، گجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات اور کچھ حد تک پاکستانی پنجاب میں جہلم اور بھارتی پنجاب میں گورداسپور اور امرتسر ہیں۔

ملاوی، ہندوستانی پنجاب کے مشرقی حصے میں بولی جاتی ہے۔ اہم اضلاع لدھیانہ، انبالہ، بھٹنڈا، گنگانگر، مارکوٹا، فضیلہ، فیروزپور ہیں۔ ملوا موجودہ ہندوستانی پنجاب کا جنوبی اور وسطی حصہ ہے۔ اس میں ہریانہ کے پنجابی بولنے والے شمالی علاقے بھی شامل ہیں، جیسے انبالہ، ہسار، سرسا، کروکشیتر وغیرہ۔

دوآب (علاقائی زبان)، جو جالندھر اور ہوشیار پور کے اضلاع میں بیاس اور ستلج کے دریاؤں کے درمیان بولی جاتی ہے۔

پوٹھواری جہلم، گجر خان، راولپنڈی، کاہوا، ٹیکسلا اور پلوامہ کے اضلاع میں بڑے پیمانے پر بولی جاتی ہے۔

پشتو:-

پشتو کو 15.5 فیصد (28-30 ملین) پاکستانی پہلی زبان کے طور پر بولتے ہیں، زیادہ تر خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں اور ساتھ ہی مشرقی صوبوں میں تارکین وطن جو اکثر مردم شماری کی بے قاعدگیوں کی وجہ سے شمار نہیں کیے جاتے ہیں۔ پشتو میں تحریری ادبی روایات کے ساتھ ساتھ زبانی روایت بھی موجود ہے۔ بولی کے دو بڑے نمونے ہیں جن کے اندر مختلف انفرادی بولیوں کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ یہ پشتو ہیں، جو شمالی (پشاور) قسم ہے، اور جنوبی علاقوں میں بولی جانے والی نرم پشتو ہے۔ خوشحال خان خٹک (1613–1689) اور رحمان بابا (1633–1708) پشتو زبان کے سب سے مشہور شاعر تھے۔ 20ویں صدی کے آخری حصے میں، پشتو یا پشتو نے غنی خان، کھتری آفریدی اور امیر حمزہ شنار جیسے کچھ عظیم شاعر پیدا کیے ہیں۔ پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے ملحقہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے بہت سے پاکستانی بھی ہیں جو پشتو میں بات چیت کرتے ہیں اور اسے اپنی دوسری زبان کے طور پر شمار کرتے ہیں۔ وہ مجموعی فیصد میں شامل نہیں ہیں۔ کراچی دنیا کا سب سے بڑا پشتو بولنے والا شہر ہے حالانکہ پشتو بولنے والے کراچی کی آبادی کا صرف 20 فیصد ہیں۔

بلوچی:-

بلوچی تقریباً 4% پاکستانیوں کے ذریعہ پہلی زبان کے طور پر بولی جاتی ہے، زیادہ تر صوبہ بلوچستان میں۔ بلوچی نام دسویں صدی سے پہلے نہیں ملتا تھا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس زبان کو شمال مشرقی عراق اور شمال مغربی ایران کے کردستان خطے سے نقل مکانی کے ایک سلسلے میں اس کے موجودہ مقام پر لایا گیا تھا۔ راکشینا تعداد کے لحاظ سے اہم بولی گروپ ہے۔ سرحد رکشانہ کی ایک ذیلی بولی ہے۔ دیگر ذیلی بولیاں قلات (گلاٹی)، گلاٹی اور پگوریدہیں۔ مشرقی پہاڑی بلوچی یا شمالی بلوچی باقی علاقوں سے بہت مختلف ہے۔ بلوچی زبان خود فارسی کے بہت قریب ہے۔ بلوچی یا بلوچی نام 10ویں صدی سے پہلے نہیں پایا جاتا تھا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس زبان کو شمالی ایران کے علاقے بحیرہ کیسپین سے نقل مکانی کے ایک سلسلے میں اس کے موجودہ مقام پر لایا گیا تھا۔ راکشینا تعداد کے لحاظ سے اہم بولی گروپ ہے۔ سرحد، رکشانا کی ایک ذیلی بولی ہے۔ دیگر ذیلی بولیاں گلاتی، چگاس کھارانی اور مکانی ہیں۔ مشرقی پہاڑی بلوچی یا شمالی بلوچی مختلف بولیاں ہیں۔ شمال مشرقی بلوچستان میں کتھرین زبان بھی بلوچی کی ایک قسم ہے۔ یہ پاکستان کی 9 ممتاز زبانوں میں سے ایک ہے۔ چونکہ بلوچی ایک بہت ہی شاعرانہ اور مالا مال زبان ہے اور فارسی اور اردو سے ایک خاص حد تک لگاؤ رکھتی ہے، لہذا بلوچی شاعر اردو میں بھی بہت اچھے شاعر ہیں اور عطا شاد، گل خان ناصر اور نون میم دانش اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔

براہوی:-

براہمی بلوچستان کی اگلی بولی جانے والی زبان ہے۔ در حقیقت، کہا جاتا ہے کہ یہ بلوچی سے زیادہ لوگوں کی طرف سے بولی جاتی ہے.

کہا جاتا ہے کہ براہمی زبان دراوڑی زبانوں کے خاندان میں سے ایک ہے۔ اس نے سندھی، فارسی، عربی اور انگریزی سے بہت زیادہ قرض لیا ہے۔ یہ ہند-ایران بولیوں کے درمیان ایک غیر واضح تنہائی میں ہے۔ براہمی ادب میں لوک داستانوں کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ اس کا اسکرپٹ پشتو اسکرپٹ سے بہت زیادہ ادھار لیا گیا ہے۔ ملک داد ایک عظیم شاعر اور براہمی زبان کی ایک علمی شخصیت تھے۔

کشمیری:-

کشمیری بھارت کے زیر قبضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کے لوگوں کی زبان ہے۔ یہ زبان سنسکرت سے ماخوذ ہے۔ کشمیری عام طور پر وادی کے مسلم خاندانوں میں بولی جاتی ہے۔ اس میں بہت سے ترک، عربی اور فارسی الفاظ شامل ہیں. یہ فارسی رسم الخط میں لکھا جاتا ہے۔

پاکستان کی تمام علاقائی زبانوں کی طرح کشمیری کا ابتدائی ادب بھی شاعری کی شکل میں تھا۔ اس کا آغاز لوک گیتوں اور گانوں کی تشکیل سے ہوا۔

سوال نمبر 3: اردو کی وضاحت کریں؟ قومی اتحاد کے طور پر اردو زبان کی خصوصیات اور اہمیت کو لکھیں؟

اے این ایس۔ تعارف:-

زبان ہی وہ واحد میڈیا ہے جس کے ذریعے کوئی اپنے خیالات اور احساسات کا اظہار کر سکتا ہے۔ یہ ایک فرد کے ساتھ ساتھ ایک قوم کے کردار کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زبانیں ایک دوسرے کو قریب لاتی ہیں اور لوگوں میں ہم آہنگی کا احساس پیدا کرتی ہیں۔

پاکستان میں کئی علاقائی زبانیں ہیں جن میں پشتو، پنجابی، سندھی، بلوچی اور کشمیری شامل ہیں۔

www.pakcity.org

پاکستان کی قومی زبان اردو:

آزادی کے بعد قائداعظم نے واضح الفاظ میں کہا کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہوگی۔ اس نے کہا:

انہوں نے کہا کہ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہوگی اور کوئی دوسری زبان نہیں ہوگی۔ ایک ریاستی زبان کے بغیر کوئی بھی قوم ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے بندھے نہیں رہ سکتی۔

اردو کا ارتقاء:-

اردو صدیوں کے عرصے میں برصغیر کے شمال کے مقامی لوگوں اور عرب، ایران اور ترکی کے مسلمانوں کے مابین ثقافتی رابطوں کے ذریعہ تیار ہوئی۔ اس زبان کی بنیاد ایک آریائی زبان پر اکرت ہے۔ اردو کا رسم الخط فارسی کی ترمیم شدہ شکل ہے۔ اردو ترکی زبان کا ایک لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی کیمپ ہیں۔

EDUCATION pakcity.org

اردو کی خصوصیات:-

1. انضمام کی عظیم طاقت:-

اردو کی شان و شوکت ترکی ہے اور اس کی کشش فارسی ہے۔ اردو کی زندگی اس صلاحیت میں مضمر ہے کہ وہ دوسری زبانوں کے الفاظ کو اس طرح اپنا سکے جیسے وہ اصل میں اس سے تعلق رکھتے ہوں۔ ملک بھر میں اس کی مقبولیت کی سب سے بڑی وجہ اس کی انضمام کی طاقت تھی۔ سر سید احمد خان کے مطابق:

"اب بھی اردو کو بہت سے دوسرے الفاظ اور خیالات سے گہرا لگاؤ ہے جس سے اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

قومی شناخت کا منبع: قومی زبان کسی قوم کی شناخت ہے۔ جب ہم بیرون ملک ہوتے ہیں تو ہماری قومی زبان کی وجہ سے ہماری شناخت پاکستانی کے طور پر کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم قومی زبان کو عزت اور اہمیت دیتی ہے۔

3. نثر اور شاعری کا شاندار خزانہ:-

اردو زبان شاعری اور نثر کا بہت قیمتی خزانہ رکھتی ہے۔ شاعروں اور ادیبوں نے اس کی ترقی میں اپنا سب سے زیادہ حصہ ڈالا ہے۔ مولانا شبلی نعمان، مولانا حالی، ڈپٹی نذیر احمد، مرزا غالب، امیر خسرو اور بہت سے دوسرے لوگوں نے اپنی شاعری اور تحریروں میں اس زبان کو اپنایا۔ سر سید نے برصغیر کے مسلمانوں کی دوبارہ بیداری کے لیے لکھا۔ عبدالحق کے مطابق۔

یہ سر سید ہی ہیں جن کی وجہ سے اردو نے صرف ایک صدی کے عرصے میں اتنی بڑی ترقی کی ہے۔

قومی زندگی میں اردو کی اہمیت:

قومی زندگی میں اردو کی اہمیت کو ظاہر کرنے والے چند نکات درج ذیل ہیں:

1. اخوت اور اتحاد کے ذرائع:

پاکستان کے عوام ایک قوم ہیں۔ لہٰذا ان کی سوچ، اغراض و مقاصد مشترک ہیں۔ ان کی ترقی اور خوشحالی کا دارومدار ان کے اتحاد اور بھائی چارے پر ہے۔ اس اتحاد اور بھائی چارے کے حصول کا ایک اہم عنصر اردو ہے۔

2. اظہار کا منبع:-

اردو اظہار، احساسات، خیالات اور امنگوں کا ذریعہ بن چکی ہے۔ اردو کے ذریعے دو مختلف علاقوں کے لوگ ایک دوسرے کے خیالات اور خیالات کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

3. مواصلات اور رابطہ کاری کے ذرائع:-

اردو پاکستان کے چاروں صوبوں کے درمیان رابطے کا ایک ذریعہ ہے۔ مختلف صوبوں میں رہنے والے لوگوں کو احساس ہے کہ مختلف زبانیں بولنے کے باوجود وہ ایک قومی زبان سے جڑے ہوئے ہیں جو سب کا ورثہ ہے۔

4. ذریعہ تعلیم:-

پاکستان کے بیشتر تعلیمی اداروں میں اردو زبان ذریعہ تعلیم ہے۔ تاریخ، اسلامیات، سیاسیات اور دیگر مضامین اردو میں ایم اے کی سطح تک پڑھائے جاتے ہیں۔ پاکستان بھر میں اسلامی تعلیم اور مذہب پر لیکچر زاردو میں بھی دیے جاتے ہیں۔

اردو ہمارے ثقافتی ورثے کا ایک اہم حصہ ہے:

اردو کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور بعد کے مغل دور اور انگریزوں کی آمد تک، اسے مسلمانوں اور ہندوؤں نے یکساں طور پر اپنایا تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ:

"اردو ہمارے ثقافتی ورثے کا حصہ ہے"

نتیجہ: ملک کی قومی زبان ہونے کے ناطے، یہ پاکستان کے مختلف حصوں میں لازمی قوت ہے۔ افسران نے اپنے سرکاری کاموں میں اردو زبان کو اپنایا ہے اور حکومت نے دفتری کاموں کے لئے اردو اصطلاحات پر مشتمل ایک ڈکشنری شائع کی ہے۔ اردو ڈیولپمنٹ بورڈ اور "انجمن طریقہ اردو" اردو کو معاشرے میں ایک مقام دلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اردو مختصر وقت میں معاشرے میں اپنا مقام حاصل کر لے گی۔

سوال نمبر 4: پاکستانی ثقافت کی مختلف خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔ پورے ملک میں رسم ورواج اور روایات کی اہمیت کو سامنے لائیں۔

اے این ایس۔ پاکستانی ثقافت کی خصوصیات:

I- تعارف: ثقافت کو ایک لازمی مجموعی کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے جو انسانی نظریات، اعمال اور طرز زندگی کو متاثر کرتا ہے. ای بی ٹیلر کے مطابق، "ثقافت ایک پیچیدہ مجموعی ہے جس میں علم، عقائد، آرٹ، اخلاقیات، رسم و رواج اور دیگر تمام صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جو انسان نے معاشرے کے رکن کی حیثیت سے حاصل کی ہیں۔ ہر عظیم قوم اپنی ثقافت سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ اسی طرح پاکستانی ثقافت اپنی اسلامی فطرت اور شاندار تاریخی پس منظر کی وجہ سے بہت مختلف ہے۔ پاکستانی ثقافت کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

پاکستانی ثقافت دراصل معاصر اسلامی تہذیب کا ایک حصہ ہے جو اپنی اقدار اور روایات کو اسلام اور بھرپور اسلامی تاریخ سے اخذ کرتی ہے۔ آبادی کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے اور اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے، یعنی ایک اللہ پر ایمان، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت، بھائی چارہ، مساوات اور سماجی انصاف وغیرہ۔ اسلام امن اور صبر کا دین ہے۔ پاکستانی معاشرہ بہت تعاون پر مبنی ہے۔ قومی کیلنڈر میں مذہبی ایام منائے جاتے ہیں جو بڑی عقیدت کے ساتھ منائے جاتے ہیں۔

پاکستان ایک بڑا ملک ہے جو چار صوبوں، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات (فاٹا) اور وفاق کے زیر انتظام شمالی علاقہ جات (ایف اے این اے) پر مشتمل ہے۔ ان تمام اجزاء کے حصوں کی اپنی علاقائی زبانیں ہیں۔ اس طرح پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، بارونی اور کشمیری علاقائی زبانیں ہیں۔ تاہم، اردو قومی زبان ہے جو ملک کے تمام حصوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

مخلوط ثقافت:

عملی طور پر پاکستانی ثقافت پنجابی، سندھی، پٹھان، بلوچی، بارونی، سرائیکی اور کشمیری ثقافتوں کا ایک خوبصورت امتزاج ہے۔ اس کے علاوہ، سندھ میں ہندو برادری کی موجودگی سندھی خطے میں رقص اور موسیقی کو چھوتی ہے۔ ہندو بھجیاں گاتے ہیں لیکن پاکستانی ثقافت نے قوالی کو اپنایا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہے۔

پاکستانی ثقافت اردو، پنجابی، سندھی، پشتو، براہوئی، بلوچی اور کشمیری زبانوں کے ادب سے مالامال ہے۔ اردو ادب میں مولانا آزاد، اقبال، شبلی، حالی، غالب، آغا حشر، منٹا اور فائزہ کے شاہکار موجود ہیں جبکہ پنجابی ادب میں وارث شاہ، سلطان باہو، غلام فرید، بیلے شاہ اور شاہ حسین وغیرہ جیسے بڑے نام شامل ہیں۔ اسی طرح سندھی ادب شاہ عبداللطیف، سچا سرمست، شاہ قادر بخش اور فقیر نبی بخش کے شاہکاروں سے جگمگاتا ہے۔ پشتو ادب میں شیخ صالح، رشون خان، اخوند دردیبہ، خوشحال خان خٹک اور رحمان بابا جیسے نام بھی شامل ہیں۔ بلوچی ادب جام درک، محمد علی، ظہور شاہ ہاشمی، غنی پرویز، حسرت بلوچ، عباس علی زیبی اور عزیز بگٹی وغیرہ کے شاہکاروں پر مشتمل ہے۔

5-مردوں کا غلبہ والا معاشرہ:

پاکستانی معاشرے میں مردوں کا غلبہ ہے۔ ہر خاندان کی سربراہی سب سے سینئر مرد رکن کرتا ہے جو خاندان کی روٹی اور مکھن کا انتظام کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

6-لباس کی تنوع:

پاکستانی ثقافت مختلف قسم کے لباس سے مالامال ہے: پنجاب کے لوگ، سرحد کے پٹھان، بلوچی لوگ اور سندھی اپنے الگ لباس پہنتے ہیں۔ یہ لباس بہت رنگین اور نمایاں ہوتے ہیں اور قومی میلوں اور تہواروں کے دوران پرکشش شکل دیتے ہیں۔

میلے اور تہوار:

پاکستان کی ثقافت میں میلوں اور تہواروں کی عظیم روایت ہے۔ یہ کراچی ملک کے تمام حصوں میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، عظیم سنتوں کے سالانہ عرس ان کی برسی منانے کے لئے منعقد

کیے جاتے ہیں۔ان مواقع پر میلوں کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے جس میں لوگ بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ان میں سے لاہور، مینسیل اور سبی کے ہارس اینڈ کیٹل شوز مشہور ہیں جبکہ گلگت کا پولو فیسٹیول قومی اور بین الاقوامی سطح پر نمایاں ہے۔اس کے علاوہ حضرت داتا گنج بخش، مدھولال حسین، بابا بیلے شاہ، بابا گیلو شاہ، بابا فرید گن شاکر، پیر جماعت علی شاہ، عبداللطیف بھٹائی، حضرت نوشاہ گنج بخش، بری امام، لعل شہباز قلندر اور بہاء الدین زکریا کے سالانہ عرس بڑے جوش و خروش سے منائے جاتے ہیں۔

پاکستانی عوام کھیلوں

اور کھیلوں کے بہت شوقین ہیں۔ ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، بیڈ منٹن، اسکواش، ٹیبل ٹینس اور لان ٹینس جیسے جدید کھیل ملک بھر میں کھیلے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ ریسلنگ، باکسنگ اور ایتھلیٹکس بھی عوام میں بہت مقبول ہیں۔ پاکستان نے ماضی میں عظیم کھلاڑی پیدا کیے ہیں۔ان میں ریسلنگ میں بھولا، کرکٹ میں حنیف، میانداد، عمران، وسیم کرم اور انسیم، ہاکی میں شہناز شیخ، صلاح الدین، خالد محمود، اختر رسول اور منیر ڈار اور اسکواش میں جہانگیر، جمشید شامل ہیں۔

دستکاری: پاکستان کو

بین الاقوامی سطح پر دستکاری میں بہت زیادہ امتیاز حاصل ہے۔ چنیوٹ کا لکڑی کا فرنیچر، سیالکوٹ کا کھیلوں کا سامان اور ملتان اور حیدر آباد کی کڑھائی عالمی شہرت رکھتی ہے۔

سوال نمبر 5: پاکستان کے ملبوسات، فنون لطیفہ، دستکاری اور تہواروں کے بارے میں ایک نوٹ لکھیں۔

جواب پاکستان ایک بہت ہی شاندار ثقافتی روایت رکھتا ہے۔ ہمارے دستکاری کے کاموں کو دنیا بھر میں بہت سراہا جاتا ہے. سندھ میں کپاس کی بنائی کی رنگائی اور بلاک پرنٹنگ کی روایت سب سے پرانی ہے۔ قدیم زمانے میں سندھ کے کپڑے مغربی ایشیا کو برآمد کیے جاتے تھے۔ سوز، متھرا اور شری جیسے روایتی کپڑے آج بھی ٹھٹھہ، حیدر آباد، سکھر اور جیکب آباد میں مشہور ہیں۔ ریلا اور فارائی قالین آج بھی سندھ میں مشہور ہیں۔ سندھ کے بندھن کا ٹائی اینڈ ڈائی پروسیس مشہور ہے۔

حیدر آباد اور کھاری میں چھپنے والی اجرک ایک قسم کی سندھی پرنٹنگ مقبول ہے۔ ہندوستان سے ہجرت کرنے والے لوگوں کے پاس کیمچی جیسی امیر قسمیں بنانے کی صدیوں پرانی روایت ہے۔ شینا، شاستری اور جاز. مغل سوئی کے کرافٹ کو بھی سرڈونک، سلمیٰ ستارہ، کیشیدا کاری اور چکن گری کے ذریعے زندہ رکھا گیا ہے۔ بلوچی خواتین آئینے کی کڑھائی کے لئے مشہور ہیں۔ سوات کرتا اور اونی گاؤن کے لیے مشہور ہے۔ ریشم کے پھیپھڑے اور ریلیچ پنجاب میں مختلف مقامات پر بنائے جاتے ہیں۔ کشمیر پشمینہ شال کے لئے مشہور ہے۔ فل پا قالین بلوچستان میں بنائے جاتے ہیں۔ گلگت اور ہزارہ میں شرما کے بکری کے بالوں کے قالین۔ ہاتھ سے بنے ہوئے ٹویڈ جنہیں مقامی طور پر پٹی، پٹی یا پٹی کے نام سے جانا جاتا ہے، کشمیر، کاگن اور گلگت میں تیار کیے جاتے ہیں۔ بلوچستان لاز 16 جیسے جانوروں اور انسانی آرائشی زیورات کے لئے مشہور ہے۔ پشاور سونے کی کڑھائی کمر کوٹ کے لئے مشہور ہے۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

باب9

پاکستان میں تعلیم

خالی جگہوں کو پر کریں:-

1) تعلیم کسی بھی ریاست ________of کے لئے سب سے اہم ہے.

2) پاکستان میں خواندگی کی شرح صرف ___ ہے۔

3) پہلی تعلیمی کانفرنس سال ___ میں منعقد ہوئی تھی۔

4) پہلی تعلیمی پالیسی ________year میں دی گئی تھی۔

5) آخری تعلیمی پالیسی ________year میں دی گئی تھی۔

6) ________year میں لازمی پرائمری ایجوکیشن ایکٹ نافذ کیا گیا تھا۔

7) تعلیم کے قومی بجٹ کو 2.2٪ سے بڑھا کر ___ کیا جائے گا.

8) ترقی یافتہ ممالک کے لوگ ___٪ تعلیم یافتہ ہیں،

9) ہجوم کا دورانیہ ___year ہے۔

10) __________has اساتذہ کی تربیت کے کورسز کا آغاز کیا،

11) ہماری تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد ملک _____of بڑھانا ہے۔

12) __________institutes تکنیکی تعلیم فراہم کرتے ہیں.

13) خواندگی کمیشن ملک __________in پھیلانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

14) لازمی پرائمری تعلیم ایکٹ کو سال میں نافذ کیا گیا تھا__________

15) تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم __________people تیار کرتی ہے.

16) __________is انسانی وسائل کی ترقی کے لئے بہترین سرمایہ کاری ہے.

17) فاصلاتی تعلیم کا نظام علامہ اقبال ________university نے متعارف کرایا تھا۔

18) پاکستان میں صرف ________ بچے پرائمری تعلیم حاصل کرتے ہیں،

19) تعلیم ______values کو سمجھنے میں مدد گار ہے،

20) غلام حق خان انسٹی ٹیوٹ ___ میں منعقد ہوا تھا۔

جواب کی کلید:-

1. ارتقا	2. 45	3. 1947	4. 1972	5. 1998
6. 05-2004	7. 4	8. 100	9. 4	10. علامہ اقبال
11. خواندگی کی شرح	12. Polytechnic	13. ادبیت	14. 2004	15. ہنرمند

.16 تعلیم	.17 اسلام آباد	.18 56	.19 جمہوری	.20 کے پی کے

www.pakcity.org

مختصر سوالات کے جوابات:-

سوال نمبر1: تعلیم کی اہمیت کو تین جملوں میں بیان کریں؟

جواب: جواب۔ تعلیم ایک بہت اہم آلہ ہے جو معاصر دنیا میں کامیابی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے. یہ **اہم ہے** کیونکہ یہ زندگی میں درپیش زیادہ تر چیلنجوں کو کم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے. تعلیم کے ذریعے حاصل ہونے والا علم کیریئر کی ترقی میں بہتر امکانات کے لئے بہت سارے مواقع کے دروازے کھولنے میں مدد کرتا ہے۔

سوال نمبر2: پاکستان کی تعلیمی پالیسی کی تین خصوصیات بیان کریں؟

جواب: جواب۔ پاکستان کی تعلیمی پالیسی کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1) **سب کے لئے تعلیم:-**

ریاست کی ترقی کے لئے ریاست کے تمام شہریوں کے لئے تعلیم تک رسائی ہو گی،

2) **اعلی شرح خواندگی:-**

حکومت ملک کی کم شرح خواندگی کو بڑھانے کی پوری کوشش کرے گی جو صرف 45 فیصد ہے۔

3) **تکنیکی تعلیم:-**

حکومت صنعتی شعبے کی ترقی کیلئے ہنر منداور تربیت یافتہ افراد کی فراہمی کیلئے فنی تعلیم پر توجہ دے،

سوال نمبر3: رسمی تعلیم کے نظام کے تین مراحل بیان کریں؟

جواب: جواب۔ پاکستان میں رسمی تعلیم کے تین اہم مراحل درج ذیل ہیں:

1) **بنیادی مرحلہ:-**

یہ کلاس 1 سے 5 تک پر مشتمل ہے جس کا کل دورانیہ 5 سال ہے بچوں کو 4 سے 5 سال کی عمر میں کلاس 1 میں داخل کیا جاتا ہے۔

2) **درمیانی مرحلہ:-**

یہ کلاس 6 سے 8 تک پر مشتمل ہے۔اس کی مدت تین سال ہے. پرائمری مرحلے پاس کرنے کے بعد بچوں کو چھٹی کلاس میں داخل کرایا جاتا ہے۔

3) **ثانوی مرحلہ:-**

یہ صرف نویں اور دسویں جماعت کے لیے ہے۔اس کی مدت 2 سال ہے جو مڈل اسٹیج پاس کر چکے ہیں انہیں نویں جماعت میں داخلہ دیا جاتا ہے۔

سوال نمبر4: پاکستان کی تعلیمی پالیسیوں کے نام بتائیں؟

جواب: جواب۔ تعلیمی پالیسی 1972ء

تعلیمی پالیسی 1978ء

تعلیمی پالیسی 1998ء

سوال نمبر5: پاکستان میں تعلیم کی تین اسکیمیں بتائیں؟

جواب: جواب۔ پاکستان کے اہم منصوبوں کے مطالعے درج ذیل ہیں۔

1) **بنیادی سطح:-**

پرائمری سطح کے مضامین میں علاقائی زبانوں کی سطح شامل ہیں:- مطالعہ اور اسلامی.

2) **درمیانی سطح:-**

pakcity.org

اس اسکیم میں مضامین شامل تھے اور علاقائی زبانیں اردو انگریزی الجبرا جیومیٹری سائنس سوشل اسٹڈیز اور اسلامیت پڑھاتے تھے۔

3) **ثانوی سطح:-**

اس سطح پر اردو اسلامی انگریزی اور مطالعہ پاکستان لازمی مضامین ہیں اور انگریزی کیمسٹری، اکاؤنٹنگ، بائیولوجی، کامرس وغیرہ اختیاری مضامین ہیں،

س.6 اساتذہ کی تربیت کی تین سطحوں کے نام بتائیں؟

جواب: جواب۔ پاکستان میں اساتذہ کی تربیت کی تین سطحیں درج ذیل ہیں:

1) **پرائمری اسکول کے استاد:-**

پرائمری اسکولوں کے اساتذہ کو تربیت دی جاتی ہے اور انہیں ثانوی اسکول کا امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

2) **مڈل اسکول کے استاد:-**

وہ جو انٹرمیڈیٹ پاس کرتے ہیں اور ایک سالہ ٹیچر ٹریننگ سرٹیفکیٹ رکھتے ہیں۔

3) **ثانوی اسکول کے استاد:-**

وہ جو بیچلر کی ڈگری پاس کرتے ہیں اور ایک سالہ ٹیچر ٹریننگ سرٹیفکیٹ رکھتے ہیں۔

سوال نمبر 7: تکنیکی تعلیم کی اہمیت پر تین جملے لکھیں؟

جواب: جواب۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن تعلیم کی وہ شاخ ہے جس میں ٹیکنیکل ٹریڈ students.it ہمیں زندگی بھر روٹی کمانے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے، جدید دور میں ٹیکنکل ایجوکیشن بہت اہمیت کی حامل ہے۔ یہ انجینئر، بوائلر، میکانکس، تکنیکی ماہرین پیدا کرتا ہے etc.it کرنے والے اور کام بھی پیدا کرتا ہے۔ اس نے ایک ملک کو امیر اور خوشحال بنادیا ہے۔ ملک میں مختلف منصوبوں اور صنعتوں کو شروع کرنے کی بہت اہمیت ہے، یہی وجہ ہے کہ تکنیکی تعلیم کے لیے بہت سے ادارے قائم کیے گئے ہیں،

سوال نمبر 8: پاکستان میں تعلیم کے تین مسائل کا ذکر کریں؟

جواب: جواب۔ پاکستان میں تعلیم کے تین اہم مسائل درج ذیل ہیں۔

1) **جاگیرداروں کا رویہ:-**

پاکستان میں زیادہ تر جاگیردار خواتین کی تعلیم بالخصوص تعلیم کے خلاف ہیں۔

2) **نجی تعلیمی اداروں کی فیسوں میں اضافہ:**

نجی تعلیمی اداروں کی زیادہ فیسیں پاکستان میں تعلیم کا سب سے بڑا مسئلہ ہیں۔ سرکاری نجی اسکولوں کی پالیسی کے مطابق فیس تقریبا 1000-2000 برقرار رکھنی چاہئے لیکن زیادہ تر اسکولوں کی طلب 15000 سے زیادہ ہے۔

3) **درسی کتب کی عدم دستیابی:**

بازار میں درسی کتابیں دستیاب نہیں ہیں۔ زیادہ تر کتابیں بہت مہنگی ہوتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ، ہم نے اپنے طالب علم کو 100 سال پرانا مواد سکھایا، ہمیں نیا اور مستند مواد پڑھانا چاہئے،

4) **استاد کا مسئلہ:-**

اسکول اور کالج بہترین ٹیچر کی خدمات حاصل نہیں کرنا چاہتے کیونکہ بہترین ٹیچر زیادہ تنخواہ کے پیکج کا مطالبہ کرتے ہیں اسی لیے وہ ناتجربہ کاری اور میٹرک یا انٹر پاس ٹیچر کی خدمات حاصل کرتے ہیں جو یقینی طور پر طالب علم کی پڑھائی کو متاثر کرے گا،

سوال نمبر 9: اگر اس کی اہمیت ہو تو تین جملے لکھیں؟

جواب: جواب۔ کاروبار میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت... کمپیوٹر اور سافٹ ویئر کا استعمال کرتے ہوئے، کاروبار انفارمیشن ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ان کے محکمے آسانی سے چلیں۔ وہ انسانی وسائل، فنانس، مینوفیکچر نگ اور سیکیورٹی سمیت متعدد مختلف محکموں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

وضاحتی سوال کا جواب:-

سوال نمبر 1: کسی ملک کی ترقی میں تعلیم کی اہمیت کیا ہے؟

اے این ایس کی تعلیم کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ چاہے وہ معاشی ہو یا سماجی طور پر، تعلیم ان دو اہم عوامل کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔
یہاں کچھ اہم طریقے ہیں جن سے تعلیم کسی ملک کی ترقی میں مدد کرتی ہے۔

1) تعلیم لوگوں کو بہتر شہری بننے میں مدد دیتی ہے:

تعلیم یافتہ لوگ ملک کے سماجی و اقتصادی منظر نامے سے واقف ہیں اور ملک کی ترقی میں مدد کر سکتے ہیں۔ ایندھن بچانے کے لیے موٹر سائیکل یا کار استعمال کرنے کے بجائے پانی کا کم استعمال کرنا یا کام پر جانے کے لیے بس لینا جیسی سادہ سی بات ہو، تعلیم یافتہ عوام کسی نہ کسی طرح ملک کی فلاح و بہبود میں اپنا حصہ ڈالنا جانتے ہیں۔ ان کی بیداری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہیں اسکولوں، کالجوں اور کام کی جگہوں پر یہ اقدار سکھائی گئی ہیں۔
جو لوگ تعلیم یافتہ نہیں ہیں ان کے پاس ان حقائق کے بارے میں کوئی سراغ نہیں ہے کیونکہ وہ سیکھنے کے ماحول میں نہیں ہیں۔

2) تعلیم ووٹ نگ کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے:

تعلیم یہ فیصلہ کرنے میں مدد کرتی ہے کہ کسی ملک کی معیشت میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے کسے ووٹ دینا ہے۔ تعلیم یافتہ ہونے سے یہ فیصلہ کرنے میں مدد ملتی ہے کہ کسی خاص پارٹی کو دوسری پارٹی پر کیوں ووٹ دینا ہے۔ غیر تعلیم یافتہ لوگ ووٹ دینے کے لئے صحیح لوگوں کے انتخاب کی اہمیت سے لاعلم ہیں۔ لہٰذا تعلیم یافتہ ہونا ہمیں ووٹ نگ کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

3) تعلیم ملازمتیں حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے:

یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جب تک کوئی شخص تعلیم یافتہ نہیں ہوتا، وہ قابل قدر ملازمت حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ بے روزگاری کسی بھی ملک کی اقتصادی حیثیت میں ترقی اور ترقی میں ایک سنگین رکاوٹ ہے، اس طرح قوم کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ دنیا کے بہت سے ممالک کی معاشی حالت قابل رحم ہے، جس کی وجہ تعلیم یافتہ افراد کی کمی ہے جو مناسب مہارت نہیں رکھتے اور اس طرح بے روزگار ہیں۔

4) تعلیم اکیلی ماؤں کی مدد کرتی ہے:

اکیلی مائیں جو تعلیم یافتہ نہیں ہیں انہیں اپنے بچوں کی کفالت کے لئے ایک اچھی نوکری نہیں مل سکتی ہے، جو ان کے حالات میں ایک ضرورت ہے۔ تعلیم یافتہ ہونے سے اکیلی ماں کو ملازمت تلاش کرنے میں مدد مل سکتی ہے اور ساتھ ہی انہیں کچھ اسکیموں جیسے بچوں کی مدد کے فوائد اور اس طرح کے فوائد تک پہنچنے کے طریقوں سے آگاہ کیا جا سکتا ہے جیسے کیس فون نمبر چائلڈ سپورٹ ایجنسی ایسی مدد فراہم کرنے والی ایجنسیوں سے رابطہ کرنے کے لئے۔ اس سے انہیں اپنے بچوں کی بہتر پرورش میں مدد مل سکتی ہے، اس طرح انہیں ملک کے ذمہ دار شہری بننے میں مدد مل سکتی ہے۔

5) تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا:-

تعلیم لوگوں میں تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہے جو معاشرے میں تعمیری تبدیلیوں کا سبب بنتی ہیں۔

6) قدرتی وسائل کی تلاش:

تعلیم ملک کے قدرتی وسائل کی تلاش اور ان سے بھرپور استفادہ ممکن بناتی ہے۔

7) بہترین سرمایہ کاری:-

تعلیم انسانی وسائل کی ترقی میں بہترین سرمایہ کاری ہے۔ سائنسی اور تکنیکی ترقی کی تعلیم کے ذریعے ہی کوئی بھی ملک تیزی سے ترقی کر سکتا ہے۔

www.pakcity.org

سوال نمبر2: 1998-2010 کی تعلیمی پالیسی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

اے این ایس۔ پاکستان 1947ء میں معرض وجود میں آیا۔ شروع سے ہی حکومت پاکستان نے پاکستان میں تعلیمی سطح کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ایک تعلیمی پالیسی تشکیل دینے کی کوشش کی۔ جیسا کہ 1947 میں آل پاکستان ایجوکیشن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا تاکہ پاکستان میں تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے 1972-1980 میں تعلیمی پالیسی دی گئی۔

قومی تعلیمی پالیسی 1998-2010 کی نمایاں خصوصیات

1)سب کے لئے تعلیم:-

پالیسی میں کہا گیا ہے کہ تعلیم بہت اہم ہے تعلیم کے بغیر ہم آسانی سے زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم تمام شہریوں کے لئے آسانی سے قابل رسائی ہے۔

2)کم شرح خواندگی میں اضافہ کرنا:

پاکستان کی کم شرح خواندگی کو بڑھانے کے لئے تمام ممکنہ رسمی اور غیر رسمی ذرائع کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا جائے گا۔

3)لازمی پرائمری تعلیم:-

2004-05 میں لازمی پرائمری تعلیم کے لئے ایک نیا قانون متعارف کرایا گیا تھا۔

4)اساتذہ کی تعلیم: اسکول

کلسٹر نگ اور دیگر تکنیکوں کے ذریعے اساتذہ، اساتذہ کے ٹرینرز اور تعلیمی منتظمین کی سروس تربیت کو ادارہ جاتی شکل دے کر نظام کی تاثیر میں اضافہ کرنا۔ پوسٹ سیکنڈری اور پوسٹ ڈگری کی سطح پر طویل مدت کے متوازی پروگرام متعارف کرواکر پری سروس ٹیچر ٹریننگ پروگرام کے معیار کو بہتر بنانا یعنی ایف اے/ایف یو ایس سی تعلیم اور بی اے/بی ایس سی تعلیم کے پروگراموں کا تعارف۔ اساتذہ کی تعلیم کے نصاب کے مندرجات اور طریقہ کار کے حصوں پر نظر ثانی کی جائے گی۔ کام کرنے والے اساتذہ کو ملازمت کے دوران تربیت کے مواقع فراہم کرنے کے لئے رسمی اور غیر رسمی دونوں ذرائع استعمال کیے جائیں گے، ترجیحی طور پر پانچ سال میں کم از کم ایک بار۔ دیہی خواتین کو تدریس کے پیشے میں شامل ہونے کے لئے مراعات کا ایک خصوصی پیکیج فراہم کیا جائے گا۔ اساتذہ کا ایک نیا کیڈر تشکیل دیا جائے گا۔

5)ٹیکنکل اینڈ ووکیشنل ایجوکیشن:-

فنی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ تکنیکی تعلیم کی ایک علیحدہ اسکیم متعارف کرائی جائے گی۔ ٹیکنکل اساتذہ کا تقرر بھی کیا جائے گا۔ وہاں ٹیکنکل تعلیم کے لئے علیحدہ بورڈ متعارف کرایا گیا ہے جہاں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کو بھی الگ کیا جائے۔

6)انفارمیشن ٹکنالوجی:

سیکنڈری اسکولوں میں مرحلہ وار طریقے سے کمپیوٹر متعارف کرائے جائیں گے۔ اسکولوں کے نصاب پر نظر ثانی کی جائے گی تاکہ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں حالیہ پیش رفت، جیسے سافٹ ویئر کی ترقی، انفارمیشن سپر ہائی وے ڈیزائننگ ویب پیجز وغیرہ کو شامل کیا جاسکے۔ لائبریری اور دستاویزات کی خدمات

7)تعلیمی فاؤنڈیشن کا قیام:-

غیر تجارتی تعلیمی پروگرام کھولنے کے لئے نجی شعبے کو مالی امداد کی فراہمی کے لئے ایجوکیشن فاؤنڈیشن قائم کی گئی ہے۔

www.pakcity.org

8)ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کا قیام:

تعلیمی پروگراموں کی نگرانی اور نفاذ میں عوام کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی قائم کی گئی ہے۔

9)قومی بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے:

قومی بجٹ میں مجموعی قومی آمدنی کا 2.2 فیصد سے 4 فیصد تک اضافہ کیا گیا ہے۔

10)دینی کادریوں کی نئی پالیسی:-

ملک کا ڈینم مدراس اور جدید اسکول ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔

س.3 پاکستان میں رسمی تعلیم کے نظام کی وضاحت کریں

اے این ایس۔ پاکستان میں تعلیم کا رسمی نظام:

پرائمری اسکولنگ:

یہ مرحلہ پانچ کلاسوں اول سے پانچویں تک پر مشتمل ہے اور 5-9 سال کی عمر کے بچوں کو داخلہ دیتا ہے۔ آزادی کے بعد سے پالیسی سازوں نے پرائمری تعلیم کو مفت اور لازمی بنانے کا اعلان کیا۔ پاکستان انٹیگریٹڈ ہاؤس ہولڈ سروے (پی آئی ایچ ایس) 1998-99 کے مطابق 1999 میں مجموعی شرکت کی شرح 71 فیصد تھی، مردوں کے لیے یہ 80 فیصد اور خواتین کے لیے 61 فیصد تھی۔ شہری خواتین کے لئے یہ 92 فیصد اور دیہی خواتین کے لئے 50 فیصد تھا۔ صوبہ سندھ میں دیہی خواتین کی سب سے کم شرکت کی شرح 33 فیصد تھی۔ خالص اندراج کی شرح 42 فیصد تھی، شہری مردوں کے لئے یہ 47 فیصد اور دیہی خواتین کے لئے 37 فیصد تھی۔

مڈل اسکولنگ:

مڈل اسکولنگ تین سال کی مدت کی ہوتی ہے اور چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت پر مشتمل ہوتی ہے۔ عمر گروپ 10-12 سال ہے. 2000-2001 کے دوران مڈل اسکول میں شرکت کی شرح تقریباً 34 فیصد تھی۔ مردوں کی تعداد 36 فیصد اور خواتین کی 33 فیصد تھی۔

ہائی اسکولنگ:

ہائی اسکول کے بچے نویں اور دسویں جماعت میں دو سال تک رہتے ہیں۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اس امتحان کا انعقاد کرتا ہے۔ کامیاب امیدواروں کو ثانوی اسکول کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ 2000-2001 میں ہائی اسکول میں شرکت کی شرح تقریباً 22 فیصد تھی جس میں سے 24 فیصد مرد اور 20 فیصد خواتین تھیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم عام طور پر ہائی اسکولنگ میں پیش کی جاتی ہے۔ اس کی اقسام ہیں

طالب علموں کو پیش کی جانے والی ٹریڈز اور کورس مکمل ہونے کے بعد انہیں بڑھئی، راج مستری، مکینکس، ویلڈرز، الیکٹریشن، ریفریجریشن اور اسی طرح کے دیگر کاروباروں کے طور پر ملازمت مل جاتی ہے۔ 2001-2002 میں تقریباً 88 ہزار کے اندراج کے ساتھ 498 پیشہ ورانہ ادارے ہیں۔

ہائر سیکنڈری تعلیم:

ہائر سیکنڈری اسٹیج کو "انٹرمیڈیٹ اسٹیج" بھی کہا جاتا ہے اور اسے کالج کی تعلیم کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے۔ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن گیارہویں سے بارہویں جماعت تک ہوتی ہے۔ تعلیم کے اس چکر میں دو سال کے قیام کے دوران، اس مرحلے میں 16 سال کی عمر میں ایک طالب علم عام تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم یا تکنیکی تعلیم کا انتخاب کر سکتا ہے۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (بی آئی ایس ای) امتحان کا انعقاد کرتا ہے اور ہائر سیکنڈری اسکول ایجوکیشن (ایچ ایس ایس سی) کا سرٹیفکیٹ دیتا ہے۔ 1979 کی تعلیمی پالیسی کے مطابق تمام اسکولوں کو ہائر سیکنڈری اسکولوں میں اپ گریڈ کیا جانا تھا۔ ہائی اسکولوں کے مڈل سیکشن کو پرائمری اسکولوں (ابتدائی تعلیم کے نام) کے ساتھ منسلک کیا جانا تھا۔ اس نظام کی کامیابی محدود ہے اور کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ

نظام آہستہ آہستہ متعارف کرایا جارہا ہے۔

اعلیٰ تعلیم:

ڈگری حاصل کرنے کے لئے 10 سال کی پرائمری اور سیکنڈری اسکولی تعلیم کے بعد 4 سال کی اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنی پہلی ڈگری کا مرحلہ پاس کرنے والے طلباء کو عام طور پر 19 سال کی عمر میں آرٹس یا سائنس میں بیچلر کی ڈگری سے نوازا جاتا ہے۔ بیچلر ڈگری کی سطح پر آنرز کورس مکمل کرنے کے لئے اضافی ایک سال کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے. مزید برآں، ماسٹر ڈگری کے لئے دو سال کا کورس ضروری ہے جنہوں نے دو سالہ بیچلرز ڈگری مکمل کی ہے. ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے عام طور پر ماسٹر ڈگری کورس کی تکمیل کے بعد 3 سال کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے.

پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم:

پوسٹ سیکنڈری تعلیم کا دورانیہ تکنیکی اور پیشہ ورانہ شعبوں میں مختلف ہوتا ہے۔ پولی ٹیکنک ڈپلومہ تین سالہ کورس ہے۔ میڈیسن (ایم بی بی ایس) میں بیچلر کی ڈگری کے لئے انٹرمیڈیٹ مرحلے (اسکولی تعلیم کے 12 سال) کے بعد 5 سال کی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے. اسی طرح انجینئرنگ اور ویٹرنری میڈیسن دونوں میں بیچلر ڈگری کورس انٹرمیڈیٹ امتحان کے بعد 4 سال کی مدت کا ہوتا ہے۔

مدرسوں کی تعلیم:

جدید تعلیمی نظام کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیمی نظام بھی موجود ہے جو اسلامی تعلیم فراہم کرتا ہے۔ ان اداروں کا صوبائی یا وفاقی حکومتوں کی مداخلت کے بغیر اپنا انتظامی نظام ہے۔ تاہم حکومت کی جانب سے ان اداروں کو امداد فراہم کی جاتی ہے۔ 2000ء کے دوران 6761 مذہبی ادارے تھے جن میں 934،000 کا اندراج تھا، جن میں سے 448 اداروں میں 132،000 طالبات تھیں (خان، 2002)۔ موجودہ حکومت کی جانب سے تعلیم کے شعبے میں اصلاحات کے تحت مدارس کو مرکزی دھارے میں لانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ مدرسوں کو مرکزی دھارے میں لانے کا بنیادی مقصد ان کے گریجویٹس کے لئے روزگار کے مواقع میں اضافہ کرنا ہے۔ پاکستان مدرسوں کے تعلیمی بورڈز کا قیام قادریوں کی سرگرمیوں کو ریگولیٹ کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔

غیر رسمی تعلیم:

پاکستان میں لاکھوں افراد ایسے ہیں جن کی رسمی تعلیم تک رسائی نہیں ہے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے رسمی نظام کے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔ جن لوگوں کو رسمی تعلیم تک رسائی حاصل نہیں ہے ان کے لئے غیر رسمی بنیادی تعلیم اسکول اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔ یہ اسکیم بہت کم خرچ ہے۔ اس اسکیم کے تحت پرائمری ایجوکیشن کورس چالیس ماہ میں پڑھایا جاتا ہے۔ غیر رسمی

اسکول ان علاقوں میں کھولے جاتے ہیں جہاں رسمی اسکول دستیاب نہیں ہیں۔ حکومت اساتذہ کی تنخواہ اور تدریسی سامان فراہم کرتی ہے جبکہ کمیونٹی اسکول کی عمارت/کمرہ فراہم کرتی ہے۔ ملک میں 6371 این ایف بی ای اسکول کام کر رہے ہیں۔

امتحانات:

امتحانات عام طور پر سالانہ منعقد کیے جاتے ہیں، جو طلباء کو اعلیٰ کلاسوں میں ترقی دینے یا نہیں ایک ہی کلاس میں برقرار رکھنے کا بنیادی معیار ہیں۔ تاہم حال ہی میں کچھ اسکولوں میں گریڈ تھری تک آٹومیٹک پروموشن کا نظام متعارف کرایا گیا ہے۔ پرائمری کلاسوں میں، امتحانات متعلقہ اسکولوں کے ذریعہ منعقد کیے جاتے ہیں. تاہم پرائمری مرحلے کے پانچویں سال کے اختتام پر محکمہ تعلیم کی جانب سے اگلی جماعت میں ترقی کے لیے عوامی امتحان لیا جاتا ہے۔ میرٹ اسکالرشپ کے ایوارڈ کے لئے مقابلہ کرنے کے لئے نمایاں طلباء کے لئے ایک اور امتحان منعقد کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مڈل اسکولوں میں امتحانات انفرادی اسکولوں کی طرف سے منعقد کیے جاتے ہیں لیکن اسکالرشپ دینے کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے آٹھویں جماعت کے اختتام پر ایک عوامی امتحان لیا جاتا ہے۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (بی آئی ایس ای) سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری کے امتحانات کا انعقاد کرتا ہے۔ ڈگری کی سطح کے امتحانات متعلقہ یونیورسٹیوں کے ذریعہ منعقد کیے جاتے ہیں۔

اساتذہ کی تربیت:

پاکستان میں ابتدائی تعلیم کے 90 کالج ہیں جو پرائمری اسکول کے اساتذہ کو پرائمری ٹیچنگ سرٹیفکیٹ (پی ٹی سی) اور سرٹیفکیٹ ان ٹیچنگ (سی ٹی) کے لئے اساتذہ کے تربیتی پروگرام پیش کرتے ہیں۔

ثانوی اسکولوں کے اساتذہ کے لئے 16 کالج آف ایجوکیشن ہیں جو تعلیم میں گریجویٹ ڈگری پیش کرتے ہیں اور 9 یونیورسٹیوں میں تعلیم کے شعبے ہیں جو ماسٹر کی سطح پر اساتذہ کو تربیت دیتے ہیں۔

صرف 4 ادارے ایسے ہیں جو سروس اساتذہ کی تربیت فراہم کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ،

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد فاصلاتی تعلیم پر مبنی اساتذہ کا ایک جامع تربیتی پروگرام پیش کرتی ہے۔ اس کا کل اندراج تقریبا 10،000 سالانہ ہے جس میں سے 7،000 ہر سال مختلف کورسز مکمل کرتے ہیں۔

نجی تعلیم کا شعبہ:

تعلیم میں نجی شعبے کی شمولیت حوصلہ افزا ہے۔ وفاقی ادارہ شماریات کے سروے (1999-2000) کے مطابق پاکستان میں 36 ہزار 96 نجی تعلیمی ادارے ہیں۔ تقریبا 61 فیصد ادارے شہری علاقوں میں اور 39 فیصد دیہی علاقوں میں ہیں۔ پرائمری اسکول کی سطح پر داخلوں میں نجی شعبے کا حصہ 18 فیصد، مڈل اسکول کی سطح پر 16 فیصد اور ہائی اسکول کی سطح پر 14 فیصد ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ زیادہ تر نجی اسکول اپنے نصاب اور درسی کتابوں کا انتخاب خود کرتے ہیں، جو سرکاری اسکولوں کے مطابق نہیں ہیں۔ زیادہ تر اسکول "انگریزی میڈیم" ہیں جو والدین کو اپنے بچوں کو ان اسکولوں میں بھیجنے کے لئے راغب کرتے ہیں۔ زیادہ تر اسکولوں میں بھیڑ بھاڑ ہے اور مناسب جسمانی سہولیات نہیں ہیں۔ یہ اسکول عام طور پر طالب علموں سے بھاری فیس وصول کر رہے ہیں۔ زیادہ تر اسکول غیر رجسٹرڈ ہیں۔ لہذا، زیادہ تر معاملات میں ان اداروں کے ذریعہ جاری کردہ سرٹیفکیٹ سرکاری اسکولوں کی طرف سے تسلیم نہیں کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر ادارے کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں۔

سوال نمبر 4: پاکستان میں تعلیمی نظام کے مسائل کی وضاحت کریں؟

اے این ایس۔ پاکستان محدود وسائل کا ملک ہے محدود وسائل کی وجہ سے مختلف محکموں کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے، محکمہ تعلیم کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔

تعلیم کے اہم مسائل درج ذیل ہیں:

1) جاگیرداروں کا رویہ:

جاگیردارانہ نظام غریب بچوں کی تعلیم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ والدین غریب ہیں اور مشکل سے اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں والدین غریب ہیں اور مشکل سے اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب دیہی علاقوں میں جاگیرداروں نے غریب والدین کے بچوں کی تعلیم کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ وہ غریب بچوں کو کم اجرت پر ملازمت دینا چاہتے ہیں۔

2) سیاست دانوں اور اعلیعہدیداروں کا رویہ:

عام طور پر سیاست دان تعلیم کے فروغ اور پھیلاؤ کے حق میں نہیں ہیں کیونکہ تعلیم کے ذریعے لوگوں میں بیداری ان کے قواعد و ضوابط کو بے نقاب کرے گی۔

3) ڈراپ آوٹ:-

تعلیم کے ہر مرحلے میں، بچے اسکول چھوڑ دیتے ہیں. تقریبا 85 فیصد بچے 5 سال کی تعلیم مکمل کرتے ہیں اور اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔

4) استاد کی غیر حاضری:-

دیہی علاقوں میں، زیادہ تر اساتذہ غیر حاضر ہیں، وہ بچوں کو پڑھانے میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔

5) نجی اداروں کی زیادہ فیسیں:-

نجی شعبے کے اداروں نے فراہم کردہ سہولیات کے مقابلے میں بہت زیادہ فیس وصول کی۔ اساتذہ کام کرتے ہیں لیکن کم تنخواہ دیتے ہیں۔

6)جسمانی سہولیات کی کمی:-

تقریبا25000پرائمری اسکول مناسب عمارت سے محروم ہیں۔زیادہ تر اسکولوں کی چار دیواری نہیں ہے اور نہ ہی پانی کی سہولت ہے۔ڈیسک بورڈ مناسب نہیں ہیں.

7)کوئی جسمانی سرگرمی نہیں:-

طلباء کے لئے کوئی مناسب جسمانی سرگرمی نہیں ہے جیسے اسپورٹس جمناسٹک وغیرہ۔

8)نصابی مواد:-

ہم نے اپنے طالب علم کو1000بیک مواد کے بارے میں سکھایا ہمیں اپنے مواد کو جدید اور نئی ٹکنالوجی کے ساتھ تبدیل کرنا چاہئے۔

سوال نمبر5:ثانوی سطح کی تعلیم کی بنیادی اسکیم کیا ہے؟

جواب:جواب۔ہر تعلیمی نظام میں مختلف سطح پر مختلف کورس،نصاب اور کتابیں تجویز کی جاتی ہیں،تعلیم کی مختلف سطحوں پر مطالعہ کی اسکیم مختلف ہوتی ہے.

1)پرائمری سطح:-

اس سطح پر علاقائی زبانوں کی طرح عام مضامین میں اردو انگریزی سادہ ریاضی اسلامی اور بنیادی سائنس شامل تھے۔

2)درمیانی سطح:-

اس سطح پر انگریزی اردو علاقائی زبان اسلامی سماجی علوم جنرل سائنس الجبرا ریاضی پڑھائے جاتے ہیں۔

3)ثانوی سطح:-

اس سطح پر3طرح سے5مضامین9کلاس میں پڑھائے جاتے ہیں اور دیگر5میٹرک کلاس میں پڑھائے جاتے ہیں۔لیکن تمام بورڈز میں ریاضی فزکس کیمسٹری اردو اسلامیات پاکستان اسٹڈیز انگریزی پڑھائی جاتی تھی۔

4)اعلی ثانوی سطح:-

اس سطح پر مختلف گروپ اور مضمون متعارف کروائے جاتے ہیں لیکن پہلے سال میں6یا7اور دوسرے سال میں6یا7مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔اس سطح پر فزکس کیمسٹری ریاضی بائیولوجی کمپیوٹر ہیومینٹیز انگریزی اردو اسلامیت پاکستان اسٹڈیز سوکس کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔

5)ڈگری کی سطح:-

B.A.Sc، b.com میں بھی اس سطح پر فنکشنل انگلش،پاکستان اسٹڈیز اردو اسلامیت لازمی ہے۔اختیاری مضامین کی فہرست میں سے تمام گروپوں کے طالب علم کے ذریعہ تین اختیاری مضامین لئے جاتے ہیں۔

6)یونیورسٹی کی سطح:-

ماسٹر لیول پر طالب علم تعلیم کے کسی بھی ایک شعبے میں تعلیم حاصل کرتا ہے جس میں وہ7سے8مضامین کا مطالعہ کرتا ہے یہاں طالب علموں کے پاس اپنی دلچسپی کے مضامین کے مختلف انتخاب ہوتے ہیں۔

www.pakcity.org

7)ایم فل/پی ایچ ڈی کی سطح:-

ماسٹر کا طالب علم آخری ڈگری کی سطح پر جانے کے بعد یہاں طالب علم کو اپنے موضوع کی دلچسپی کی کتاب پر لکھنا چاہیئے۔

س.6 پاکستان میں آئی ٹی تعلیم کے مقاصد کا ذکر کریں؟

جواب: جواب۔ دنیا دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ یہ کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ ہر جگہ ٹریڈ ہاسپٹل بزنس ایجوکیشن میں اس کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے آئی ٹی کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

1)تعلیمی نظام کو جدید بنانا:

پاکستان میں ہر سطح پر انفارمیشن ٹیکنالوجی متعارف کروا کر تعلیمی نظام کو جدید بنانے کے لیے سکول کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کمپیوٹر سینٹر کھولے جائیں۔

2)تحقیق اور جدید معلومات تک رسائی فراہم کرنے کے لئے:-

انٹرنیٹ کے ذریعے تحقیق اور جدید معلومات تک رسائی فراہم کرنے کے لئے ان طلباء کو مزید سہولیات فراہم کی جائیں جو انفارمیشن ٹیکنالوجی میں کسی بھی قسم کی تحقیق کے خواہاں ہیں۔

pakcity.org

3)انفارمیشن ٹیکنالوجی سے واقف ہونے کے لئے:-

ہر عمر کے بچوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی سے واقفیت اور انہیں مستقبل کے لئے تیار کرنے کے لئے پرائمری سطح سے لے کر عام کمپیوٹر خواندگی تک لازمی ہونا چاہیئے۔

4)کمپیوٹر کے متنوع کردار پر زور دینا.

کلاس روم میں سیکھنے کے آلے کے طور پر کمپیوٹر کے متنوع کردار پر زور دینا۔ کوالیفائیڈ کمپیوٹر ٹیچر کو کمپیوٹر کی تربیت کے لئے طلباء کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔

5)کمپیوٹر ٹکنالوجی کو استعمال کرنے کے لئے:-

اساتذہ کی تربیت اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کے لئے مواصلاتی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔

سوال نمبر 7: پاکستان میں اساتذہ کی تربیت کے بارے میں ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب۔ اساتذہ کسی بھی تعلیمی نظام کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ کوئی بھی نظام تعلیم اپنے اساتذہ کی سطح سے اوپر نہیں ہے۔

کسی بھی تعلیمی نظام کی کامیابی کے لئے اساتذہ قائدانہ کردار ادا کرتے ہیں۔ انہیں مناسب علم سے آراستہ ہونا چاہیئے۔ مہارت، اور رویے. اساتذہ کی تربیت تعلیم کا ایک اہم حصہ ہے مناسب اساتذہ کی تربیت کے بغیر خواندگی کی شرح میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا پاکستان میں اساتذہ کی تربیت کی تین سطحیں ہیں۔

1)پرائمری اسکول اساتذہ کی تربیت:-

پرائمری اسکول کے اساتذہ کو ثانوی اسکول کا امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔ انہیں ایک سال کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس تربیت کی تکمیل کے بعد انہیں پی ٹی سی کے نام سے سرٹیفکیٹ سے نوازا جاتا ہے۔

2)مڈل اسکول کے استاد:-

انٹرمیڈیٹ پاس کرنے والوں کو ایک سال کی تربیت دی جاتی ہے اور سرٹیفکیٹ ان ایجوکیشن دیا جاتا ہے۔ (سی ٹی)

پی ٹی سی اور سی ٹی کی تربیت سرکاری کالجوں آف ایلیمنٹری ایجوکیشن (جی سی ای) کے ذریعہ فراہم کی جاتی ہے۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے تعلیم کے الگ الگ ابتدائی کالج ہیں۔

3)ثانوی اسکول کے استاد:-

بیچلر کی ڈگری پاس کرنے والوں کو تعلیم کے سرکاری کالجوں میں بیچلر آف ایجوکیشن (بی ایڈ) کے نام سے ایک سال کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ کالج ملک کے ہر صوبے میں چند منتخب مقامات پر واقع ہیں جو ایک سالہ کورس کے تحت تعلیم کے موضوع میں مزید مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں ماسٹرز ان ایجوکیشن (ایم ای ڈی) کہا جاتا ہے۔ یہ کورس کالج آف ایجوکیشن اور یونیورسٹیوں میں انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن کے ذریعہ منعقد کیا جاتا ہے۔ اساتذہ یونیورسٹی سے تعلیم میں ایم فل اور پی ایچ ڈی بھی کرتے ہیں۔ ایم ای ڈی یا ایم فل پاس کرنے والے تعلیمی کالجوں میں پڑھاتے ہیں۔ یونیورسٹی کی سطح پر اساتذہ کی تربیت کے لئے پی ایچ ڈی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

www.pakcity.org

باب10

پاکستان ایک فلاحی ریاست ہے:

خالی جگہوں کو پر کریں:-

8) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے___میں ویلفیئر سوسائٹی قائم کی

9) پاکستان________state بنناچاہتاہے،

10) فلاحی ریاست کے اسلامی تصور میں حکمران عوام کے_________of طرح کام کرتا ہے۔

11) مسلمان حکمران کو___کہا جاتا ہے۔

12) خلافت راشدہ تقریباً_____years رہی۔

13) اسلامی__________is کا قیام حکومت کا بنیادی مقصد ہے،

14) عوام_________among بغیر ترقی کا کوئی تصور نہیں ہے۔

15) پاکستان کی معیشت کا انحصار___پر ہے

16) _________we کے ذریعے زر مبادلہ کما سکتا ہے،

17) تعلیم بنیادی حقوق ہیں جنہیں un_________ میں تسلیم کیا گیا ہے۔

18) مساوات پر مبنی معاشرے کا مطلب ہے___پر مبنی معاشرہ۔

19) ہمیں_________in وقت ادا کرنا ہوگا۔

20) پاکستان کے زیادہ تر لوگ___سے وابستہ ہیں۔

21) _____________is ترقی اور ترقی کی بنیاد ہے۔

22) ایک فلاحی ریاست میں_________is کا کردار بہت اہم ہے،

www.pakcity.org

جواب کی کلید:-

1. مدینہ	2. فلاحی	3. نوکر	4. خلیفہ	5. 29
6. معاشرہ	7. اتحاد	8. زراعت	9. صنعتوں	10. چارٹر
11. برابری	12. ٹیکس	13. کان کنی	14. اچھی معیشت	15. شخص

EDUCATION pakcity.org

مختصر سوال کا جواب:-

سوال نمبر1: فلاحی ریاست کو تین جملوں میں بیان کریں؟

جواب: جواب۔ایک ایسی ریاست جو اپنے شہریوں کی بنیادی ضروریات کا خیال رکھتی ہے اور انہیں پر امن زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہے اسے فلاحی ریاست کہا جاتا ہے۔فلاحی ریاست حکومت کا ایک تصور ہے جس میں ریاست اپنے شہریوں کی سماجی اور معاشی فلاح و بہبود کے تحفظ اور فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔یہ مواقع کی مساوات، دولت کی منصفانہ تقسیم اور ان لوگوں کے لئے عوامی ذمہ داری کے اصولوں پر مبنی ہے جو اچھی زندگی کے لئے کم سے کم اہتماموں سے فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں۔عام اصطلاح معاشی اور سماجی تنظیم کی مختلف شکلوں کا احاطہ کر سکتی ہے۔پاکستان کا بنیادی مقصد اسے فلاحی ریاست میں تبدیل کرنا ہے۔

سوال نمبر2: فلاحی ریاست کا اسلامی تصور کیا ہے؟

جواب: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے 1400 سال قبل مدینہ منورہ میں فلاحی ریاست قائم کر کے فلاحی ریاست کا تصور پیش کیا تھا۔

ایک اسلامی فلاحی ریاست میں یہ ریاست کی پہلی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام شہریوں کو انصاف فراہم کرے اور ایک فلاحی ریاست میں عوام کے خادم کے طور پر کام کرے۔

سوال نمبر 3: پاکستان کے تین اہم مقاصد بیان کریں؟

جواب: جواب۔ پاکستان کے تین قومی مقاصد درج ذیل ہیں:

1) **اسلامی معاشرے کی تشکیل:**

پاکستان کے بنیادی قومی مقاصد قیام پاکستان کے نظریے اور مقاصد کے مطابق ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل ہے۔

2) **فلاح و بہبود کے لئے جدوجہد:-**

پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست میں تبدیل کرنا بھی پاکستان کا بنیادی مقصد ہے۔

3) **قومی دفاع:-**

ریاستی سلامتی کسی بھی حکومت کا بنیادی فرض اور مقصد ہوتا ہے لہذا قومی دفاع حکومت پاکستان کا ایک مقصد ہے۔

سوال نمبر 4: خوراک کی خود کفالت کے تین فوائد بتائیں؟

جواب: جواب۔ خوراک میں خود کفالت کے تین اہم فوائد درج ذیل ہیں:

1) **قیمتی زرمبادلہ کی بچت کریں:-**

خوراک میں خود کفالت کے ذریعے قیمتی زرمبادلہ بچایا جاسکتا ہے۔

2) **مزید صنعتوں کا قیام:-**

جب ملک کی زرعی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے تو نئے منصوبے اور صنعتیں قائم ہوتی ہیں جو ملکی معیشت کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔

3) **پھلنے پھولنے والی تجارت اور کاروبار:-**

جب خوراک میں خود کفالت حاصل ہوتی ہے تو تجارت اور تجارت کی سرگرمیاں پھلتی پھولتی ہیں۔

www.pakcity.org

سوال نمبر 5: آفاقی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: جواب۔ تعلیم کسی بھی ملک کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے تعلیم کو ہر فرد کے بنیادی اور بنیادی حقوق کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسلام انسان کے اس بنیادی حق کو قبول کرتا ہے اقوام متحدہ بھی لوگوں کے ان بنیادی اور بنیادی حقوق کو قبول کرتا ہے۔ تعلیم تک عالمگیر رسائی تمام لوگوں کی تعلیم میں **مساوی مواقع حاصل کرنے کی صلاحیت ہے، چاہے وہ کسی بھی سماجی طبقے، صنف، نسلی پس منظر یا جسمانی اور ذہنی معذوریوں سے قطع نظر ہوں۔**

EDUCATION
pakcity.org

سوال نمبر 6: مساوات پر مبنی معاشرے کی تین جملوں میں وضاحت کریں؟

جواب: جواب۔ ایک مساوی معاشرہ ایک ایسا معاشرہ ہے جو لوگوں کو مساوی حقوق اور مواقع فراہم کر کے لوگوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنے پر یقین رکھتا ہے۔ اس عقیدے کو مساوات پسندی کہا جاتا ہے، جو معاشی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کے سلسلے میں انسانی مساوات کی وکالت کرتا ہے۔ اس میں معاشرے میں کسی بھی قسم کی عدم مساوات اور صنف، نسل، مذہب، جنسی رجحان اور اسی طرح کے امتیازی سلوک کو ختم کرنے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جو لوگوں کے درمیان مساوات کے اصول پر مبنی ہو اسے مساوات کی معاشرہ کہا جاتا ہے۔ معاشرے میں انصاف کی فراہمی، بنیادی شہری سہولیات، تعلیم، صحت اور تفریح کی سہولیات ایسے معاشرے کی اہم خصوصیات ہیں۔

سوال نمبر 7: عالمگیر بھائی چارہ کا تصور بیان کریں؟

جواب: جواب۔ آج پوری دنیا سکڑ کر ایک گلوبل ویلج میں تبدیل ہو چکی ہے۔ ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کے لئے تمام ممالک کے درمیان اچھے تعلقات ضروری ہیں۔ اس تصور کو عالمگیر بھائی چارہ کہا جاتا ہے۔ پاکستان ٹکڑوں سے محبت کرنے والا ملک ہونے کے ناطے دنیا کے غریب اور پسماندہ ممالک کے مسائل کو کم کرنے کے لئے عالمگیر بھائی چارے کے ذریعے عالمی امن کا خواہاں ہے،

سوال نمبر 8: فلاحی ریاست کے فرد کے تین فرائض بیان کریں؟

جواب: جواب۔ ایک فلاحی ریاست کے لئے مندرجہ ذیل تین اہم انفرادی فرائض ہیں:

1. وفادار اور وفادار
2. ٹیکسوں کی ادائیگی۔
3. فلاحی کاموں میں حصہ لینا۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

وضاحتی سوال کا جواب:-

سوال نمبر 1: فلاحی ریاست کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر لکھیں؟

اے این ایس۔ فلاحی ریاست کا اسلامی نقطہ نظر: فلاحی ریاست کا تصور نیا نہیں ہے۔ اسلام چودہ سو سال قبل فلاحی ریاست کے تصور کی نمائندگی کرتا تھا جس پر خلفائے راشدہ (خلافت راشدہ 632-661ء) کے دور میں مکمل طور پر عمل کیا گیا تھا۔ اسلامی فلاحی ریاست کے تصور میں شامل ہیں:

ج-اسلام کی حاکمیت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ریاست اپنے لوگوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کرتی ہے۔ انصاف بغیر کسی امتیاز کے سب کے لئے ہے۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ لوگوں میں برتری کی بنیاد تقوا (اللہ سے ڈرنا) ہے۔

ب-اسلامی فلاحی ریاست کے امور چلانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلام کے بنیادی خیموں پر عمل کرے۔ اسے خدا سے ڈرنا چاہئے اور صرف ایک امانت دار کے طور پر کام کرنا چاہئے۔

ج-اسلامی فلاحی ریاست کا سربراہ عوام کا خادم ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے عوام کی فلاح وبہبود کے بارے میں سوچتا ہے۔ وہ ایک عام آدمی کی طرح ایک سادہ زندگی گزارتا ہے۔

د-اسلامی فلاحی ریاست ہمیشہ اپنے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔ حکمران سوال یا تنقید سے بالاتر نہیں ہے۔ ایسی ریاست استحصال سے پاک ایک خوشحال معاشرے کی نشوونما کرتی ہے۔ یہ تمام افراد کو ترقی کے مساوی مواقع فراہم کرتا ہے۔ یہ غیر مسلموں سمیت افراد کو تمام بنیادی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسلامی فلاحی ریاست کا تصور "مساوا" یعنی (ہر سطح پر مساوات) کو برقرار رکھنا ہے۔

سوال نمبر 2: فلاحی ریاست کے فرائض/افعال لکھیں؟

جواب: جواب۔ فلاحی ریاست کے اہم لازمی اور اختیاری افعال یہ ہیں:

لازمی افعال

لازمی کاموں میں ریاست کے اندر نظم ونسق کو برقرار رکھنا شامل ہے۔ یہ نہ صرف پولیس فورس کو برقرار رکھ کر کیا جاتا ہے بلکہ انصاف کے انتظام کے لئے عدالتوں کا ایک سیٹ قائم کر کے بھی کیا جاتا ہے۔ لازمی افعال مندرجہ ذیل ہیں:

1) جان ومال کا تحفظ:

ریاست کی پہلی اور سب سے اہم ذمہ داری اپنے لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کرنا ہے۔ کچھ مصنفین کی رائے ہے کہ ریاست اسی مقصد کے لئے وجود میں آئی تھی۔ ریاست جان ومال سے متعلق قوانین بناتی ہے۔ یہ دوسروں کو فرد کے معاملات میں مداخلت کرنے سے روکتا ہے۔ اگر کوئی فرد ریاست کے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے سزا دی جاتی ہے۔ ریاست قوانین کے ذریعے فرد کی سماجی زندگی کو منظم کرتی ہے۔

2) امن وامان کا قیام:

ہر حکومت کو ملک کے اندر امن وامان کو یقینی بنانا چاہئے۔ جب تک ملک میں امن وامان قائم نہیں ہوگا تب تک کسی بھی طرح کی ترقی نہیں ہوگی۔ لہٰذا یہ حکومت کی اتنی ہی ذمہ داری ہے کہ وہ امن وامان برقرار رکھنے کے لئے مناسب انتظامات کرے اور شہریوں کا فرض ہے کہ وہ اس طرح کے کام میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔

3) تحفظ بیرونی حملے یا دفاع کی شکل دیتا ہے:

بیرونی سلامتی کا مطلب فوجی حملے یا بین الاقوامی حقوق پر تجاوز کے بیرونی خطرے سے تحفظ ہے۔ لہٰذا ریاست کو غیر ملکی حملوں کے خلاف اپنا دفاع کرنے کے لیے موزوں حالت میں ہونا چاہیے۔ اس مقصد کے لئے، یہ ایک مستقل فوج، ایک بحریہ کو برقرار رکھتا ہے اور ریاست کے دفاع میں لڑتا ہے۔ امن کے دور میں بھی ریاست کو غیر ملکی طاقتوں سے نمٹنا پڑتا ہے اور اپنے بین الاقوامی مفادات کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اس کے دوسرے ممالک کے ساتھ بھی سفارتی تعلقات ہیں۔

4) انصاف کی فراہمی:

یہ ریاست کا ایک اہم کام ہے کہ وہ ایک آزاد اور طاقتور عدلیہ کو منظم کرے۔ آزاد عدلیہ کی عدم موجودگی میں لوگوں کو انصاف نہیں مل سکتا۔ ریاست کو انصاف کے انتظام کے لئے سول اور فوجداری عدالتوں کو برقرار رکھنا چاہئے۔ قانون کی حکمرانی کے بغیر کوئی آزادی ممکن نہیں ہے۔ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا ملنی چاہیے۔ ریاست کو سب کے مفاد میں فرد کے طرز عمل اور سرگرمیوں کو منظم کرنا چاہئے۔

یہ ریاست کے سب سے اہم کام ہیں۔ ان ضروری افعال کو حفاظتی یا پولیس افعال کہا جاتا ہے۔ ریاست بڑی تعداد میں اختیاری افعال بھی انجام دیتی ہے۔ جیسا کہ ٹی ایچ گرین لکھتے ہیں کہ "ریاست کا کام صرف پولیس اہلکاروں کا کام ظالموں کو گرفتار کرنا یا بے رحمی سے معاہدوں کو نافذ کرنا نہیں ہے بلکہ جہاں تک ممکن ہو مردوں کو مساوی موقع فراہم کرنا ہے جو ان کی فکری یا اخلاقی فطرت میں بہترین ہے۔ ریاست "اچھی زندگی" فراہم کرنے کی خاطر جاری رہتی ہے اور اس طرح اس کے اختیاری افعال کی ایک بڑی قسم پیدا ہوتی ہے۔

اختیاری افعال

جیسا کہ الفاظ سے پتہ چلتا ہے، یہ افعال ریاست کے ذریعہ انجام دیئے جا سکتے ہیں یا نہیں. تاہم، جدید ریاست کے زیادہ تر لوگ ان کاموں کو انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اختیاری افعال جدید ریاستوں کے ذریعہ ان کی صلاحیت اور سہولت کے مطابق انجام دیئے جاتے ہیں۔ یہ غیر ضروری افعال کے طور پر جانا جاتا ہے. ان میں سے کچھ افعال ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

1) جسمانی بہبود:

شہریوں کی جسمانی فلاح و بہبود کو جدید ریاست کا ایک اختیاری کام سمجھا جاتا ہے۔ یہ طبی سہولیات، صفائی ستھرائی اور تحفظ کے نظام کی فراہمی کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے. زیادہ تر جدید ریاستیں یہ کام انجام دیتی ہیں۔ ہر ریاست میں عوام کی صحت عامہ اور حفظان صحت اہم ہے۔

2) تعلیم:

تعلیم سماجی ترقی کا ذریعہ ہے۔ ایک ریاست میں تعلیم کا پھیلاؤ ضروری ہے۔ شہریوں کی فکری نشوونما تعلیم کے ذریعے ہوتی ہے۔ ان میں اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں وغیرہ کا انتظام شامل ہے۔ اس طرح، زیادہ تر جدید ریاستوں کے ذریعہ شہریوں کو تعلیمی مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔

3) تجارت، صنعت اور زراعت کی ترقی کا ریگولیشن:

زیادہ تر جدید ریاستیں معاشی سرگرمیوں کو اکیلے افراد کے پاس نہیں چھوڑتی ہیں۔ کچھ ریاستیں آگے بڑھ سکتی ہیں اور فیکٹریوں اور پیداوار کے دیگر ذرائع کو قومیا سکتی ہیں۔ کچھ دیگر ریاستیں صرف پیداوار کے نظام سے متعلق قیمت، پیداوار، درآمد، برآمد اور دیگر چیزوں کو ریگولیٹ کر سکتی ہیں، جبکہ نجی افراد کو پیداوار کے ذرائع کی ملکیت اور چلانے کی اجازت دے سکتی ہیں. ہندوستان جیسی کچھ دوسری ریاستیں بھی اس کی پیروی کر سکتی ہیں۔ جسے "مخلوط معیشت" کہا جاتا ہے۔ اس طرح کے نظام میں نجی اور سرکاری ملکیت کے کارخانے اور پیداوار کے دیگر ذرائع شانہ بشانہ کام کرتے ہیں۔

ریاست زراعت کی ترقی کے لئے آبپاشی، مناسب زمین کی مدت، کوآپریٹو فارمنگ وغیرہ جیسی مختلف سہولیات فراہم کر سکتی ہے۔

4) سماجی تحفظ کے افعال:

جدید ریاستوں کی ان سرگرمیوں میں بڑھاپے کی پنشن کی فراہمی، یتیموں کی دیکھ بھال، روزگار کی فراہمی، مزدوروں کے لئے بیمہ، بیمار اور معذوری الاؤنس، راحت، پریشان حال لوگوں کی بازآبادکاری وغیرہ شامل ہیں۔

5)عوامی سہولیات کا انتظام:

زیادہ تر جدید ریاستیں پبلک یوٹیلٹی سروسز جیسے ٹرانسپورٹ، بجلی، واٹر ورکس، پوسٹل سروسز، فضائی خدمات وغیرہ کی مالک اور آپریٹ کرتی ہیں۔ عوامی یوٹیلٹی سروسز کو منافع کمانے والے نجی افراد کے رحم وکرم پر چھوڑنا نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی مطلوب ہے جو عوامی مفادات کو نقصان پہنچانے کے لئے ان کا غلط استعمال کر سکتے ہیں۔

6)قدرتی وسائل کی ترقی:

ریاست کو اپنے قدرتی وسائل کو مکمل طور پر ترقی دینی چاہئے تاکہ لوگوں کی معاشی ترقی کو فروغ دیا جاسکے۔ اسے قومی آمدنی بڑھانے کے لئے ان وسائل سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ریاست کو جنگلات کی حفاظت کرنی چاہئے، ماحولیات کو بچانا چاہئے، ماہی گیری کو فروغ دینا چاہئے اور جنگلی حیات کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اسے معدنی دولت کو بروئے کار لانا چاہیے اور سمندر، دریاؤں، پہاڑوں اور دیگر وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیے۔ ریاستوں کو لوگوں کی معاشی بہتری میں مدد کرنی چاہئے۔

7)درآمد اور برآمد کی ریگولیشن:

آج کوئی بھی ریاست خود کفیل نہیں ہے۔ اسے دوسرے ممالک سے کچھ سامان درآمد کرنا پڑتا ہے اور کچھ سامان دوسرے ممالک کو برآمد کرنا پڑتا ہے۔ ریاست کو امپورٹ اور ایکسپورٹ پالیسیوں سے متعلق قوانین وضع کرنے ہیں۔ عوام کو اشیاء کی درآمد و برآمد کی مکمل آزادی نہیں دی جاسکتی۔ وہ اشیاء دوسرے ممالک سے درآمد کی جائیں جو ضروری ہیں اور وہ اشیاء دوسرے ممالک کو برآمد کی جائیں جو سرپلس ہیں۔ اگر ریاست نے امپورٹ ایکسپورٹ کو ریگولیٹ نہیں کیا تو لوگوں کی حالت زار بہت خراب ہو جائے گی اور تجارت میں عدم توازن پیدا ہو جائے گا۔

8)سماجی اور معاشی تحفظ:

ریاست اخلاقی طور پر غربت اور بے روزگاری کو ختم کرنے کی پابند ہے۔ لہٰذا اسے بڑھاپے سے تحفظ فراہم کرنا چاہیے۔ بے روزگاری وغیرہ حادثات، بڑھاپے وغیرہ کے خلاف انشورنس اسکیمیں متعارف کرواکر ایسا کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر3: فلاحی ریاست میں فرد کا کردار کیا ہے؟

ایک فرد اور فلاحی ریاست کے حقوق اور فرائض شانہ بشانہ چلتے ہیں۔ فلاحی ریاست اپنے شہریوں کی ضروریات کو پورا کرتی ہے اور ان کی فلاح و بہبود کی ضمانت دیتی ہے جبکہ شہری سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایمانداری اور خلوص کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں۔

It.1 ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ملک کے ساتھ وفادار اور وفادار رہیں اور ہمیں اپنے ملک اور قوم کی خاطر کسی بھی قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

It.2 ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہم وطنوں کے حقوق کا احترام کرے۔ اچھا شہری وہ ہے جس سے دوسرے شہری کی عزت و آبرو محفوظ ہو۔

It.3 عوام کا فرض ہے کہ وہ اپنی عوامی املاک کا صحیح استعمال کریں اور اسے تباہ کن عناصر سے محفوظ رکھیں۔

It.4 ہر شہری کا فرض ہے جو فلاحی ریاست کی مہم میں حصہ لیتا ہے اور دوسروں کو بھی اس میں شامل ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔

It.5 ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر ٹیکس ادا کریں اور ہمیں اس ادائیگی سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

ہم اپنی ریاست میں صرف اخلاقی اور قانونی کام کرتے ہیں۔

سوال نمبر4: پاکستان کے قومی اہداف کیا ہیں؟

جواب: جواب۔ پاکستان ایک خود مختار اسلامی ریاست ہے اس کے قومی مقاصد یہ ہیں :(1

:I (

پاکستان کا سب سے اہم قومی مقصد اسلامی تعلیمات اور جمہوریت کے اصولوں کے مطابق ایک اسلامی معاشرے کا قیام یا قیام ہے۔

استحصال کے خلاف جدوجہد:

مساوات، سماجی انصاف، باہمی احترام اور تعاون کے اصولوں پر مبنی اسلامی سیاست کا قیام۔

(iii) ریاست کی سلامتی:

یہ عوام اور حکومت کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھیں۔

(4)خود کفالت:

پاکستان کو معاشی طور پر خود کفیل بنایا جائے۔

(۵)مسلم اتحاد:

اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کو فروغ دینا اور انہیں ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنا۔

(6)امن اقدامات:

بین الاقوامی اور علاقائی امن کا فروغ، غیر منصفانہ بین الاقوامی معاشی نظام کی اصلاح اور نسلی امتیاز کا خاتمہ۔

فلاحی ریاست کے لئے جدوجہد:

پاکستان کو ایک فلاحی ریاست بنانے کا سب سے اہم مقصد۔

www.pakcity.org

سوال نمبر 5: فلاحی ریاست میں فرد کا کیا کردار ہوتا ہے؟

جواب: جواب۔ ایک فرد کے کچھ اہم فرائض ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

1) **ریاست کے ساتھ وفادار:-**

ہر شہری کو امتحان کے ٹم میں قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

2) **دوسرے حقوق کا احترام:-**

ہر فرد کو ساتھی لوگوں کا احترام کرنا چاہیئے اور ان کی اور املاک کا خیال رکھنا چاہیئے۔

3) **ٹیکسوں کی ادائیگی:-**

ہر شہری کو ٹیکس اور بل بروقت ادا کرنے چاہئیں۔

4) **فلاحی سرگرمیوں کا اشتراک:-**

ہر فرد کو انفرادی یا اجتماعی طور پر فلاحی سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہیئے۔

5) **ماحول کا خیال رکھنا:-**

ہر کسی کو ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہیئے۔

6) **سہولیات کا غلط استعمال نہیں:-**

عوام کے استعمال کے لئے ریاست کی طرف سے فراہم کی جانے والی سہولیات مثلاً بجلی، پانی کی فراہمی، عوامی پارکوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جانا چاہیئے اور ان چیزوں کا کبھی غلط استعمال نہیں کیا جانا چاہیئے۔

7) **تعلیم حاصل کرنا اور فراہم کرنا:-**

ترقی کی بنیاد کو تیز کرنے کے لئے ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنی چاہیئے اور ہنر سیکھنا چاہیئے اور اس کے بعد ہر فرد کو ضرورت مند اور بے سہارا لوگوں کو تعلیم دینی چاہیئے۔

سوال نمبر6: دنیامیں امن کیوں ضروری ہے؟

جواب: جواب۔ آج ہماری دنیاایک گلوبل ولیج کی طرح ہے، کیونکہ سائنس اور ٹکنالوجی نے فاصلے کو کم کر دیاہے۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی امن کے لیے دنیامیں بہت سی کوششیں کی گئیں۔اب مواصلات کے تیز ذرائع کی وجہ سے دنیا کی قومیں قریب آچکی ہیں۔

آج عالمی امن کی اشد ضرورت ہے کیونکہ دنیا کے بہت سے ممالک کے پاس محدود وسائل ہیں اور ان کی ترقی کے لئے مختلف ممالک کی مدد کی ضرورت ہے۔

آج مندرجہ ذیل وجوہات کی بناپر دنیا کے ممالک کے درمیان تعاون اور بھائی چارے کی اشد ضرورت ہے۔

1) **نیک نیتی پیدا کرنے کے لئے:-**

دنیا کے بہت سے ممالک امیر اور وسائل سے مالامال ہیں، وہ غریب اور پسماندہ ممالک کی ترقی کے لیے ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

pakcity.org

2) **دنیا کے مشترکہ مسائل کو حل کرنے کے لئے:**

دنیا:اور آلودگی دنیا کے مشترکہ مسائل ہیں،ان مسائل کے حل کے لئے تمام ممالک کے تعاون کی ضرورت ہے. ترقی یافتہ اور وسائل سے مالامال ممالک کافرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا مسائل پر قابو پانے میں غریب ممالک کی مدد کریں۔

3) **جوہری ہتھیاروں کی جنگ کو روکنے کے لیے:-**

جوہری ہتھیار پوری دنیا کے لیے بہت نقصان دہ ہیں۔اس عظیم مسئلے کو حل کرنے کے لئے دنیا کے ممالک کی مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے۔اگر پوری دنیامیں امن قائم ہو جائے تو اس جنگ کو آسانی سے روکا جاسکتا ہے۔

4) **جدید ٹیکنالوجی کی توسیع:-**

جدید ٹیکنالوجی ہر ملک کی ضرورت اور حق ہے۔ بین الاقوامی بھائی چارہ جدید ٹیکنالوجی کی توسیع میں مدد کر سکتا ہے۔آج یہ ہر ملک کا حق ہے کہ وہ اپنے توانائی کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے جوہری ٹیکنالوجی حاصل کرے۔

5) **جنگ کے مسائل:-**

آج دنیا کے بہت سے مسائل حل نہیں ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی امن کے لئے مزید امن کوششوں اور تعاون کی ضرورت ہے۔دنیا کے ممالک کو مشرق وسطیٰ جیسے دنیا کے اہم مسائل کو حل کرنے میں اقوام متحدہ کی مدد کرنی چاہیے۔ مسئلہ کشمیر، مسئلہ عراق اور مسئلہ افغانستان۔

6) **اسلامی ممالک کے درمیان تعاون:**

تمام اسلامی ممالک امت مسلمہ کا حصہ ہیں۔دنیا کے مسائل کو کم کرنے کے لئے تمام اسلامی ممالک کے درمیان بہت بڑا تعاون ہوناچاہئے۔اسلامی دنیا قدرتی وسائل سے مالامال ہے۔ان کے وسائل کو مسلم دنیا کی بھلائی کے لئے استعمال کیا جاناچاہئے،

باب 11

پاکستان میں شہری زندگی

سوال نمبر 1: ایک شہری کے حقوق اور ذمہ داریوں کی وضاحت کریں؟ حقوق:

- ذاتی آزادی: ہر شخص کو اپنے خیالات اور اعمال میں آزاد ہونے کا حق ہے بشرطیکہ وہ دوسروں کے لئے نقصان دہ نہ ہوں۔ اسے ملک میں کہیں بھی نقل و حرکت کرنے، رہنے، تجارت کرنے، روزگار حاصل کرنے وغیرہ کا حق ہے۔
- اظہار رائے کی آزادی: ہر شخص کو اظہار رائے کی آزادی کا بنیادی حق حاصل ہے۔ اخبارات، میگزین، ٹی وی چینلز مفت ہونے چاہئیں۔
- مذہبی آزادی: ہر کسی کو کسی بھی مذہب پر عمل کرنے کا حق ہے لیکن کسی کو بھی کسی مذہب کے خلاف بولنے کا حق نہیں ہے۔
- تعلیم اور صحت تک رسائی: ہر بچے کو تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال حاصل کرنے کا حق ہے. حکومت اپنے شہریوں کو یہ سہولیات فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے۔

ذمہ داریاں:

- قانون کا احترام: ہر شہری کو قانون کا احترام کرنا چاہئے اور قانون توڑنے سے گریز کرنا چاہئے۔
- دوسروں کے حقوق کے لئے تصور: ہر شہری دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کا پابند ہے.
- ملک سے وفاداری: ہر شہری کو اپنے ملک کا وفادار ہونا چاہئے۔ ایک شہری جو اپنے ملک کے ساتھ وفادار نہیں ہے اسے غدار سمجھا جانا چاہئے اور اسے مناسب سزا دی جائے گی۔

سوال 2: ایک طالب علم ہونے کے ناطے، آپ کے فرائض /ذمہ داریاں کیا ہیں؟

ایک طالب علم کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- یہ ہر طالب علم کا فرض ہے کہ وہ لگن کے ساتھ اپنی تعلیم مکمل کرے۔
- تعطیلات کے دوران، ایک طالب علم کو بالغوں کی تعلیم، شہری دفاع یا دیگر فلاحی کاموں کو فروغ دینے کے لئے اپنا وقت وقف کرنا چاہئے.
- ایک طالب علم کو امتحانات میں نقل کرنے یا منشیات یا تمباکو نوشی کی لت جیسے غلط کاموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

سوال نمبر 3: کرپشن سے کیا مراد ہے؟ معاشرے پر اس کے مضر اثرات کیا ہیں؟ بدعنوانی:

- کوئی بھی غلط کام یا کوئی غلط کام کرپشن ہے۔
- قوانین کی تمام خلاف ورزیاں بدعنوانی کے دائرے میں آتی ہیں۔
- کرپشن ایک جرم ہے اور دنیا کے تمام ممالک میں اس کی سزا ہے۔

معاشرے پر بدعنوانی کے مضر اثرات:

- لاقانونیت میں اضافہ ہوا ہے۔
- معاشرے کو سماجی اور اخلاقی نقصان پہنچ رہا ہے۔
- حکومت کو مزید اسکولوں، اسپتالوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے درکار رقم نہیں ملتی ہے۔
- دوسروں کی کرپشن کی وجہ سے لوگوں کو بلوں، ٹیکسوں اور شہری سہولیات کی کمی پر زیادہ بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔
- زندگی کے ہر شعبے میں لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔

خالی جگہوں کو پر کریں

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

1) جمہوریت میں ایسا ہوتا ہے **اظہار رائے کی آزادی** اور اظہار رائے کی آزادی۔

2) عوام اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں **انتخابات**

3) قومی مفادات ہونے چاہئیں **ترجیحی** ذاتی مفادات پر.

www.pakcity.org

Please visit for more data at: www.pakcity.org

باب12

انسانی حقوق کا تحفظ

pakcity.org

سوال نمبر 1: انسانی حقوق کی بنیادی خصوصیات اپنے الفاظ میں لکھیں؟

انسانی حقوق کو آزادی، تحفظ اور فوائد کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے جو تمام انسانوں کو اس معاشرے میں حق کے طور پر دعوی کرنے کے قابل ہونا چاہئے جس میں وہ رہتے ہیں. انسانی حقوق زندگی، وقار اور خود کی ترقی کے لئے سب سے اہم اور ناقابل تنسیخ حقوق ہیں۔ انسانی حقوق کی کئی بنیادی خصوصیات ہیں:

- اپنے خیالات کا حق
- اظہار رائے کی آزادی
- جمہوریت کا حق
- مساوی سلوک کیا جائے
- عالمگیر قبولیت
- آزادی
- تعلیم کا حق

سوال نمبر 2: پاکستان کے شہریوں کے حقوق اور فرائض کے بارے میں تفصیل سے بات کریں؟

پاکستان کے شہریوں کے بہت سے حقوق اور فرائض ہیں:

- کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام میں حصہ لیں اور ہمارے پڑوس کو صاف کرنے کی کوشش کریں۔
- پانی اور بجلی کی بچت
- وطن کے ساتھ وفادار اور محب وطن رہیں۔
- دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت امیج پھیلائیں۔
- جنس، نسل، ثقافت اور زبان کی بنیاد پر امتیازی سلوک کو ختم کریں۔
- فوج، عدلیہ اور اساتذہ جیسے سرکاری اداروں کا احترام کریں۔
- قانون کی حکمرانی کا احترام اور پیروی کریں
- یہ ہمارا قومی فرض ہے کہ ہم انتخابات کے دوران اپنا ووٹ ڈالیں۔
- بھائی چارے، امن اور قبولیت کو فروغ دینا
- ہمارے ماحول کو صاف رکھیں اور زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

سوال نمبر 3: پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال کا تنقیدی جائزہ لیں اور ان کے تحفظ کے لیے اقدامات تجویز کریں؟

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ریاست پاکستان کو پابند کرتا ہے کہ وہ بغیر کسی امتیاز کے اپنے تمام شہریوں کے انسانی حقوق کا تحفظ اور فروغ دے۔ گزشتہ برسوں کے دوران پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کی عمومی حکمرانی ٹوٹ چکی ہے اور خطرناک حد تک کم ہو چکی ہے۔ خاص طور پر کمزور، غریب، خواتین اور بچوں کے خلاف انسانی جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حقائق کی بنیاد پر چند سالوں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا مشاہدہ کیا گیا ہے:

- فرقہ وارانہ تشدد اور مذہبی جرائم
- غیرت کے نام پر قتل

- بچوں کے ساتھ زیادتی اور عصمت دری
- غیر قانونی گاؤں کی عدالتیں اور مقدمات
- بچہ اور غلام کام کرنا
- ماورائے عدالت قتل

ہم امن وامان کے نفاذ کے ذریعے مجرموں کو سخت سزادے کر اس مسئلے پر قابو پاسکتے ہیں۔ مجرموں کو کوئی جگہ نہیں دی جائے گی اور لوگوں کو ان کے حقوق سے آگاہ کیا جائے گا اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو کیسے روکا جائے گا۔ بغیر کسی امتیاز کے سخت پالیسیاں بنا کر مختلف اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کریں۔

سوال نمبر 4: اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیے، 1948 کی وضاحت کریں؟

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیے 1948 کے مطابق، تمام لوگوں اور تمام اقوام کو مخصوص اہداف کو حاصل کرنے کا مقصد ہونا چاہئے اور دنیا بھر میں تمام انسانوں کے لئے ایک ہی معیار موجود ہے۔ ہر ایک کو خاندان کی صحت اور فلاح وبہبود کے لئے مناسب معیار زندگی کا حق ہے۔ جس میں خوراک، لباس، رہائش اور طبی دیکھ بھال اور ضروری سماجی خدمات شامل ہیں۔ ہر ایک کو تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔ انسانی حقوق کا عالمگیر اعلامیہ دنیا میں آزادی، مساوات اور انصاف کی علامت ہے۔ یہ تمام انسانی حقوق کی آفاقیت، عدم موجودگی، باہمی تعلق اور باہمی انحصار پر زور دیتا ہے۔

خالی جگہوں کو پر کریں

1) **وقار** یہ وہ حقوق ہیں جو انسان ہونے کی وجہ سے ہر انسان میں پائے جاتے ہیں۔

2) انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (یوڈی ایچ آر) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے منظور کیا تھا۔ **10 دسمبر 1948ء**

3) مضمون **26** اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیے میں تعلیم کے حق کے بارے میں کہا گیا ہے۔

www.pakcity.org

باب نمبر 13

شہریوں کے حقوق کا تحفظ اور اداروں کا کردار

سوال نمبر 1: عوامی شکایات کے ازالے میں اومبڈس پرسن کے کردار کی وضاحت کریں؟

- اومبڈپرسن کا کردار خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ فراہم کرنا ہے
- ایک ایسی عورت کے لئے کام کرنے کا ایک محفوظ ماحول پیدا کرنا جو ہراسانی، بدسلوکی اور دھمکیوں سے پاک ہو اور وقار کے ساتھ کام کرنے کے ان کے حق کی تکمیل کے لئے ہو۔
- کس کی مدد سے متاثرہ شخص مفت یا ڈاک کے ذریعے آن لائن میکانزم کے ذریعے شکایت درج کرا سکتا ہے۔
- اومبڈسپرسن کا مقصد شکایت کنندگان کو ان کے دروازے پر انصاف فراہم کرنا ہے، جو مناسب افرادی قوت اور لاجسٹکس سے لیس ہیں۔
- موجودہ قانون ایک خاتون کو اومبڈسپرسن سے شکایت درج کرانے کا اختیار دیتا ہے۔ مجوزہ ترامیم دونوں صنفوں کے لئے مساوات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہیں تاکہ ان کی شکایات کا ازالہ کیا جاسکے۔

سوال 2: مندرجہ ذیل پر ایک مختصر نوٹ لکھیں:

Q. پاکستان میں خواتین کا کردار کیا ہے؟

2010ء میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے کام کی جگہ وں پر "خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ" کے بارے میں ایک قانون منظور کیا۔ اومبڈسپرسن کا کردار ایک خاتون کے لئے ایک محفوظ کام کا ماحول پیدا کرنا ہے جو ہراسانی، بدسلوکی اور دھمکیوں سے پاک ہو تاکہ وقار کے ساتھ کام کرنے کے ان کے حق کو پورا کیا جاسکے۔ متاثرہ شخص آن لائن طریقہ کار کے ذریعے اسلام آباد یا ان کے متعلقہ شہروں میں خواتین اومبڈسپرسن کو مفت یا ڈاک کے ذریعے شکایت درج کرا سکتا ہے۔ اومبڈسپرسن کا مقصد شکایت کنندگان کو ان کے دروازے پر انصاف فراہم کرنا ہے، جو مناسب افرادی قوت اور لاجسٹکس سے لیس ہیں۔ وفاقی سیکرٹریٹ نے قانون سازی میں ترامیم تجویز کی ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کا آئین آرٹیکل 14 کے ذریعے شہریوں کے وقار کے بنیادی حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔ موجودہ قانون ایک خاتون کو اومبڈسپرسن سے شکایت درج کرانے کا اختیار دیتا ہے۔ مجوزہ ترامیم دونوں صنفوں کے لئے مساوات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہیں تاکہ ان کی شکایات کا ازالہ کیا جاسکے۔

Q. سپریم کورٹ آف پاکستان میں قائم ہیومن رائٹس سیل کا کیا کردار ہے؟

ہیومن رائٹس سیل کا کردار پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی بنیاد پر روزانہ کی بنیاد پر موصول ہونے والی درخواستوں سے نمٹنا ہے۔ یہ سیل عوام کو بغیر کسی قیمت کے فوری اور منصفانہ انصاف فراہم کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے سیل کے بہت سے افعال ہیں. یہ عام پوسٹ یا ای میل کے ذریعہ عوام سے درخواست وصول کرتا ہے. بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی درخواستوں سے نمٹنے کے لئے ایک اوورسیز کمپلینٹ سیل بھی قائم کیا گیا ہے۔

Q. پاکستان میں انسانی حقوق کی وزارت کے کام کیا ہیں؟

پاکستان میں انسانی حقوق کی وزارت کے کئی کام ہیں:

- انسانی حقوق اور تحفظ کا جائزہ لینا ملک میں بغیر کسی تاخیر یا تفریق کے مزدوروں کے حقوق۔
- انسانی حقوق کے افعال کو آسان بنانے کے لئے وزارتوں، ڈویژنوں اور صوبائی حکومتوں کی سرگرمیوں کو مربوط کرنا۔
- وزارتوں، ڈویژنوں، صوبائی حکومتوں اور دیگر ایجنسیوں سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شکایات اور الزامات پر معلومات، دستاویزات اور رپورٹس جمع کرنا۔
- انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے کسی بھی واقعہ کے سلسلے میں انکوائری یا تحقیقات کا حوالہ دینا۔
- انسانی حقوق سے متعلق پاکستان کے حق میں اور اس کے خلاف مسائل، شکایات اور معاملات کی پیروی کرنا یا ان کا دفاع کرنا۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

اپنے علاقے میں ہراسانی کی مختلف شکلوں کی نشاندہی کریں اور ان میں سے کسی ایک پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

ہراسگی کی مختلف شکلیں ہیں جو ہمارے معاشرے میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

- نسلی ہراسانی
- مذہبی ہراسانی
- جنسی ہراسانی
- معذوری کی ہراسانی
- سیاسی ہراسانی
- غنڈہ گردی
- پیچھا کرنا

جنسی ہراسانی: جنسی ہراسانی صنف کی بنیاد پر سب سے عام ہراسانی ہے۔ زیادہ تر خواتین خاص طور پر کام کی جگہ پر یا کبھی کبھی عوامی جگہ پر جنسی ہراسانی سے متاثر ہوتی ہیں۔ خواتین کے مقابلے میں مرد جنسی ہراسانی سے کم متاثر ہوتے ہیں۔ اس میں جسمانی رابطہ، زبانی رابطہ، یا بعض اوقات اشاروں کا نامناسب استعمال شامل ہے۔

نسلی ہراسانی: نسلی ہراسانی ہمارے معاشرے میں بھی موجود ہے اور جن لوگوں کو ہراساں کیا جارہا ہے ان پر اس کے کئی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ ہراسانی نسل، زبان اور ثقافت کی بنیاد پر برتری کمپلیکس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مناسب مشاورت کے ذریعے اس سماجی بیماری کی تشخیص اور علاج کیا جاسکتا ہے۔

خالی جگہوں کو پر کریں

1) محتسب کا ادارہ (محتسب) کو عام طور پر کہا جاتا ہے **غریب آدمی کی عدالت**

2) محتسب کے پاس وہی اختیارات ہوتے ہیں جو متغیرات کے پاس ہوتے ہیں۔ **سول** عدالت کو کسی بھی شخص کو اس کی توہین پر سزا دینی ہو گی۔

3) پاکستان کی پارلیمنٹ نے کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ منظور کر لیا **2010**

www.pakcity.org